بسم الله الرحمن الرحيم

يا حي — يا قيوم

ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي

وعلى آله وأصحابه وأزواجه وذريته وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي

لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه يا حي يا قيوم

سلسلہ اشاعت ٢٨٩

تعلیم الدین

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ (المائدة ٦٧)

اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اس پیغام کو (لوگوں تک) پہنچا دیں جو آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ پر اتارا گیا ہے اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا۔

لِلتَّقْسِيْمِ وَالتَّوْزِيْعِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ

لِانتفاع والنفع

لِجَمِيْعِ اُمَّةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

لِمَرْضَاتِ اللهِ تعالى وَرَسُوْلِهِ الكريم صلى الله عليه وآله وسلم آمين

مؤلف : حضرت ابو انیس محمد برکت علی لودھیانوی قدس سرہ العزیز

المقام النّجاف لصّحاف المقبول المصطفین

کیمپ دار الاحسان ۔ سمندری روڈ ۔ فیصل آباد (پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا حی یا قیوم اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد
النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو
الحی القیوم واتوب الیہ یا حی یا قیوم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّآلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ط

◎

یہ دُرُود شریف اور استغفار حضرت خواجۂ خواجگان سیدنا **اویس قرنی** رضی اللہ عنہ
کا عمل اور اِس سلسلۂ عالیہ کا موروثہ دُرُود شریف ہے

دارُالاحسان کا ہر عقیدت مند اور طالب اِس کی مداومت کو اپنے اوپر لازم قرار دے، حسبِ قوّت اور گنجائشِ وقت اِسکے پڑھنے کی تعداد خود ہی مقرر کرلیں۔ مثلاً ہر نماز کے بعد کم از کم گیارہ ۱۱ بار ضرور پڑھیں، عشاء کی نماز کے بعد یا تہجد و فجر کے بعد کثرت سے پڑھیں مثلاً ایک سو ۱۰۰ بار، یا تین سو ۳۰۰ بار، یا پانسو ۵۰۰ بار یا اس سے بھی زیادہ بار۔ صرف ایک بات یاد رکھیں کہ جو تعداد ایک بار مقرر کریں، اُس پر مداومت رکھیں!

فرمان تاجدارِ دارالاحسان

حضرت شیخ ابوانیس **محمد برکت علی** لودھیانوی
قدس سرہ العزیز

بسم اللہ الرحمن الرحیم ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا حی یا قیوم اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یا حی یا قیوم

تعلیم الدّین

سلسلہ اشاعت ۲۸۹

فرمانِ باری تعالیٰ

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (حٰمٓ السجدۃ ۳۳)

اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے، نیک عمل کرے اور کہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ ط (آلعمران ۱۱۰)

تم لوگ اچھی جماعت ہو، جو لوگوں کے لیے ظاہر کی گئی ہے، تم نیک کام کرنے کو کہتے ہو، بری باتوں سے روکتے ہو، اور اللہ تبارک و تعالیٰ پر ایمان لاتے ہو۔

وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ط وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (آلعمران ۱۰۴)

اور تم میں ایک ایسا گروہ ضرور موجود رہے، جو خیر کی طرف بلایا کرے، نیک کام کرنے کو کہتا رہے اور برے کاموں سے روکا کرے اور ایسے لوگ ہی پورے کامیاب ہوں گے۔

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ
بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؕ
(النحل : ۱۲۵)

آپ اپنے رَب کی رَاہ کی طرف حکمت کی باتوں اور اچھّی نصیحتوں کے ذریعے بُلائیے اور ان (مُخالفین) سے اَچھّے طریقے سے بحث کیجئے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ
فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ
وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝
(اٰلعمران : ۳۱)

آپ فرما دیجئے کہ اگر تُم اَللّٰہ سے محبّت رکھتے ہو تو میرا اتباع کرو، اللہ تبارک وتعالیٰ تم سے محبّت کرنے لگیں گے اور تُمہارے سب گُناہوں کو معاف کر دیں گے، بلشبہ وُہ گُناہ مُعاف کرنیوالے بڑی عنایت فرمانے والے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا
لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ
لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝
(العنکبوت : ۶۹)

اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں، اُنھیں اپنے رستے ضرور دکھا دینگے بلشبہ اَللّٰہ تبارک وتعالیٰ ایسے خلوص والوں کے ساتھ ہیں۔

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِیْبَنَّ

اور اس فتنے سے بچو جو تُم میں سے صرف

اَلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً ج

(الانفال : ۲۵)

(خاص طور پر) ظالموں ہی پر نہ پڑے گا، (بلکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے سے غفلت کے باعث سب نیک و بد اس ابتلا کا شکار ہو جائینگے)

يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۤفَّةً ص وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ط اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ (البقرۃ : ۲۰۸)

اے ایمان والو! اسلام میں پُورے کے پُورے داخل ہو جاؤ، اور (فاسد خیالات میں پڑکر) شیطان کے قدم بہ قدم مت چلو، واقعی وُہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

ارشاد رسُول صلے اللہ علیہ وسلم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، میری طرف سے پہنچاؤ، اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل کے جو قصّے سُنو انھیں لوگوں کے سامنے بیان کرو، اس میں کوئی گناہ نہیں (اور یہ بھی غور سے سُن لو کہ) جو شخص جان بُوجھ کر میری طرف

النَّارِ ۔

(رواه البخاری ۔ صحیح البخاری)
ج ۱ ص۲۱

جھوٹی بات منسوب کریگا، وُہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں تلاش کرلے ۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا اِلٰی ھُدًی کَانَ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَہٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَۃٍ کَانَ عَلَیْہِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَہٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِھِمْ شَیْئًا ۔

(رواہ مسلم)

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص ہدایت کی دعوت دے (یعنی کسی کو دین کے رستے کی طرف بُلائے) اُسے اُتنا ہی اَجر ملے گا، جتنا اس کی پیروی کرنیوالے کو اور اطاعت گزار کے اجر میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا اور جو کسی کو گمراہی کی طرف بُلائے اسے اُتنا ہی گناہ ہوگا، جتنا اُسے جو اس کی اطاعت کرے اور اُن (غلط کاروں) کے گناہوں میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا۔

عَنْ حُذَیْفَۃَ رضؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری

لَتَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ

(رواہ الترمذی)

جان ہے (ان دو باتوں میں سے ایک ضرور ہو کر رہے گی، یعنی یا تو) تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (یعنی نیک کاموں کی تلقین اور بُری باتوں سے ممانعت) کرتے رہو گے اور یا عنقریب اللہ تبارک و تعالیٰ تم پر عذاب نازل فرمائے گا، اُس وقت تم اللہ سے دُعا کرو گے، مگر دُعا بھی قبول نہ کی جائے گی،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يُوَقِّرِ الْكَبِيْرَ وَيَرْحَمِ الصَّغِيْرَ وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ۔

(رواہ احمد والترمذی)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، وہ شخص ہم میں سے نہیں (ہمارے طریقے پر نہیں) جو بڑے کی تعظیم نہیں کرتا، چھوٹے پر شفقت نہیں کرتا، اچھے کاموں کی تلقین نہیں کرتا، اور لوگوں کو بُرائیوں سے منع نہیں کرتا۔

عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا:

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مرسلاً

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَّاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ (رواه الدارمي)

روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کو اس حال میں موت آئے کہ اس غرض سے علم حاصل کر رہا ہو کہ اس سے اسلام کو ترو تازگی بخشے گا، تو جنت میں اس کے اور انبیا علیہم السلام کے درمیان صرف ایک درجے کا فرق ہوگا۔

◎

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى جِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنِ اقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا بِأَهْلِهَا فَقَالَ يَا رَبِّ إِنَّ فِيْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ قَالَ فَقَالَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تبارک وتعالیٰ نے (ایک دفعہ) حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ فلاں شہر کو جو ایسا ایسا ہے (یعنی شہر والوں کی بدکرداریوں کے باعث تباہی کا حقدار ہے) اس کے تمام باشندوں سمیت الٹ دے، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے پروردگار، اس کے باشندوں میں تیرا فلاں بندہ بھی ہے جس نے ایک لمحہ بھر کے لیے بھی تیری نافرمانی نہیں کی، اللہ سبحانہ نے فرمایا، اس پر اور تمام باشندوں پر شہر کو الٹ

اِقْتُلُوْہَا عَلَيْہِ وَعَلَيْہِمْ فَاِنَّ وَجْہَہٗ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ (رواه البيهقي)

دو، اِس لیے کہ اُس کا چہرہ (گناہوں کی کثرت کو دیکھ کر) ایک لمحہ کے لیے بھی متغیّر نہیں ہوا (یعنی اُس نے گُناہوں کی کثرت دیکھنے کے باوجود لوگوں کو اُن سے منع نہیں کیا۔)

◎

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ: اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَنْ خُلَفَاؤُكَ قَالَ الَّذِيْنَ يَأْتُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرْوُوْنَ اَحَادِيْثِيْ وَيُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ (طبرانی فی الاوسط۔ الترغیب والترہیب صفحہ ۱۱۰)

حضرت عبداللہ ابن عبّاس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، اے اللہ! میرے جانشینوں پر رحم فرما، ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! (صلّی اللہ علیہ وسلّم) آپ کے جانشین کون لوگ ہیں، آپ نے فرمایا: (میرے جانشین) وُہ لوگ ہیں، جو میرے بعد آئینگے، میری احادیث کی روایت کریں گے اور لوگوں کو ان کی تعلیم دینگے۔

◎

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَأً

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے شخص کو تروتازہ (خوش وخرّم) رکھے، جو

سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَبَلَّغَهُ غَيْرَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَمُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الْاَمْرِ وَلُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ مُحِيْطٌ مَنْ وَّرَاءَهُمْ وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا نِيَّتَهُ فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَمْرَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ وَمَنْ كَانَتِ الْاٰخِرَةُ نِيَّتَهُ جَمَعَ اللّٰهُ اَمْرَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهٖ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ (رواہ ابن حبان / الترغیب والترہیب صفحہ ۱۰۸/۹ ج-۱)

ہم سے حدیثِ پاک سُننے اور پھر وُہ حدیث دُوسروں تک پہنچائے (تبلیغ کرے)، ممکن ہے کہ وُہ (جس تک حدیث پہنچائی گئی ہے) اس (پہنچانے والے) سے زیادہ سمجھنے والا ہو اور تین اُمور ایسے ہیں جن کے بارے میں کسی مومن کا دل خیانت نہیں کرتا، اللہ کے لیے عمل کا اخلاص، حکام کو نصیحت کرنا اور جماعت کو لازم پکڑنا، کیونکہ ان کی دعوت ان کے ماسوا کا احاطہ کرلیتی ہے اور ان اُمور کے اختیار کرنے میں جس کی نیت حصُولِ دنیا ہو، اللہ تعالےٰ اس کے کام کو منتشر کردیگا، اس کے سامنے اس کی غربت اور تنگ دستی کا سامان پیدا کردیگا اور اُس کے تمام تردّدات کے باوجود اسے صرف اپنا مقسوم ہی حاصل ہوسکے گا اور جس کی نیّت ان اُمور کے ذریعے آخرت کمانا ہو، اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے جملہ اُمور کو مجتمع رکھے گا، اس کے دل کو غنا سے بھر دے گا۔ اور دُنیا ذلیل ہوکر اس کے قدموں میں آگریگی۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ وَاللّٰہُ یُحِبُّ اِغَاثَۃَ اللَّھْفَانِ

(بزار ج ۱ / الترغیب والترہیب صفحہ ۱۲۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ نیک کاموں کی طرف راہنمائی کرنیوالا اجر میں اس شخص کی مانند ہے جو خود نیک کام کرنیوالا ہو اور اللہ تعالےٰ مصیبت زدہ کی فریادرسی کو پسند کرتا ہے۔

◎

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا انْتَعَلَ عَبْدٌ قَطُّ وَلَا تَخَفَّفَ وَلَا لَبِسَ ثَوْبًا فِیْ طَلَبِ عِلْمٍ اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ حَیْثُ یَخْطُوْا عَتَبَۃَ دَارِہٖ

(طبرانی فی الاوسط / الترغیب ج ۱ والترہیب صفحہ ۱۰۵)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس شخص نے صرف علمِ دین کی تلاش کے لیے جوتا یا موزہ پہنا یا کوئی اور کپڑا زیبِ تن کیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور وہ اسی حالت میں (یعنی حالتِ بخشش میں علم سے فارغ ہوکر) اپنے گھر پہنچ جاتا ہے۔

◎

عَنْ سَمُرَۃَ ابْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ النَّاسُ بِصَدَقَةٍ مِثْلَ عِلْمٍ یُنْشَرُ (الترغیب والترہیب صفحہ ۱۱۹)

فرمایا، کسی آدمی کا صدقہ کرنا، اس شخص کے صدقے کی مثل نہیں ہوسکتا جو علمِ دین کی نشرواشاعت میں مصروف ہو (یعنی علمِ دین کے درس وتدریس سے کوئی صدقہ افضل نہیں)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

عزیزی ومخلصی ومحبی ! سلمک اللہ تعالیٰ

دینِ اسلام کی دعوت وتبلیغ کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ جیسے کوئی غلام اپنے مالک کی سرکش ونافرمان رعیّت کو مالک کے احسان جتا کر اور مالک کی شان بتا کر اطاعت کی طرف بُلائے اور وفاداری کے آداب سکھائے۔ ایسا غُلام اگرچہ کسی بھی منصب پر فائز نہ ہو مالک کو محبُوب ہوتا ہے اور جو غُلام مالک کی خاطر جان دے دیتا ہے، بیشک مالک کو اس پر ناز ہوتا ہے، ایسا ناز کسی اور اہل کار پر نہیں ہوتا۔ مالک اپنے ہر ایسے وفادار غُلام پر جو اس کی رعیت کو فرماں بَرداری کی طرف بُلائے، یا اس کی خاطر جان تک دے دے، اپنے مُلک میں سب سے محبُوب رکھتا ہے، یاحیّی یاقیّوم

یا جیسے کوئی عاشق اپنے معشوق کے جلووں میں گُم ہوکر اس کی صفات وکمالات کے نغمے گائے، ساری دُنیا کو سُنائے اور ہر کسی کو اُس کا گرویدہ بنائے۔

عابد اپنے مالک کی عبادت میں مصرُوف ہوتا ہے کسی دُوسرے سے کوئی واسطہ نہیں رکھتا اور یہ عبدیت کا معمُولی مقام ہے۔

مبلّغ خود فرماں بردار ہوتا ہے اور ساری خدائی کو فرماں برداری کی دعوت دینے والا ہوتا ہے اور یہ عبدیت کا بہترین مقام ہے۔

جو اس کے لیے جان قربان کرتا ہے، اُن دونوں سے بہتر ہے، افضل ہے، اس کے مقام کو کسی کی بھی طاعت کبھی نہیں پا سکتی اور یہ وفا کی حد ہے، یاحیّ یاقیوّم

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ ۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ ۔ اٰمِیْنْ

(اے اللہ ! مجھے اپنے رستے میں شہادت کی موت عطا فرما ۔ اور مجھے تیرے پیارے رسُول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مقدس شہر میں موت آئے)

اَبْلَاغُ دَعْوَۃِ الْاِسْلَامِ اِلَی النَّاسِ کُلِّھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی

ہمارا مُدّعا

درس گاہیں نہیں ——— دین ہے

نام و نمود نہیں ——— تبلیغ ہے

پیری مریدی نہیں ——— اصلاح ہے

اعداد و شمار نہیں ——— معیار ہے

ہمارا نصب العین

فرقہ وارانہ کشیدگی نہیں ــــــــ اتحاد بین المسلمین ہے

تضحیک نہیں ــــــــ اکرامِ مُسلم ہے

ہمارا دین

اور کوئی نہیں ــــــــ اسلام ہے

ہمارا طریقہ

سُنّتِ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اتّباع ہے اور ہم نے سُنّتِ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے باہر کوئی قدم نہیں رکھنا اور کبھی نہیں رکھنا۔ یا حیّ یا قیّوم

ہماری ملّت

ملّتِ ابراہیم حنیف (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) ہے

ہمارا کام

زندگی کے آخری سانسوں تک، اَللہ تبارک وتعالیٰ کے مُلک میں، اَللہ کے بندوں کو اَللہ کے لیے، اَللہ کے کُلّی توکّل پر، اَللہ کے دین اسلام کی دعوت پہنچانا ہے، جہاں کوئی بھی

نہیں پہنچا، وہاں جانا ہے، جہاں کسی نے نہیں پہنچایا وہاں پہنچانا ہے، دین اسلام کے کسی حکم میں کسی بھی قسم کا ردّ و بدل کبھی نہیں کرنا اور نہ ہی کوئی مَن گھڑت تاویلات کرنی ہیں

ہمارا اشعار

امیری نہیں ـــــــ فقیری ہے

ذلّت نہیں ـــــــ خودداری ہے

ہمارا مسلک

اللہ تبارک وتعالیٰ کے دینِ اسلام کی دعوت وتبلیغ ہے، کسی محلہ، بستی، گاؤں، قصبہ شہر اور مُلک کی سیاست و امارت سے ہمیں کسی بھی قسم کی کوئی دلچسپی نہیں اور نہ کوئی واسطہ اور سروکار ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ عزّوجل ذُوالجلال والاکرام ہمیں توفیق دے کہ

ہمارا رہنا

ایک مسافر کی مانند ہو، نہ گھر نہ زر، نہ مال نہ منال مگر شریعت کی حد کے اندر جو رزق اللہ دے کھا کر شکر کریں اور کل کے لیے کوئی بھی چیز جمع کر کے نہ رکھیں۔ تن ڈھانپنے کے لیے معمولی لباس پہنیں اور سردی وگرمی سے بچاؤ کے لیے کسی گھاس کی کُلّی میں رہیں، باقی سارا وقت ساری صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر دین اسلام کی دعوت وتبلیغ میں صرف کریں، اس شغل کے سوا ہرگز کسی اور شغل میں کبھی مشغول نہ ہوں

اگرچہ کیسا ہو! یاحیّ یاقیّوم آمین۔

اس حال میں جینا عین سعادت اور مَرنا عین شہادت ہے

صداقت، عدالت، شرافت، شجاعت، سخاوت اور عبادت کے عملی نمونے کا اصطلاحی نام ــ اللہ کے دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ ہے اور یہ اُمّت کے ہَر فرد کو ہَر وقت لاگو ہَے۔

یُوں تو اُمتِ مُسلمہ کا ہَر فردِ مُبلّغ ہے، تاہم اللہ سُبحانہٗ اَپنے جن بَندوں کو اس دعوت کے لیے خاص کرلیں، ان کے لیے اس سے بڑی اور کوئی سَعادت نہیں، داعی الی اللہ اور حقیقی مصلح کی سعی دو قسم پر ہے

ــــ اوّل: اصلاحِ نفس دوم: اصلاحِ معاشرہ

دعوت تین اُمُور پر مشتمل ہَے۔

اوّل: امر بالمعرُوف دوم: نہی عن المنکر سوم: یادِ حق

یعنی جن باتوں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے، کریں اور دُوسروں کو کہیں، جن سے مَنع کیا گیا ہَے، ان سے خُود رکیں اور دُوسروں کو باز رہنے کو کہیں اور ہَر وقت ہر حال میں اللہ سُبحانہٗ کی یاد میں مشغُول رہیں۔ یہ تینوں باتیں شریعت کا لب لباب، طریقت کی اصل اور بلُوغ الی المرام ہیں۔

معاشرہ انسانی اجتماع کا دُوسرا نام ہے، اس اجتماع میں افراد ایک دُوسرے سے متاثر ہوتے ہیں، انسانی فِطرت کا خاصہ ہے کہ یہ جبلی طور پر اثر پذیر ہے، لہٰذا معاشرے کا ہر فرد شعوُری یا غیر شعوُری طور پر اَپنے ماحول پر اثر انداز یا اثر پذیر ہَے۔

دُوسرے لفظوں میں ہر فرد داعی بھی ہے، مدعو بھی، اصلاح کُن بھی ہے اور اصلاح گیر بھی
پس فرد کی اصلاح دراصل معاشرے کی اصلاح، اس کی تعمیر معاشرے کی تعمیر اور
اس کی تخریب معاشرے کی تخریب ہے، لہٰذا فرد معاشرے کی اصلاح کا ضامن اور
ذمہ دار ٹھہرا۔ محض اصلاحِ نفس بھی تبلیغ کی منفعل دعوت ہے، یعنی فی نفسہٖ اثر انداز ہے
یا حیُّ یا قیّوم۔

اگر کوئی بندہ محض اللہ تبارک و تعالیٰ کے لیے اللہ کی راہ میں نکلے اور اس کے پیشِ نظر اور پس پشت کوئی اور غرض و غایت نہ ہو اور نہ ہی دل میں کسی نام و نمود کی طلب ہو تو اس کی مثال ایسی ہے، جیسے کوئی مجاہد سُلطان کی عزّت و آبرُو کے لیے میدانِ جہاد میں تن و من کی بازی لگا دے، ایسے مجاہد کی ہر شے سُلطان ہی کے ذمّہ ہوتی ہے۔ سُلطان، اس مجاہد کی ہر حاجت کا وکیل و کفیل ہوتا ہے، مجاہد کو کسی بھی معاملے سے کوئی واسطہ نہیں رہتا، سُلطان خوُد اس کے ہر معاملے کا نگران اور محافظ ہوتا ہے تاکہ مجاہد کامل یکسُوئی سے اپنے فرائض کی سرانجام دہی میں محو رہے **بعینہ** جو مُبلّغ اللہ کی راہ میں اللہ کے لیے نکلتا ہے، اللہ ہی اس کا سب کچھ ہوتا ہے، اسے کسی سے بھی اور کسی بھی معاملے میں (ماسوا اللہ کے) کوئی واسطہ و سروکار نہیں رہتا، اس کی کامیابی اللہ تبارک و تعالیٰ کے ذمّے ہوتی ہے، اس کی جیت اللہ کی جیت ہوتی ہے، اللہ کے لیے اللہ کی راہ میں چلنے والے کسی بھی میدان میں کبھی نہیں ہارے اور نہ ہی کوئی انھیں ہرا سکا۔

جو مُبلّغ اللہ کو ربّ مان کر تبلیغ کے میدان میں اُترتا ہے، بازی لے جاتا ہے اور

کسی مَیدان میں شکست نہیں کھاتا، اس لیے کہ اللہ مالک الملک، احکم الحاکمین، قادر المقتدر، قوی العزیز اور احد الصمد ہے اور پھر کیونکر کوئی اُس کے چُنے ہُوئے بندے کو شکست دے سکتا ہے! یاحیّ یاقیُّوم۔

جب تک کوئی اِن صفات سے متّصف نہیں ہوتا اور اسلام کے اس بلند ترین اخلاق کو نہیں اپناتا "مَیں" کا مغلُوب رہتا ہے، جب بھی کہیں ہاری۔ "مَیں" ہاری، مومن کسی بھی میدان میں کبھی نہ ہارا۔

اسلام کے اِس فریضۂ تبلیغ کو شروع کرنے سے پہلے یہ بہت ضرُوری ہے کہ ہر مُبلّغ اپنے اَندر یہ اخلاق پیدا کرے اور ان بُرائیوں سے جو کہ ہر کسی میں ہر وقت پائی جاتی ہیں (مثلاً: جھُوٹ، غیبت، چغلی، عہد شکنی وغیرہ) توبہ کرے، پھر عمدہ اخلاق سے آراستہ ہو کر اللہ کے لیے اللہ کے دین اسلام کی دعوت و تبلیغ میں مصرُوف ہو۔

آپ کے ایک ہاتھ میں قرآنِ کریم اور دُوسرے میں سُنّتِ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ہو۔ آپ یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ

نجات، قُرب اور ولایت کا واحد ذریعہ اتّباعِ شریعت پر ہی موقُوف ہے

آپ شریعت کے احکام پر پہلے خُود عمل کریں اور پھر دُوسروں کو ان پر عمل کی تلقین کریں، ورنہ اگر آپ اپنے آپ کو ان اخلاق سے آراستہ نہیں کرتے، آپکی جدّوجُہد کیا رنگ لا سکتی ہے؟

اللہ تبارک و تعالیٰ عزّ و جل ذوالجلال والاکرام آپ کو اپنے علم پہ عمل اور عمل پہ استقامت بخشیں، ایسی استقامت جو کبھی چھن نہ سکے اور جسے کوئی چھین نہ سکے۔

یاحیّ یاقیّوم۔ آمین

خُطبہ حجۃ الوداع

جب کسی محکمے کا کوئی ذمّہ دار حاکم نقلِ مکانی کرتا ہے تو جانے سے پہلے اپنی محکمانہ جدّوجہد کا اجمالی نقشہ آنے والے کو سمجھا کر جاتا ہے۔ جب وُہ رُخصت ہونے لگتا ہے تو اپنے کام کے متعلّق پوُری ہدایات دے کر جاتا ہے کہ میرے بعد یہ کام نہیں کرنے اور یہ کام ضرُور کرنے ہیں اور وُہ ہدایات اس کے منصب اور اس کی جدّوجُہد کا نچوڑ ہوتی ہیں، اسی طرح حضوُر اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم کا خُطبہ حجّۃ الوداع ساری اسلامی تعلیمات کا نچوڑ ہے۔ جب تک آپؐ نے اپنا آخری خطبہ نہیں پڑھا، اللہ تبارک و تعالیٰ نے بھی اپنی آخری آیت نازل نہیں فرمائی آپؐ کا خطبہ ہی دین کی تکمیل کا موجب ہے، اس خطبے کے ذریعے آپؐ نے گویا دین و دنیا کی ہر بات بتلادی حتیٰ کہ کوئی بھی بات باقی نہ رہی، آپ اس خطبے کو غور سے پڑھیں، جوں جوں آپ اس پر غور کرتے جائینگے، نئی نئی باتیں حاصل ہوتی جائیں گی، سچ پوچھو تو یہ مختصر سا خطبہ اپنے اندر علم و حکمت کے چشمے لیے ہوئے ہے۔

۹ ذوالحجّۃ الحرام سنہ ۱۰ ہجری المقدس کو حضوُر اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس وقت کی ساری دُنیائے اسلام کے مُسلمانوں کو جو میدانِ عرفات میں موجوُد تھے

ایک تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا، جو الوداعی خطبہ کہلاتا ہے۔ اُس وقت مجمع میں ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ کرامؓ حاضر و موجود تھے،

آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

" لوگو! میں خیال کرتا ہوں کہ میں اور تم پھر کبھی اس مجلس میں اکٹھے نہیں ہونگے

لوگو! تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزّتیں ایک دوسرے پر ایسی ہی حرام ہیں، جیسا کہ تم آج کے دن کی، اس شہر کی اور اِس مہینے کی حُرمت کرتے ہو۔ لوگو! تمھیں عنقریب اَللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے اور وُہ تم سے تمہارے اعمال کی بابت سوال فرمائے گا، خبردار! میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دُوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو۔

لوگو! جاہلیّت کی ہر ایک بات میں اپنے قدموں کے نیچے پامال کرتا ہوں اور جاہلیت کے قتلوں کے تمام جھگڑے ملیامیٹ کرتا ہوں اور جاہلیّت کا پہلا خُون جو میرے خاندان کا ہے، یعنی ابنِ ربعیہ بن حارث کا خُون جو بنی سعد میں دُودھ پیتا تھا اور اسے ہذیل نے مار ڈالا تھا، میں اسے چھوڑتا ہوں۔

جاہلیت کے زمانے کا سُود ملیامیٹ کر دیا گیا ہے اور اپنے خاندان کا پہلا سُود مٹاتا ہوں، جو عباسؓ بن عبدالمطلب کا ہے، وُہ سارے کا سارا چھوڑ دیا گیا ہے۔

لوگو! اپنی بیویوں کے متعلّق اللہ سے ڈرتے رہو، کیونکہ اَللہ کے نام کی ذمّہ داری پر تم نے انھیں اپنی بیوی بنایا ہے اور اَللہ کے کلام سے تم نے اُنکا

جسم اپنے لیے حلال بنایا ہے، تمہارا حق عورتوں پر صرف اتنا ہے کہ وُہ تمہارے بستر پر کسی غیر کو کہ اُس کا آنا تمھیں گوارا نہیں ہو سکتا، نہ آنے دیں، لیکن اگر وُہ ایسا نہ کریں تو انھیں ایسی مار مارو جو نمُودار نہ ہو اور عورتوں کا حق تم پر یہ ہے کہ تم انھیں اچھی طرح کھلاؤ اور اچھی طرح پہناؤ۔

لوگو! مَیں تم میں وُہ چیز چھوڑ چلا ہُوں جسے اگر مضبُوطی سے پکڑ لو گے، تو کبھی گُمراہ نہ ہو گے، وُہ چیز اللہ کی کتاب (قرآن کریم) ہے۔

لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی نبی ہے اور نہ ہی تمہارے بعد کوئی اُمّت (جدید پیدا ہونیوالی ہے) خوُب سُن لو کہ اپنے پروردگار کی عبادت کرو، پنجگانہ نماز اَدا کرو، (سال میں) ایک مہینہ (رمضان) کے روزے رکھو، اپنے مال کی زکواۃ نہایت خوش دلی سے دیا کرو، بَیتُ اللہ کا حج بَجا لاؤ اور اپنے اولیاؑ کے امُور واحکام کی اطاعت کرو جس کی جَزا یہ ہے کہ، تم اپنے پروردگار کی جنّت میں داخل ہو جاؤ گے۔

لوگو! قیامت کے دن تم سے میری بابت بھی دریافت کیا جائے گا، ذَرا مجُھے بتاؤ تو سہی کہ تم اُس وقت کیا جواب دو گے؟

سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہم اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ آپؐ نے رسالت و نبوّت کا حق ادا کر دیا اور آپ نے ہمیں کھرے کھوٹے کی بابت اچھّی طرح بتا دیا۔

اُس وقت آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے اپنی انگشتِ شہادت آسمان کی

طرف اُٹھائی، آپؐ انگلی اُٹھاتے اور پھر لوگوں کی طرف جھکاتے تھے (کہ) اے اللہ! سُن لے (تیرے بندے کیا کہہ رہے ہیں) اے اللہ! گواہ رہنا (کہ یہ لوگ کیا گواہی دے رہے ہیں) اے اللہ! شاہد رہنا (کہ یہ سب کیا صاف اقرار کر رہے ہیں)

پھر فرمایا۔ دیکھو جو لوگ یہاں موجود ہیں، وُہ ان لوگوں تک جو یہاں موجود نہیں (دینِ اسلام کا پیغام) پہنچاتے رہیں (یعنی تبلیغ کرتے رہو) ممکن ہے بعض سامعین کی نسبت وہ لوگ جن پر تبلیغ کی جائے، اس کلام کو زیادہ یاد رکھنے والے اور اس کی زیادہ حفاظت کرنیوالے ہوں۔"

(جعفرؓ بن محمد، مُسلم شریف جلد دوم صفحہ ۱۸۱ تا ۱۸۸)
(جابرؓ بن عبد اللہ، مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اوّل صفحہ ۶۱۲ تا ۶۱۸)

جونہی آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے یہ خطبہ ختم فرمایا، اسی وقت اسی جگہ اللہ ربّ العالمین نے اسلام کی تکمیل کا اعلان فرما دیا اور جبرئیل امین علیہ السّلام یہ آیتِ مبارکہ لیکر نازل ہُوئے،

"آج کے دن مَیں نے تمہارا دین کامِل کر دیا، تم پر اَپنی نعمت مُکمّل کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کیا۔"

(سُورۃ المائدہ آیت ۳)

حجۃ الوداع کے روز ایک لاکھ چوالیس ہزار کے قریب شمعِ رسالت کے پروانے (حضُور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین)

موجود تھے،

جُوں جُوں آپؐ خطبہ فرماتے جاتے تھے، حاضرین کی رگوں میں جوش کی لہریں دوڑتی جاتی تھیں، یہ حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نگاہِ کامل ہی کا فیض تھا، کہ جُونہی آپؐ اس خطبے سے فارغ ہُوئے، وُہ آپؐ کے اس ارشادِ مبارک کہ جو لوگ یہاں حاضر ہیں، میرا پیغام اُن لوگوں تک پہنچادیں، جو یہاں حاضر نہیں اور پھر ان احکام کو ہمیشہ پہنچاتے رہنا" کی تعمیل میں ایسے سرگرمِ عمل ہوئے کہ ایک لاکھ صحابۂ کرام رضؓ میں سے بہت کم صحابۂ کرام رضؓ کی قبریں مکّہ مکرمہ یا مدینہ منوّرہ میں ہیں۔ باقی سب مہاجر الی اللہ ہو کر جہاں کسی کا مقام تھا، اللہ کے دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے ہُوئے شہادت کے بلند مرتبے پر فائز ہُوئے گویا انھوں نے اپنے عمل سے واضح کر دیا کہ حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم کے الوداعی خطبے کا الوداعی باب — حاضرین یہ پیغام ان تک پہنچادیں، جو یہاں موجود نہیں — تبلیغ کا مستند اور ابدی حکم ہے۔

مبلغ کے لیے لائحہ عمل

آپ کے دل و دماغ میں یہ خیال ہر وقت جلوہ گر رہے کہ آپ اللہ کے دینِ اسلام کے مبلغ ہیں، لہٰذا آپ کے ہر قول و فعل میں قرآن و سُنّت کی اتباع، اخلاص، راست بازی اور ہر کسی کے لیے ایک نمونہ پایا جائے، آپ کا اخلاق بلند، پسندیدہ۔

اور ہر جا مقبول ہو، آپ کی زبان ہر وقت آپ کے قابو میں رہے، آپ کی زبان ہمیشہ راست باز ہو نہ کہ دراز، دل نواز ہو نہ کہ دل آزار، خاموش ہو نہ کہ فضول بیان۔ اس سے بولے ہوئے کلمات سدید ہوں، کریم ہوں، دل آویز ہوں، پھر آپ کی زبان گویا اللہ کی زبان ہے اور اس سے بولے ہوئے بول تقدیر ہیں جو پورے ہو کر رہیں گے، کبھی ٹل نہیں سکتے اور اس سے نکلے ہوئے کلمات تیر ہیں، جو چل کر رہیں گے، کبھی خالی نہیں جا سکتے، ماشاءاللہ۔ آپ کے ہاتھ کارِ خیر میں مصروف رہیں، آپ کا دل اللہ کے ذکر سے آباد رہے۔ آپ کے پاؤں صراطِ مستقیم پر مضبوطی سے جمے رہیں، کبھی نہ پھسلیں اور نہ ہی ڈگمگائیں، جہاں ایک بار رکھ دیئے جائیں، پھر کبھی پیچھے نہ ہٹیں، یہ پاؤں اللہ کے دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ کی راہ میں چلیں نہ کہ گناہ کی طرف۔ آپ کی ہر شے فطری ہو نہ کہ بناوٹی۔ اور آپ کا ظاہر، باطن کے عین مطابق ہو۔ آپ پہلے نیک کام خود اختیار کریں اور بری باتوں سے باز رہیں، پھر دوسروں کو بھی نیک کاموں کی تلقین اور برے کاموں سے منع کریں، عمل دین کی خاموش تبلیغ ہے، جب تک آپ خود عمل نہیں کرتے، دوسروں کو عمل کی کیا دعوت دے سکتے ہیں!

ارشاد باری تعالیٰ ہے "اے ایمان والو! ایسی بات کیوں کہتے ہو، جو خود نہیں کرتے، اللہ کے نزدیک یہ بات سخت ناپسندیدہ ہے کہ تم دوسروں کو اس بات کی تلقین کرو جس پر تمہارا اپنا عمل نہیں ہے"۔

(سورۃ صف آیت ۲،۳)

باتیں کرنا اتنا مشکل نہیں جتنا ان پر عمل کرنا مشکل ہے، حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا "عمل کے بغیر علم وبال ہے اور علم کے بغیر عمل گمراہی" گویا علم اور عمل لازم وملزوم ہیں، آپ اس بات کو بھی ذہن نشین کرلیں کہ اللہ کے نزدیک عمدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔ ہمارا قدیم مقولہ ہے کہ گاہک آئے نہ آئے، سودا بکے نہ بکے، دکان ہمیشہ کھلی رکھنی ہے اور کبھی بند نہیں کرنی، بعینہٖ کوئی سُنے نہ سُنے، کوئی مانے نہ مانے، ہم نے اللہ کے بندوں کو اللہ اور اس کے رسُول مقبُول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پیغامات ہمیشہ سُناتے رہنا ہے، حتّٰی کہ موت سے ہمکنار ہوں اور روز کی اس نوکری کی کسی سے بھی کوئی اُجرت نہیں لینی اور نہ ہی اس کی آڑ میں دُنیا کی کوئی بھی چیز حاصل کرنی ہے۔

یا حیّ یا قیّوم،

ہر روز اپنی فراغت کا ایک وقت دین اسلام کی دعوت وتبلیغ کے لیے وقف کرلیں۔ موجودہ مصروفیت کے دَور میں بہترین وقت مغرب اور اس کے بعد ہی کا ہے، اس وقت آپ لوگوں کو تھوڑے سے وقفے کے لیے روک کر قرآن وسُنّت میں سے ضرُوری احکام جو ہر کسی پر ہر روز لاگو ہوتے ہیں، سُنائیں اور روزمرہ زندگی کی عبادات سکھائیں۔

ہر ہفتے میں ایک دن جس دن بھی آپ کو آسانی اور فراغت ہو، تبلیغ کے لیے وقف کردیں، اس دن آپ ظُہر یا عصر کی نماز کے بعد چل پھر کر تبلیغ کا فرض سَرانجام دیں، جسے مغرب یا عشاء تک جاری رکھیں۔

ہر ماہ میں کم از کم ایک اور عموماً تین دن تبلیغ کے لیے فارغ کریں، جس علاقے میں تبلیغ کے لیے جانا ہو، وہاں آنے جانے کا بندوبست خود کریں، اپنی خدمت آپ کریں، دُوسروں سے خدمت لینے کی بجائے حتی الامکان دُوسروں کی خدمت کو اپنے اُوپر لازم جانیں، ماہانہ گشت کے لیے صابن، سُوئی دھاگہ، چنے کے بھُنے ہُوئے دانے، گُڑ، کھانے پکانے کا معمُولی اور سادہ سامان وغیرہ اپنے ساتھ رکھیں، آپ اللہ کے مہمان ہیں۔ اور کسی میزبان کو یہ گوارا نہیں ہوسکتا کہ اس کا مہمان کسی دُوسرے کا مہمان بنے اور نہ ہی کسی مہمان کو یہ زیب دیتا ہے کہ اپنے میزبان کے دسترخوان سے اُٹھ کر کسی اور کے دسترخوان پر جائے، اس لیے آپ تبلیغ کے سفر کے دَوران میں پیش آنے والی ممکنہ حاجات وضروریات کا بندوبست کر کے گھر سے نکلیں۔

ہر سال میں ایک ماہ یا اس سے زائد عرصے کے لیے اَللہ کے دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لیے گھر سے نکلیں، پُورا مہینہ یُوں گزاریں جیسے مجاہد میدانِ جہاد میں گزارا کرتا ہے، اَپنے نفس کی آسائش و استراحت کی پَرواہ نہ کریں، اَللہ کرے یہ مجاہدہ آپ کے نفس کی صحیح اصلاح کا موجب ہو، آمین یا حیّ یا قیوم

دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ

اِنفرادی صُورت میں ہو یا اجتماعی صُورت میں، ان باتوں کو ہمیشہ مدِّ نظر رکھیں۔

۱۔ دینِ اسلام ہماری سب سے بڑی ضرُورت ہے، اگر کسی کے پاس یہ شئے

نہ ہو، گویا اُس کے پاس کچھ بھی نہیں اور اگر کسی کے پاس کچھ بھی نہ ہو، دین ہو، اس کے پاس گویا ہر شئے ہے، دین ہر شئے کی کمی کو پُورا کرتا ہے لیکن دین کی کمی کو کوئی بھی شئے پُورا نہیں کر سکتی۔ دین اللہ کا ہے اور اللہ ہی اپنے دین کا محافظ و نگہبان ہے، یہ ہماری خوش بختی ہے کہ اللہ ہمیں اپنے دین کی خدمت کے لیے منتخب فرمالے۔

۲۔ دین اسلام کی تبلیغ کا کام ایک یا دو دن کا کام نہیں، بلکہ ہمہ وقتی شغل ہے اور ہم نے یہ کام ہمیشہ اور ہر حال میں سر انجام دینا ہے، حتیٰ کہ موت سے ہمکنار ہوں۔

۳۔ گشت کے دَوران اگر کوئی آپ کو بُرا بھلا کہے، گالی دے، دھکا دے، تو بُرا نہ منائیں، بلکہ صبرِ جمیل اختیار کریں، یعنی جیسے کہ کسی نے آپ کو کچھ کہا ہی نہ ہو۔ اِس لیے کہ آپ اللہ کی رَاہ میں چل رہے ہیں، اَللہ آپ کے ساتھ ہے، جو ہر چیز دیکھتا ہے اور ہر بات سُنتا ہے، پھر آپ کو کسی سے کیا وَاسطہ؟ جسے آپ نے سُنانا ہے وُہ تو پہلے ہی سُن رَہا ہے، آپ روکنے والے کے بارے میں دِل میں بُرا خیال بھی نہ لائیں، اس لیے کہ جیسے آپ نے تبلیغ کا عزم کیا ہوا ہے روکنے والا بھی اپنی عادت سے مجبُور ہے، وُہ اپنا کام کیے جارَہا ہے، آپ اپنا کام کئے جائیں اور ساتھ ہی ساتھ اُس کی اور اپنی مغفرت کی دُعا اور استغفار کرتے رہیں۔

۴۔ اتحاد تبلیغ کا بنیادی ستُون ہے، اس لیے آپ کسی سے بھی کسی اختلافی

مسئلہ پر ہرگز بحث نہ کریں، آج تک کبھی کسی نے بحث کر کے بھی کسی مسئلہ کو حل کیا ہے؟ اختلافات کا واحد حل محبّت ہے، بحث نہیں، نہ مانو تو کر کے دیکھو

۵ــــ دین کا کام کرنے والی کسی شخصیّت اور درس گاہ کے خلاف کبھی ذرّہ بھر ہتک آمیز کلمات استعمال نہ کریں۔

۶ــــ ہر سفر کے دوران میں، چھوٹا ہو یا بڑا، ایک امیر مقرّر کریں، اگرچہ آپ کی جماعت چند احباب پر ہی مشتمل کیوں نہ ہو، پھر اس امیر کی ہر معاملہ میں پوری اطاعت کریں، جب تک وُہ تمہارے لیے اللہ کی کتاب کو قائم رکھے، جب تک سفر ختم کر کے واپس نہیں لوٹتے، امیر کی اطاعت کو واجب جانیں۔

۷ــــ رستے میں ذکر الٰہی کرتے جائیں، کوئی بھی غیر ضروری اور فضول بات نہ کریں، اللہ کے ذکر کو ہر ذکر پر مقدّم جانیں۔

۸ــــ ہنسی مذاق ہرگز نہ کریں، اپنا سارا وقت اللہ کے ذکر میں گزاریں، اور کچھ نہ ہو تو خاموش رہیں، کیونکہ طویل خاموشی بھی بہت بڑی عبادت ہے۔

۹ــــ سفر کے دوران آپس میں کمال محبّت سے رہیں، کسی سے کسی بات پر رنجیدہ نہ ہوں۔ تبلیغی سفر کے دوران میں کسی بھی طرح دُوسروں پر بوجھ نہ بنیں۔ آپ جس بستی میں جائیں، اس کی مسجد ہی میں رات کو قیام کریں، جس بھی بستی میں جائیں۔ سارے اہلِ بستی کے لیے دُعائے خیر کریں، اپنے آپ کو ان سے بہتر نہ جانیں اور نہ ہی اپنے کسی تقوے پر ناز کریں، بلکہ بستی میں داخل ہوتے وقت مسنون دُعا پڑھ کر یوں کہیں:۔

یا اللہ! ہم تیرے دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لیے اس بستی کے لوگوں کی طرف آئے ہیں، ہمیں اور انھیں ہدایت بخش، ہم سب کے دلوں میں دین کی محبّت بھر دے ہمارے دلوں کو پھیر کر اپنے دین کی طرف لا۔ یارب! بندوں کے دل تیرے ہی قبضۂ قدرت میں ہیں اور تو دلوں کو جیسے چاہتا ہے، پھیرتا رہتا ہے، ہم سب کے دلوں کو پھیر کر اپنے دین کی طرف لا، یارب! ورنہ جب تک تو بندوں کے دلوں کو پھیر کر اپنے دین کی طرف نہیں لاتا، ہم گنہ گار کمینے بندے کیونکر تیری اطاعت کی طرف آسکتے ہیں، ہم پہ تیری عنایت ہو اور ہم سب تیری اطاعت و ذکر میں مشغول ہوں، آمین یارب العالمین،

یا اللہ! تو اپنے لُطف و کرم سے اس بستی پر اپنی رحمت نازل کر اور لوگوں کو ہدایت بخش، آمین یاحیّ یاقیوّم

۱۰ــــ مقامی علمائ سے پُورا پُورا تعاون کریں، ان سے کمال ادب و محبّت سے پیش آئیں، ان سے فرمائش کریں کہ آپ لوگوں کے چلے جانے کے بعد وُہ اپنی بستی میں تبلیغ کا کام ہمیشہ جاری رکھیں

۱۱ــــ جب گلی کوچوں میں گشت کریں تو یوں ہو کا دیں

ہو کا

لوگو! اللہ کی طرف رجوع کرو۔

لوگو! یہ دُنیا اور اس کی ہر شے ناپائیدار، فانی اور چند روز کی مہمان ہے۔

— لوگو! یہاں سدا نہیں رہنا اور نہ ہی دوبارہ لوٹ کر آنا ہے

— لوگو! دُنیا کا مال دُنیا ہی میں چھوڑ جانا ہے، کوئی بھی چیز ساتھ نہیں جانی

— لوگو! ہم لوگ دنیا میں آخرت کمانے آئے ہیں، جو یہاں بوؤ گے، وہی وہاں کاٹو گے۔

— لوگو! اپنے اللہ سے ڈرو، جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے، کرو، جن کاموں سے منع کیا گیا ہے، باز رہو۔

— لوگو! اللہ نے نماز کی بڑی ہی تاکید فرمائی ہے، اذان سنتے ہی گھروں سے نکل پڑو، دُنیا کا کوئی شغل آپ کو نماز سے ہرگز نہ روکے۔

— لوگو! اپنے مالوں کی زکوٰۃ خوش دلی سے ادا کرو، پوری ادا کرو اور مستحق آدمی کو دو

— لوگو! اللہ سے ڈرو، سُود نہ لو، نہ دو اور نہ لینے دینے میں آؤ۔

— لوگو! پردہ اسلام کا مستند حکم ہے، اپنے اہل و عیال کو پردے کا حکم دو۔

— لوگو! مخلوق اللہ کا کنبہ ہے، اللہ کے کنبے کے ساتھ احسان سے پیش آؤ، مخلوق کی خدمت میں خالق کی رضا تلاش کرو۔

— لوگو! ملتِ اسلامیہ کے مابین، اتحاد، اتفاق، محبت اور اخوت کو فروغ دو

— لوگو! نیکی کرو اور نیکی کا حکم دو، برائی سے رکو اور رکنے کا حکم دو، اللہ کے دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لیے اپنے گھروں سے نکلو، ضرور نکلو، اگرچہ بہت ہی قلیل مدت کے لیے نکلو۔

مِلّت کے نوجوانو ! مِلّت کی پُکار کو سُنو !

مِلّت تمھیں پُکار رہی ہے ، میری جڑیں خشک ہو چلیں ، میرے برگ و بار کُملا گئے ، کوئی مُجھے سینچے ، کیا تم میں کوئی بھی ایسا نہیں ، جو مِلّت کو زندہ اور قائم رکھنے کیلئے اپنی زندگی پیش کرے ، اگر نہیں ، پھر تو یہ زندگی کوڑی بھر قیمت کی بھی نہیں ، مِلّت امن و سلامتی کا اصطلاحی نام ہے اور امن و سلامتی کو قائم رکھنے کے لیے ہی اللہ نے بندے کو دُنیا میں بھیجا ، ورنہ بندگی کے لیے چپّے چپّے پہ فرشتے موجود ہیں مِلّت کو جب بھی کسی نے للکارا ، مِلّت نے نوجوانوں کو پُکارا ، اور وُہ تیر و تفنگ سے نہیں ، امن و سلامتی کے چار معرُوف ہتھیاروں سے آراستہ ہو کر میدانِ عمل میں نکلے اور بازی لے گئے ، کسی بھی میدان میں کبھی نہ ہرے ، وُہ چار ہتھیار یہ ہیں :

صداقت ، عدالت ، امانت ، شجاعت

اے میرے نوجوان !

اِن ہتھیاروں سے آراستہ ہو کر تو جس بھی میدان میں نکلے گا ، جیتے گا ، کوئی طاغوتی طاقت ، ان میں سے کسی بھی خصلت پر کبھی غالِب نہیں آسکتی ، یہ خصائل قوموں کی زندگی کے اقبال و عرُوج کے ضامن ہیں ، انسانیت جب بھی ان خصائل کو اپناتی ہے ، اُسی وقت اللہ کی رحمت برسنے لگتی ہے ، جب بھی کسی قوم نے دنیا میں ترقی کی اِن خصائل ہی کی بدولت کی اور یہ خصائل تیری میراث تھے ، تُو نے ہی دُنیا کو اُن کا

درس دیا، دُنیا جاگ اُٹھی، تو سو گیا، ایسی نیند سویا کہ کسی بھی آواز پہ نہیں چونکتا۔

اے او سونے والے نوجوانِ مسلم!

تیرے کردار کی داستانیں جنھیں تو بھول بیٹھا ہے، اَب تک قوموں کو یاد ہیں تیری جُرأت و بے باکی کی کوئی مثال کسی اور تاریخ میں نہیں ملتی، بیدار ہو! سامنے آ! میدانِ عمل میں اُتر! ملّت کو تمہاری ضرورت ہے، وما علینا الا البلٰغ المبین

پانچ بنائے شریعتِ اسلام

حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے، (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اَللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم اس کے بندے اور رسُول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا (۵) ماہ رمضان کے روزے رکھنا" (ابن عمرؓ / بخاری و مسلم، مشکوٰۃ شریف، کتاب الایمان)

اب ہم شریعتِ اسلام کی ان بنیادی چیزوں کا مختصر ذکر کرتے ہیں

کلمہ طیّبہ

لا الٰہ اِلّا اللہ محمّد رسول اللہ ۝ کلمہ طیّب کہلاتا ہے، اس کا

مفہوم یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہر قسم کی عبادت جلی ہو یا خفی، اللہ ہی کے لیے لائق و سزاوار ہے، اللہ کے سوا کسی اور کی کسی بھی قسم کی عبادت جائز نہیں، نیز حضرت محمد رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم، اللہ ربّ العالمین کے حبیب سچّے نبی، تمام رسُولوں کے سردار اور قیامت تک کے لیے آخری اور کُل کائنات کے رسُول ہیں، اب کسی اور رسُول نے قیامت تک نہیں آنا اور نہ ہی کوئی اور حکم آنا ہے، جو احکام اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو دینے تھے، دیئے جا چکے، اللہ نے قیامت تک کے لیے اپنے احکام حضرت محمد رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ذریعے ہم تک پہنچا دیئے ہیں، ہر حکم سادہ، عام فہم اور عمل کے لیے آسان ہے، ہمارا کام ان احکامات کی پیروی کرنا ہے اور بس، ان سیدھے سادھے احکام کو چھوڑ کر ہمیں ان پیچیدگیوں میں پڑنے کی ضرورت ہی نہیں، جن کا اللہ تعالےٰ نے کبھی حکم نہیں دیا اور نہ ہی بندہ ان کا مکلّف ہو سکتا ہے۔

نماز

اللہ ربّ العالمین نے فرمایا:

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝	اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو
(البقرہ: ۴۳)	۝
اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى	بیشک نماز مومنین پر مقررہ اوقات

الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا ٥ النساء: ۱۰۳	میں فرض کی گئی ہے
حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ٥ (البقرۃ ۲۳۸)	سب نمازوں کی حفاظت کرو اور بالخصوص درمیانی نماز کی اور اللہ کے حضور میں ادب سے کھڑے رہا کرو۔
اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ بنی اسرائیل ۷۸	آفتاب کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک نماز پڑھا کرو اور صبح کی نماز بھی
اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (العنکبوت : ۴۵)	بیشک نماز برائی اور بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

۱۔ قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے نماز کا حساب ہوگا، اس کی نماز کو دیکھا جائے گا، اگر درست ہوگی تو فلاح پائے گا، اور اگر فاسد و خراب ہوگی، تو خسارے والا ہوگا۔ (انس رض / الترغیب والترہیب جلد اوّل صفحہ ۲۴۶ شمار ۳۲)

۲۔ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو (جابر بن عبداللہ رض / مشکوٰۃ شریف، جلد اوّل صفحہ ۱۰۶ شمار ۲۷۰)

۳۔ اللہ تعالیٰ نے روزانہ پانچ وقت کی نماز ہر مسلمان مرد و عورت (عاقل و بالغ) پر فرض کی ہے (عائشہ رض / کنز العمال جلد چہارم صفحہ ۶۲ شمار ۱۱۹۹)

۴۔ نماز دین کا اہم ترین ستون ہے، جس شخص نے اسے قائم کیا، اس نے دین کو قائم کر لیا، اور جس نے اسے چھوڑ دیا، اُس نے گویا دین کی پوری عمارت کو منہدم کر دیا،
(عمر رض / منیۃ المصلی (عربی) صفحہ ۴)

اِن آیاتِ مقدّسہ اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ نماز دین کا اہم ترین ستون ہے اور قرآن کریم میں اس کا بار بار دُہرایا جانا اس کی اہمیّت کا واضح ثبوت ہے، ورنہ ایک بار بھی کہہ دیا جاتا تو کافی تھا۔ اللہ تعالےٰ نے اِس حکم کو اس لیے بار بار دُہرایا کہ اس سے کسی بھی حال میں لاپرواہی نہ برتی جائے اس کی اہمیت کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ جب تمہارے بچّے سات سال کے ہو جائیں تو انھیں نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب دس سال کے ہو جائیں (اور نماز نہ پڑھیں) تو انھیں مار کر نماز پڑھاؤ اور اُن کا بستر الگ کر دو (عمرؓ بن شعیب / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۱۳۸ شمار ۵۲۱)

آپ غور فرمائیں کہ کبھی کوئی ایسا دن نہیں چڑھا کہ دُنیا بھر کے سب کے سب مُسلمانوں نے کسی ایک وقت کی نماز اَدا کی ہو، حالانکہ ہر مُسلمان کے لیے روزانہ پانچ وقت نماز پڑھنے کا حکم ہے اور اب تو یہ حال ہے کہ عوام کے ذہنوں میں نماز کا مقام فرض کفایہ کی طرح محسوس ہونے لگا ہے یعنی گھر تو در کنار، اگر محلّہ کے کسی ایک آدمی نے نماز پڑھ لی تو گویا پورا محلّہ اس فرض سے سبکدوش ہوا۔

آپ کے لیے سب سے ضرُوری کام یہ ہے کہ آپ خود پنجگانہ نماز ادا کریں، پھر اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کریں، تاکید کریں، اور جس حد تک کر سکیں، انھیں نماز کے لیے مجبُور کریں۔ یہ سلسلہ یہیں تک محدُود نہ رہے، بلکہ آپ اپنی بستی، محلّے اور قصبے کے سب لوگوں کو نمازی بنانے میں کوشاں رہیں۔ اگرچہ ہدایت اللہ کی طرف سے ہے پھر بھی آپ جس بھی حکمت سے ممکن ہو، یہ کام کرتے رہیں اور جب تک سب نمازی نہ بن

جائیں، اُن کے پیچھے، اس طرح لگے رہیں، جیسے کہ محتسب، مفرور کے پیچھے لگا رہتا ہے
یاحیُّ یاقیُّوم،

فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء

(اور جمعہ کے دن ظہر کی بجائے جمعۃ المبارک کی نماز) فرض ہیں،
آپ یہ نمازیں باقاعدگی سے اَدا کریں، باجماعت پڑھیں، کیونکہ جماعت کی نماز ثواب میں اکیلے پڑھنے کی نسبت ستائیس درجہ زیادہ ہے، نماز کے تمام ارکان رکوع وسجود اچھی طرح اَدا کریں۔

نمازِ جمعہ

جمعہ کی نماز پابندی سے پڑھیں، کیونکہ یہ فرض ہے اور اَللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے مسلمانو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے بُلایا جائے تو اللہ کے ذکر کے لیے جلدی کرو اور خرید و فروخت ختم کر دو اور پھر جب نماز اَدا ہو جائے تو چل پھر کر زمین میں رب کا فضل تلاش کرو، (سُورۃ جمعہ)
حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ تمام ایام میں افضل دن جمعہ کا ہے، اس دن ایک ایسی ساعت ہوتی ہے، جس میں بندۂ مومن جو دُعا کرے قبول ہوتی ہے، آپ جمعہ کے دن غسل کریں، عمدہ لباس پہنیں، میسر ہو تو خوشبو لگائیں، سب سے پہلے حاضر ہونے کی کوشش کریں، کیونکہ جو شخص سب سے پہلے مسجد میں آتا ہے، اسے اتنا ثواب ملتا ہے گویا اس نے اُونٹ اللہ کی راہ میں قربان کیا، اس کے بعد والے کو گائے کی قربانی کا

اَجر ملتا ہے اور پھر بعد والوں کو درجہ بدرجہ بکری، مُرغ یا انڈا اللہ کی راہ میں دینے کا ثواب عطا ہوتا ہے، پھر عام ثواب لکھا جاتا ہے سُنّتیں پڑھ کر خاموشی سے بیٹھیں، کوئی فضول کام یا کلام نہ کریں، خُطبہ غور سے سُنیں اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر جمعہ کے دن زیادہ سے زیادہ درُود شریف پڑھیں، جمعہ کے دن کے خصُوصی اذکار، "اذکار و تسبیحات" ص۱۸۰ میں لکھے گئے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو اپنے ذکر کی سرمدی توفیق عنایت فرمائیں آمین، یاحیّ یاقیّوم۔

نفل نمازیں

فرض عبادت کے علاوہ بہت سی نفل نمازیں بھی ہیں، آپ نفلی عبادت کی طرف بھی توجّہ دیں، یہ ملحُوظِ خاطر رکھیں کہ نفلی عبادت مستحب ہے، نہ فرض ہے نہ واجب، مگر جب کوئی نفلی عبادت ایک بار اختیار کرلی جائے، واجبُ الاَدا ہوجاتی ہے، جس بھی عمل کو اختیار کریں، ہمیشہ کریں۔۔ نہ ناغہ کریں نہ ترک۔ ارشادِ نبویؐ ہے: "جتنا عمل ہمیشہ کرنے کی طاقت ہو، اُتنا عمل اختیار کرو، اس لیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ (ثواب دینے میں) ملُول نہیں ہوتا، جب تک تم ملول نہ ہو، یعنی تنگ آکر چھوڑ نہ دو" (بخاری و مسلم شریف)

دن رات میں بے شمار نفل نمازیں ہیں، جن میں سے چند ایک کا تذکرہ کیا جاتا ہے تاکہ آپ حسبِ گنجائش و توفیق انھیں اختیار کرسکیں،

تحیۃ الوضوٗ

آپ جب بھی وضوٗ کریں، یا غسل یا تیمّم، تو طہارت کے بعد دو رکعت نفل پڑھیں، جو مُسلمان احسن طریق سے وضوٗ کرنے کے بعد ظاہر و باطن کو یکسُو کر کے دو رکعت نفل پڑھے اس کے لیے جنّت واجب ہو جاتی ہے، (عقبہ بن عامرؓ، مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۱۰۵ شمار ۲۶۴-)

تحیۃ المسجد

مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے پہلے دو رکعت نفل اَدا کریں۔ (مکرُوہ اوقات یعنی فجر کے بعد طلُوعِ آفتاب تک، نمازِ عصر کے بعد غرُوبِ آفتاب تک اور عین دوپہر کے وقت) کے علاوہ ہر وقت یہ نماز پڑھ سکتے ہیں،

صلوٰۃ الاوّابین

مغرب کی نماز کے فوراً بعد چھ یا بیس رکعت نفل پڑھیں،

ایک روایت میں ہے کہ چھ رکعت نماز اوّابین پڑھنے والے کو بارہ برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اور دُوسری میں ہے کہ بیس رکعت نماز پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ جنّت میں گھر عنایت فرماتے ہیں،

(ابوہریرہؓ، مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۲۰، عائشہؓ، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۲۰)
(شمار ۱۰۹۴ و ۱۰۹۵)

نمازِ تہجّد

اِس کی آٹھ رکعتیں ہیں، ان میں جو لمبی سُورتیں یاد ہوں، پڑھیں، وَرنہ قل ہو اللہ احد ہی پڑھ لیں، اس کی تعداد حسبِ طاقت خوُد ہی مقرر کرلیں، مثلاً ہر رکعت میں تین یا سات یا گیارہ یا جتنی دَفعہ آپ آسانی سے اور ہمیشہ پڑھ سکیں، پڑھنے کا معمُول بنالیں، اس نماز کا بہترین وقت رات بارہ بجے سے دو بجے تک ہے، ویسے صُبح صادق سے پہلے پہلے پڑھ سکتے ہیں، صُبح صادق کے بعد فجر کی دو سنتوں کے علاوہ کوئی اور نفل نہ پڑھیں اس لیے کہ ان کا ثواب زمین و آسمان کو بھر دیتا ہے، اگر کسی وجہ سے تہجّد کی نماز یا رات کا کوئی وظیفہ رہ جائے تو دن میں ظہر کی نماز سے پہلے پہلے ادا کرلیں، گویا آپ نے اسے رات ہی کو عین وقت پر اَدا کیا، تہجّد کی نماز کی طرف زیادہ رغبت کریں حضوُرِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا ہے " تم اپنے آپ پر رات کا قیام (یعنی نمازِ تہجّد) لازم قرار دو، کیونکہ یہ طریقۂ سلفِ صالحین کا ہے، اس سے اللہ سبحانہٗ کی قربت نصیب ہوتی ہے، یہ گناہوں کا کفارہ ہے اور گناہوں سے روکنے والا ہے (ابو امامہ رض/ ترمذی شریف، جلد دوم، صفحہ ۲۳۴)

نمازِ اشراق

فجر کی نماز پڑھ کر اگر کوئی خاص مجبوری یا سفر درپیش نہ ہو نماز کی جگہ بیٹھ کر سوُرج نکلنے تک اپنا وظیفہ پڑھتے رہا کریں، سوُرج اچھی طرح نکل آئے تو دو رکعت نفل پڑھیں

گویا یہ نماز پڑھنے والا حج اور عمرے کا ثواب پائے۔ پھر اسی جگہ چار رکعت نفل اور پڑھیں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "اللہ سبحانہ فرماتے ہیں، اے آدم کے بیٹے! تو شروع دن میں میرے لیے چار رکعت پڑھ، مَیں تجھے دن کے آخر تک کفایت کرونگا"، (ابودرداءؓ، و ابوذرؓ/ مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۴۱ شمار ۱۲۲۷)

اللہ تعالےٰ نے آدمی کو تین سو ساٹھ ہڈیوں پر بنایا ہے، جب سو کر اُٹھتا ہے ہر ہڈی پر صدقہ واجب ہوتا ہے، سُبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، الحمد للہ کہنا صدقہ ہے، لا الٰہ الّا اللہ کہنا صدقہ ہے، اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے، لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کہنا صدقہ ہے، استغفراللہ کہنا صدقہ ہے اور چاشت کی دو رکعت ان سب کو کفایت کرتی ہیں،

نمازِ چاشت

اگر ہو سکے تو چاشت کی چار، آٹھ یا بارہ رکعتیں پڑھیں، بارہ رکعت پڑھنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ جنّت میں سونے کا محل بناتا ہے، نیز اس کا پڑھنے والا کبھی محتاج اور تنگدست نہیں ہوتا۔

صلوٰۃ الزوال

جب دن ڈھلے یعنی زوالِ آفتاب کے بعد ظہر سے پہلے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں، یہ وقت عبادت کے لیے نہایت عمدہ ہے، اس وقت چار رکعتیں پڑھیں

گویا یہ دن کی تہجّد نماز ہے، اس وقت ہر آدمی دُنیاوی دھندوں میں مصرُوف ہوتا ہے،
یہ نماز اس سلسلۂ عالیہ قادریہ مجدّدیہ میں پابندی سے پڑھی جاتی ہے۔

صلوٰۃ التسبیح

اس نماز کی چار رکعتیں ہیں، اس کے لیے کوئی خاص وقت مقرّر نہیں، روزانہ پڑھنا چاہیں، تو تہجّد سے پہلے پڑھنے کا معمُول بنالیں، اس نماز کے لیے یہ وقت اور وقتوں سے بہتر ہے، یہ نماز اس طرح پڑھیں :۔ ہر رکعت میں سُورۃ فاتحہ اور کوئی ایک سُورۃ پڑھیں، پھر کھڑے کھڑے پندرہ بار سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ ط کہیں، پھر رُکوع کریں، سُبحَانَ ربّی العظیم کے بعد دس بار یہی کلمہ پڑھیں، پھر کھڑے ہوں اور سمع اللّٰہ لمن حمدہ ربّنالک الحمد کے بعد دس بار یہی کلمہ پڑھیں پھر سجدہ کریں، سجدہ میں سُبحان ربّی الاعلیٰ کے بعد دس بار یہی کلمہ پڑھیں، پھر سجدے سے سر اُٹھائیں اور دس بار یہی کلمہ پڑھیں، اسی طرح دُوسرا سجدہ مکمّل کریں، پھر سجدہ سے سر اُٹھائیں اور دس مرتبہ یہی کلمہ پڑھیں، یہ ایک رکعت میں پچھتّر ہوا، اسی طرح چاروں رکعتوں میں تین سو مرتبہ یہ کلمہ پڑھا جائیگا

اگر اللّٰہ سُبحانہٗ آپ کو توفیق دیں، یہ نماز روزانہ پڑھیں، ہر روز نہ پڑھ سکیں، تو ہفتے میں ایک بار پڑھیں، یہ بھی نہ ہو سکے تو مہینے میں ایک بار پڑھیں، یہ بھی ممکن نہ ہو تو سال میں ایک بار، ورنہ عُمر بھر میں ایک بار ضرُور یہ نماز پڑھیں، اس کے پڑھنے سے اللّٰہ تبارک و تعالیٰ تمام گُناہ، چھوٹے ہوں یا بڑے، مخفی ہوں یا ظاہری، عمدًا ہوں، یا سہوًا، سب کے سب معاف فرما دیتے ہیں، نیز رُوح کی بلندی کے لیے اس کا پڑھنا انسب معمُول

ہے ۔ یہ مستند مروّجہ نمازیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو ان کے پڑھنے کی توفیق بخشیں آمین ۔

زکوٰۃ

نماز کے بعد زکوٰۃ کا حکم ہے، جس طرح نماز کی بابت بار بار حکم دیا گیا ہے، اسی طرح زکوٰۃ کی بابت بھی اللہ نے اپنا حکم بار بار دُہرایا ہے، اٹھائیس بار تو نماز اور زکوٰۃ دونوں کی اکٹھی تاکید فرمائی گئی ہے، اگر آپ صاحبِ نصاب ہیں تو آپ پر زکوٰۃ فرض ہے، صاحبِ نصاب ہونے سے مُراد یہ ہے کہ آپ کے پاس دو سو درہم چاندی (ساڑھے باون تولے یا تقریبًا ۶۱۸ گرام) یا بیس مثقال سونا (ساڑھے سات تولے یا تقریبًا ۸۸ گرام) یا سونے اور چاندی کے نصاب کی قیمت کی نقدی موجود ہے اور اس پر سال گزر گیا ہے یعنی سال ختم ہونے پر بھی آپ کے پاس اتنی دولت موجود ہے، تو اس کا چالیسواں حصّہ (۲٫۵ فیصد) زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔

کوئی صاحبِ نصاب اگر اپنے مال کی زکوٰۃ اَدا نہیں کرتا، اس کے نیک اعمال معلّق رہتے ہیں، زکوٰۃ مال کو پاک کرتی ہے، مال کو کم نہیں کرتی، بلکہ مال میں برکت کا باعث بنتی ہے، زکوٰۃ اسلام کا پُل ہے، جو اُمراء کو غرباء سے ملاتا ہے، یہ اسلام کا خزانہ ہے جو زکوٰۃ دیتا ہے، اس کے لیے نیکیوں کا خزانہ اور جسے دی جاتی ہے اس کے لیے دولت کا خزانہ۔

اموالِ زکوٰۃ کی اقسام، مثلاً اُونٹوں کی زکوٰۃ، گائے بھینس کی زکوٰۃ، بھیڑ بکری کی زکوٰۃ

سامانِ تجارت کی زکوٰۃ اور اناج غلّے کی زکوۃ (جسے عشر کہا جاتا ہے) وغیرہ اور ہر نوع کے لیے نصاب و مسائل کی تفصیل کُتبِ فقہ میں موجود ہے، زکوٰۃ کی اہم شرائط حسبِ ذیل ہیں :-

۱۔ پوُری دی جائے ــ، بعض لوگ زکوٰۃ دیتے تو ہیں لیکن پوُری نہیں دیتے یا ایک ہی دفعہ نہیں دیتے، بلکہ اپنے پاس رکھ لیتے ہیں اور سارا سال اس میں سے تھوڑی تھوڑی سائلوں کو دیتے رہتے ہیں۔ یہ دُرست نہیں ہے،

۲۔ خوش دلی سے دی جائے ــ، اسے جبری ٹیکس نہ سمجھا جائے، نہ ہی کسی کو زکوٰۃ دیکر پھر اسے جتایا جائے، پردے سے دی جائے تو بہت ہی بہتر ہے۔

۳۔ مستحق آدمی کو دی جائے ــ، مثلاً محتاج کو، ایسے ادارے کو جہاں سے تعلیماتِ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دھارے پھوٹتے ہوں، غُربا کو، نومسلموں کو تالیفِ قلوُب کے لیے، مقروض کو، غلاموں کو آزاد کرانے کے لیے اور مسافر کو دی جائے،

شرعی حکوُمت کی طرف سے مقرّرہ کردہ عاملین کو بھی مال زکوٰۃ سے حصّہ دیا جاسکتا ہے

زکوٰۃ کے علاوہ بھی آپ اللہ کی غریب و نادار اور محتاج و بیمار مخلوق کی دستگیری کیا کریں، بیوہ، یتیم اور مسکین کی حتی الامکان اور ہمیشہ خدمت کرتے رہا کریں، آپ کے رزق میں بہت سوں کا حق ہے، کسی حقدار کو اس کے حق سے محروُم نہ رکھیں، آپ کے مال میں بیوہ، یتیم، مسکین، نادار، مظلوم، مسافر، قحط زدہ اور غریب طلبہ سب کا حق ہے، اللہ کی دی ہوئی دولت سے سب حقداروں کو نہایت خوش دلی سے ان کا حق پہنچائیں

ماشاء اللہ

روزہ

رمضان کے تیس روزے فرض ہیں، جو شخص پورے ایمان و یقین کے ساتھ اور محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے رمضان کے روزے رکھّے، اس کے پہلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، روزہ بیماریوں اور گناہوں سے بچنے کی ڈھال ہے۔ روزہ کا منشا محض کھانے پینے سے رُکنا نہیں ہے، بلکہ ان افعال و اعمال کو بھی مکمّل طور پر چھوڑنا ہے، جنھیں شریعت حرام یا ناجائز قرار دیتی ہے، مثلاً جھوٹ، غیبت، چُغلی اور دیگر فواحش وغیرہ، فرض روزوں کے علاوہ نفل روزے بھی ہیں، مثلاً ایامِ بیض، یعنی ہر ماہ کی تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے، عاشورہ (نو اور دس محرّم) کے روزے، رجب المرجب کے تمام یا کم از کم اس کی پہلی، درمیانی اور آخری تاریخ کے روزے، شبِ برأت (پندرہ شعبان المعظم) کا روزہ، شوال المکرم (دو سے سات تاریخ تک) کے چھ روزے اور عشرہ ذوالحجۃ الحرام کے پہلے دس دنوں کے روزے،

حج

اسلام ایک ہمہ گیر ضابطۂ حیات، ایک جامع دستورُالعمل اور ایک کامل آئینِ حیات ہے، اسلام کے جُملہ احکام انفرادی زندگی گزُارنے کی مکمل رہنمائی بہم پہنچانے کے ساتھ ساتھ اجتماعی زندگی کے لیے مکمّل نظم و ضبط، اتحاد و تنظیم اور خلوص و ایثار کی راہیں روشن کرتے ہیں، اسلام دینِ فطرت ہے اور اجتماعی زندگی انسانی فطرت کا خاصہ، اس لیے اسلام

اجتماعی زندگی کے لیے مختلف مراحل پر مناسب مواقع بہم پہنچا کر اُس کی راہیں اُستوار کرتا ہے
اجتماعیّت کی تربیت زندگی کے ہر پہلو کو محیط ہے، مسلمانوں کو پانچ وقت جماعت
کے ساتھ نماز ادا کرنے کے لیے مسجد میں حاضر ہونے کا حکم ہے، جس میں فرض شناسی، وقت
کی پابندی، مساوات، اخوّت، صفائی، اجتماعی مفادات کی نگرانی اور معاشرتی بُرائیوں کے
انسداد کی تدابیر کے فوائد کے علاوہ اور بھی ان گنت مصلحتیں اور فوائد مضمر ہیں، یہ دائرہ وسیع
ہوتے ہوئے ہفتے میں ایک دفعہ پُورے شہر کے لوگوں کو نماز جمعہ کے لیے اور سال میں
دو دفعہ عیدین کے لیے اجتماع کا موقع بہم پہنچاتا ہے، جس میں اجتماع کی وسعت کے
ساتھ ساتھ فوائد بھی وسیع تر ہو جاتے ہیں، اجتماعیت میں مزید ہمہ گیریّت اور عالمگیر رشتہ
اخوّت پیدا کرنے کے لیے ہر اُس مسلمان پر جو سواری کا خرچ رکھتا ہو، زادِ راہ کی استطاعت
رکھتا ہو اور کوئی اور امر شرعی طور پر مانع نہ ہو، عمر بھر میں ایک دفعہ بیتُ اللہ کا حج فرض
ہے اور یہ اسلام کا پانچواں بنیادی رکن ہے، اگر اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو یہ موقع
بخشیں، تو آپ کوشش کریں کہ اس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے، اتحادِ بینُ المسلمین
کو مضبوط بنائیں تاکہ دُنیا کے ہر خطّے میں اسلام کا نُور پہنچ جائے اور یہ اجتماع محض رسمی
نہ رہے بلکہ پُوری انسانیّت کی فلاح و بہبُود کا ذریعہ بنے۔

ذکرِ الٰہی

اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا:

۱۔ فَاذْکُرُوْنِیٓ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ سو تم میرا ذکر کرو، مَیں تمہارا ذکر کروں گا، میری

وَلَا تَكْفُرُوْنِ ٥ (البقرة: ١٥٢)

ناسپاسی مت کرو۔

٢. يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ٥ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ٥ (الاحزاب ٤١، ٤٢)

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کا ذکر خوب کثرت سے کیا کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔

٣. وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ٥ (الانفال: ٤٥)

اور اللہ تعالیٰ کا خوب کثرت سے ذکر کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

٤. اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ٥ (الرعد: ٢٨)

خوب سمجھ لو کہ اللہ کے ذکر سے (ہی) دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

٥. وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ٥ (الکهف: ٢٨)

آپ اس شخص کا کہا نہ مانیں، جس کے قلب کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے اور وہ اپنی نفسانی خواہشات پر چلتا ہے اور اس کا حال حد سے بڑھ گیا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

١۔ سات قسم کے اشخاص پر اللہ اپنا سایہ رکھتا ہے، منجملہ ان کے ایک وہ ہے، جو اللہ کا ذکر کرے اور اس کے خوف سے رو پڑے (ابوہریرہؓ، صحیح البخاری جلد ٢، صفحہ ٩٥٩)

٢۔ ذکر الٰہی میں مشغول اور غافل شخص کی مثال، زندہ اور مردے کی سی ہے، (ابوموسیٰؓ، صحیح البخاری جلد ٢ صفحہ ٩٤٨)

٣۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ

صلّی اللہ علیہ وسلّم سے پُوچھا گیا کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک کون سے بندے درجہ میں افضل وارفع ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے والے۔ مَیں نے عرض کیا؛ یارسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم! کیا (ان ذاکرین کا مرتبہ) اللہ کی راہ میں جہاد کرنیوالوں سے بھی (بڑا ہے)؟ آپؐ نے فرمایا اگر اپنی تلوار مشرکین پر چلاتا رہے یہاں تک کہ ٹوٹ جائے اور خُون سے رنگین ہوجائے، تب بھی اللہ کا ذکر کرنیوالے اس غازی سے مرتبے میں بڑے ہیں، (جامع الترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۷۴)

۴- اللہ کے ذکر کے بغیر کثرت سے کلام نہ کرو، کیونکہ ذکر الٰہی کے بغیر دل سخت ہوجاتا ہے اور لوگوں میں سے وُہ شخص اللہ سے دُور ہے جو سخت دل ہے،

(ابن عمرؓ / جامع الترمذی جلد ۲، صفحہ ۶۳)

۵- اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کیا کرو کہ وُہ (منافق) تمھیں مجنُون کہنے لگیں،

(مُستدرک للحاکم جلد ا صفحہ ۴۹۹)

۶- قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا، آج محشر والے عنقریب جان لیں گے کہ اہلِ کرم کون ہیں؟ پُوچھا گیا؛ یارسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم! اہلِ کرم کون ہیں، فرمایا، مساجد میں ذکر کی مجلسیں منعقد کرنیوالے (ابُوسعیدؓ / مسند امام احمدؒ بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۶۸)

۷- اللہ سبحانہٗ کی قسم! دُنیا میں ایک جماعت اللہ سبحانہٗ کو نرم و نازک بستروں پر یاد کرتی ہے، جنھیں اللہ سبحانہٗ بلند جنّتوں میں داخل فرمائے گا، (ابُوسعیدؓ / حصن حصین صفحہ ۳۷)

۸- جب تک دُنیا سے اللہ اللہ کی آواز سُنانے والے ختم نہ ہوجائیں، قیامت قائم نہ ہوگی (انسؓ / ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۶ شمار ۷۴)

۹۔ سُورۃ طٰہٰ کی اِس آیت (اور جس نے میرے ذکر سے اعراض کیا، تحقیق اس کے لیے تنگی کا جینا ہوگا اور قیامت کے دن ہم اسے (قبر سے) اندھا اُٹھائیں گے۔ طٰہٰ ؛ ۱۲۴) کی تفسیر میں آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اس پر ننانوے سانپ مسلّط کیے جائیں گے، جو اسے قیامت کے دن تک نوچتے رہیں گے۔ (ابوہریرۃؓ تفسیر ابنِ کثیر جلد ۳ صفحہ ۱۶۹)

۱۰۔ جو قوم کسی جگہ اکٹھی ہوئی، مگر اُنھوں نے نہ تو اَللہ سبحانہٗ کا ذکر کیا اور نہ ہی نبیِّ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درُود بھیجا، وُہ مجلس ان کے لیے نقصان کا باعث ہوگی۔ اللہ چاہے انھیں عذاب کرے، چاہے بخش دے (ابوُہریرۃ رضؓ جامع الترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۷۴)

دُنیا میں ہر روز کروڑوں مجلسیں ایسی ہیں، جو منعقد ہوتی ہیں اور برخاست ہو جاتی ہیں، مگر اُن میں نہ اَللہ سبحانہٗ کا ذکر ہوتا ہے اور نہ حضورُ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درُود بھیجا جاتا ہے، ایسی مجلسیں قیامت کے روز حسرت اور افسوس کا باعث ہوں گی۔ آپ جہاں بھی ہیں، ہفتے میں ایک بار جب بھی آپ کو فراغت ہوا کرے، اللہ کے ذکر کی ایک مجلس لگایا کریں، اور یاد رکھیں کہ اللہ کے ذکر کی ایک مجلس ۲۰ لاکھ بُری مجلسوں کا کفارہ ہوتی ہے، اللہ کے ذکر کی ہر مجلس میں ہر کسی کو مدعو کریں، فرقہ بندی میں ہرگز نہ پڑیں اللہ کے بندے مِل جُل کر اپنے معبُود کی حمد وثنا کریں۔

ذکر کی مجلس میں یہ ذکر کیا کریں :

سُورۃ فاتحہ شریف، سُورۃ اخلاص، کوئی سا درُود شریف : سُبحانَ اللہِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ، سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ ، يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ، ۔درودشریف ،۔

یا جس ذکر کی اُس وقت اللہ آپ کو توفیق دے ، پڑھا کریں اور اس کا ثواب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی مغفرت کے لیے ہبہ کر دیا کریں۔

تفسیر صلوٰۃ الوسطیٰ ، ذکرِ دوام

صلوٰۃ الوسطیٰ کی ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ ایک نماز سے دُوسری نماز تک اپنے آپ کو نماز ہی میں تصوّر کرتے ہُوئے اللہ کے ذکر میں مصرُوف رہیں ، ذکر دوام فی الحقیقت صلوٰۃ دوام ہے ، اس رسالے میں دیئے گئے اذکار میں سے جو ذکر آپکی قسمت میں ہے اختیار کریں ، اگرچہ ہر ذکر کی ہر مُسلمان کو عام اجازت دی جاچکی ہے پھر بھی کسی سے اجازت حاصل کرنا بے شک برکت کا موجب اور استقامت کا باعث ہوتا ہے ۔ بہترین ذکر لا الٰہ الا اللہ ہے ، جسے اصطلاح میں نفی اثبات کہتے ہیں ، عام آدمی اور ہر آدمی اس کا متحمّل نہیں ہوسکتا ، اس کے علاوہ سُبحان اللہ سُبحان اللہ کہیں ، ماشاء اللہ ، سبحان اللہ سبحان اللہ کی قطاریں باندھ دیں ، ایسی قطاریں ، جو کبھی نہ ٹوٹ سکیں اور جنھیں کوئی توڑ نہ سکے ، جو فرش تا عرش مستقیم و استوار ہوں۔

اگرچہ ذکر کی اصل لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ ھُوْ ھُوْ ہے، لیکن عام آدمی پاسِ انفاس کا کبھی متحمّل نہیں ہوسکتا، اس کی بجائے سُبحان اللہ سُبحان اللہ بے شک بہترین نعم البدل اور بلُوغ المرام ہے، یہ جلیل القدر اوّلین کلمہ ہے، جسے اللہ سبحانہٗ نے حاملینِ عرش کو تعلیم فرمایا، اللہ نے جب عرش کو پیدا کیا اور فرشتوں کو اس کے اُٹھانے کا حکم دیا، وُہ اُٹھا نہ سکے تو فرمایا، مَیں تمہیں ایک جلیل القدر کلمہ بتلاتا ہُوں، اور وُہ سبحان اللہ ہے، جب فرشتوں نے سُبحان اللہ کہا، عرش اُٹھ کھڑا ہُوا۔ اس وقت سے تمام فرشتوں کی تسبیح سُبحان اللہ سُبحان اللہ ہی ہے، اس کے بعد یومِ الست میں حضورِ اقدس و اکمل جنابِ رسُولِ اکرم و اجمل حضرت محمد مُصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ساری خُدائی کو جو یومِ ازل میدان میں حاضر تھی، سُبحان اللہ سُبحان اللہ ہی پڑھنے کی تعلیم دی، گویا اس جلیل القدر کلمہ سُبحان اللہ کو وُہ قدیم ترین اہمیّت حاصل ہے جو کسی اور کلمہ کو نہیں، اس کا مسلسل عمل تیرے بدن سے سُستی و کاہلی کو جلا دے گا اور تیری رگ رگ میں اپنا نورُ بسا دے گا، انشاءاللہ! یاحیّ یاقیّوم! الحمدللہ۔

جو دوست لا الٰہ الّا اللہ یعنی پاسِ انفاس کا ذکر کرے تو اس طرح کرے (اور یہ ابتدائی مرحلہ ہے) کہ اپنے رب کا لاتعداد ذکر کرے، جب تک دم آئے، دم بدم کرے، یہ کلمہ لاالٰہ الااللہ ابتدا ہے، اگر اللہ نے چاہا، پھلے گا، پھُولے گا، اور پھر یہ ذکر تجھے تیری مُراد تک پہنچا دیگا، تیرے دل کو صیقل کر دیگا اور اس ناپائیدار اور فانی دنیا کی حقیقت تجھ پر منکشف کر دیگا، پس تو اس کی ہر چیز سے متنفر و بیزار ہو جائے گا اور یہ دنیا اور اس کی ہر چیز تیری نظروں میں بے وقعت اور ذلیل ہو جائے گی، تیرے مطلوب کو

جو اللہ ہے اور سدا باقی رہنے والا ہے، تیرے قریب کر دے گا، اور تجھے اَبدی راحت کی زندگی نصیب ہوگی، اپنے محبُوب کو حاضر و ناظر جان کر اُس کا ذکر کر اور ایسے کر جیسے کوئی غلام اپنے بادشاہ کے حضُور میں حاضر ہو کر عجز و نیاز کیا کرتا ہے، تیرا یہ حال اور ریاضت تجھے کہیں بھی نہیں پُہنچا سکتی، اِس لیے کہ یہ اصل پہ مبنی نہیں، جس نے اللہ کو عرش پر سمجھ کر اللہ کا ذکر کیا، اُس نے اَپنے معبُود کو نہیں پہچانا، نہ ہی پوُری طرح اس کا ذکر کیا۔ تیرا معبُود تیرے اور تو اُپنے معبُود کے رُوبرُو ہے۔ افضل ترین ذکر لاالٰہ الا اللہ ہے، اسی ذکر سے اُس کا ذکر کر، یہی ذکر اُسے ہر ذکر سے پسند اور اسی میں اس کی خوشنوُدی و رَضا ہے، اس لیے کہ جو مدعا و مطلب اور تاثیر اس کلمے میں ہے، کسی اور میں نہیں،

لا الہ الّا اللہ کا ظاہری مطلب یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبُود (یعنی عبادت کے لائق) نہیں اور باطنی یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی اور موجُود ہی نہیں۔ ہر موجوُد کا وجوُد اللہ سے ہے اور اللہ کے سوا کسی بھی اور شئے کا اپنا کوئی وجوُد نہیں، نہ ہی کسی شئے کو کسی بھی شئے پہ کسی بھی قسم کی کوئی قدُرت و تصرّف حاصل ہے، مگر اللہ کے حُکم سے اور اللہ کا حکم سدا جاری ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر شئے اللہ ہے، بلکہ یہ مطلب ہے کہ ہر شئے میں اللہ ہے، ہر شئے ہر حال میں معذُور و مجبُور و محکوُم و مقدوُر ہے، پس ہر شئے اللہ کے نوُر سے قائم اور موجوُد ہے، کائنات کی ہر شئے میں اللہ ہے اور کوئی بھی شئے اللہ سے خالی نہیں، جس طرح بادشاہ کی موجوُدگی میں کسی بھی غلام کو کسی بھی حرکت پہ کوئی جُرأت نہیں رہتی، اسی طرح اس طالب کو جو اللہ کو حاضر و ناظر جان اور مان لیتا ہے نافرمانی کی جُرأت نہیں رہتی، ہر شئے کے دو وجوُد ہیں، ایک فانی، ایک باقی، جو تو

دیکھتا ہے، فانی ہے اور جس کے نور سے ہر شے موجود اور قائم ہے، وُہ تو دیکھ نہیں سکتا
پہلی لاالٰہ اور دُوسری الاّ اللہ ہے، لاالٰہ نفی، الاّ اللہ اثبات، لاالہ مقامِ فنا،
الاّ اللہ مقامِ بقا ہے، لاالہ سے ہر شے کی نفی کر اور الاّ اللہ سے قائم کر، کائنات کی
ہر شے میں اللہ کو دیکھ، ہر شے اللہ نہیں، ہر شے میں اَللہ ہے۔

گھاس کے اس سُوکھے ہُوئے تنکے اور گُلاب کے اس مہکتے ہوئے پھُول میں ایک
ہی نُور جلوہ گر ہے، صنعت میں صانع کو دیکھ اور صانع صنعت میں ایسے پوشیدہ ہے،
جیسے گنے میں گُڑ، کاریگر کی کسی بھی کاریگری کو حقیر مت جان اور نہ ہی کوئی نقص نکال۔
کاریگر نے ہر شے نہایت کمال کاریگری سے بنائی ہے۔ کائنات کی کسی بھی شے کا اپنا
کوئی وجُود نہیں، ہر شے کا موجُود کرنیوالا اللہ ہے۔ لاالہ مقامِ نیست و نابُود اور الاّ اللہ مقامِ
ہست و بوُد ہے، نیستی میں ہستی تلاش کر، تیرے اس قلبوت کے اقلیم میں تیرا معبُود جلوہ گر
ہو اور تو سدا اپنے معبُود کے حضور میں سجدہ ریز رہے، یعنی تن کی نگری میں اور من کی نگری
میں من کا بادشاہ رونق افروز رہے، تو اس کے حضور میں سجدہ ریز رہے، یاحیّ یاقیّوم۔
ہر وقت، ہر حال میں یہ سوچ، ۔۔ جو مَیں کہتا ہُوں، اللہ سُنتا ہے، جو میں کرتا ہوں، اللہ
دیکھتا ہے اور جو میں سوچتا ہُوں، اللہ جانتا ہے۔ پس اللہ کے حضور میں تیرا بولنا، گُستاخی
تدبیر۔ نفاق، اور ہستی عین شرک ہے، یاحیّ یاقیّوم

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

تلاوت القرآن العظیم

قرآنِ کریم میں سے ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے، مثلاً الف کہا تو دس نیکیاں حاصل کر لیں، اور سورۃ فاتحہ پڑھی تو چودہ سو نیکیاں، قرآن کی تلاوت سے جو نور پیدا ہوتا ہے، وہ فرشتوں کی غذا ہے، آپ مہینے میں ایک بار قرآن ختم کریں، اس کے علاوہ جن سورتوں کو صبح و شام اور رات کو پڑھنے کے لیے فرمایا گیا ہے، ان میں سے جس قدر آپ باقاعدگی سے روزانہ پڑھ سکیں، پڑھا کریں، جس سورۃ کو ایک بار شروع کر لیں پھر ترک نہ کریں، صبح و شام اور رات کو قرآن کی تلاوت کرنا مشکل نہیں، تردّد مشکل ہے، موجودہ عادت کو بدل کر اس طرف لانا مشکل ہے، ورنہ رات کو کھانا کھانے کے بعد ان سورتوں کی تلاوت کا اہتمام کیا جائے، یعنی بتّی جلائی جائے اور گھر میں اگرچہ کتنا ہی چھوٹا ہو، کوئی چھوٹی سی جگہ قرآن کریم کی تلاوت کے لیے وقف کر دی جائے، پھر ان کا پڑھنا مشکل نہیں ہوگا، رات کو پڑھی جانے والی سورتیں مغرب کے بعد سے لے کر سونے تک جب بھی موقع ملے پڑھ لیں، عشاء کی نماز کے آگے پیچھے پڑھنے کی کوئی پابندی نہیں، اگر کسی دن کہیں آنا جانا ہو اور مغرب و عشاء غیر معمولی حالات میں پڑھنی پڑھیں، تو یہ سورتیں، عصر کی نماز کے بعد بھی پڑھی جا سکتی ہیں، اگر آپ قرآن نہیں پڑھ سکتے، تو پڑھنا سیکھیں اور کسی دوست سے ان سورتوں کو زبانی یاد کر لیں جن کا سونے سے پہلے پڑھنا ضروری ہے۔

سُورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں

جو یہ آیات پڑھتا ہے، گویا اس نے رات بھر قیام کیا، اُسے ہر بُری چیز سے پناہ میں رکھا جاتا ہے۔

○

آل عمران آخری رکوع

جس نے اسے پڑھا، وُہ گویا رات بھر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہا

○

سُورۃ بنی اسرائیل

جب تک حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اسے پڑھ نہ لیتے رات کو نہ سوتے

○

سُورۃ الم سجدہ

یہ قبر میں اپنے قاری کی سفارش کرنیوالی اور اللہ تعالیٰ سے جھگڑنے والی ہے، یہاں تک کہ بخش دیا جائے، آپ کو در اصل مرنا یاد نہیں، ورنہ جان دے کر بھی اور ہر قیمت پر قبر کے اِس امید افزا توشے کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیتے، روز پڑھتے یا پڑھوا کر سُنتے، اگر ایسا کرتے تو پڑھنے اور سُننے والے دونوں کے عمل سے کروڑوں متاثر ہوتے۔

○

سُورۃ یٰس

جو اسے رات کو پڑھے وُہ اس حال میں صُبح کرتا ہے کہ بخش دیا جاتا ہے۔

○

سُورۃ دخان

اس کے پڑھنے والے کے لیے ستّر ہزار فرشتے رات بھر مغفرت کی دُعائیں مانگتے رہتے ہیں

○

سُورۃ واقعہ

جو اسے روز رات کو پڑھے، اسے کبھی فاقہ نہ ہو۔

سُورۂ مُلک یہ اپنے قاری کو قبر کے عذاب سے بچانے والی ہے۔

سُورۂ یس ، دخان اور ملک تینوں سُورتیں اس سلسلۂ عالیہ میں نہایت پابندی اور اہتمام سے پڑھی جاتی ہیں ، اللہ تعالےٰ آپ کو اور سب مُسلمانوں کو ان کی باقاعدہ تلاوت پر مداومت فرمائے ، آمین۔

ان سُورتوں کے علاوہ دُوسری سُورتیں جن کا رات کو پڑھنے کا حکم ہے ، یہ ہیں : زمر، حدید، حشر، صف، جمعہ، تغابن، اعلیٰ، انشراح، قدر، زلزال اور کوثر۔

سونے کا مسنون طریقہ

جب سونے کیلئے تیار ہو، وضو کرو، دو نفل پڑھو، قبلہ رُخ دائیں کروٹ پر لیٹ کر دائیں ہتھیلی پر سر رکھ کر سوؤ، سونے سے پہلے لیٹے لیٹے سُورۃ فاتحہ ایک بار، اخلاص ایک بار، البقرہ شروع تا مفلحون ایک بار، آیت الکرسی تا خالدون ایک بار، البقرہ کی آخری تین آیتیں لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ سے آخر تک ایک بار، کافرون ایک بار، اخلاص فلق اور ناس تین تین بار، سُبحان اللہ ۳۳ بار، الحمدُللہ ۳۳ بار اللہ اکبر ۳۴ بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ۳ بار پڑھو، پھر اللہ اللہ کرتے سو جاؤ، ایسی راحت سے رات بسر ہو گی کہ الحمدللہ ! اللہ کرے آپ کا سونا اللہ ہی کی عبادت میں گزرے، پھر اُٹھ کر تہجد کی نماز پڑھیں اور اس حال میں سو کر اُٹھنا کوئی مُشکل نہیں، تہجد سے لے کر چاشت تک قُرآنِ کریم کی یہ سُورتیں تلاوت کریں۔

سُورَۃ الفاتحہ ام العلوم، سبع المثانی اور قُرآن عظیم، ایسی سُورۃ نہ توریت میں ہے نہ زبورُ میں، نہ انجیل میں اور نہ قرآن میں، نہ ہی ہم سے پہلے کسی اور پہ اُتری، یہ سُورۃ ہر مرض سے شفا ہے اور ہر فیض کو کھولنے والی ہے۔

○

طٰہٰ اور یٰس اللہ تعالےٰ نے دُنیا پیدا کرنے سے ایک ہزار سال پہلے ان دونوں سوُرتوں کو خوُد پڑھا، فرشتوں نے سُنا تو کہا: مبارک ہے وُہ قوم جس پر یہ قرآن نازل ہوگا ان دلوں کو خوُش خبری ہے جو اسے یاد کریں گے اور ان زبانوں کے لیے خوشحالی ہے جو انھیں پڑھیں گی۔ سُورۃ یٰس قرآن کا دل ہے، جو آدمی صُبح کے وقت یٰس پڑھتا ہے، اس کی حاجتیں پوُری کی جاتی ہیں، ایک بار یٰس پڑھنے کا ثواب دس قُرآن کریم پڑھنے کے برابر ہے، قیامت کے دن حِساب کتاب ہو چُکنے کے بعد قرآن کریم اُٹھا لیا جائے گا، اور یہی سُورتیں طٰہٰ اور یٰس ہی جنّتیوں کا قرآن ہوگا، الحمدللہ گویا یہی دونوں سُورتیں قرآن کریم کی ابتداء اور یہی انتہا ہیں۔

○

سُورۃ فتح حضوُرِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہ سُورۃ ہر شے سے جس پر کہ سُورج چمکا محبوُب ہے۔

○

سوُرۃ رحمٰن ہر شئے کی زینت ہوتی ہے، قُرآنِ کریم کی زینت سوُرۃ رحمٰن ہے۔

سُورۃ المزّمّل اسے گیارہ بار پڑھیں، یہ سُورۃ اس سلسلۂ عالیہ میں نہایت باقاعدگی سے پڑھی جاتی ہے۔

○

سُورۃ اعلیٰ یہ سُورہ حضُورِ اقدس صلے اللہ علیہ کو محبُوب ہے۔

○

سُورہ العلق یہ سُورۃ قُرآنِ کریم کی پہلی سُورت ہے، جو اُتری، اسے ایک یا تین یا گیارہ بار پڑھیں۔

○

سُورۃ التکاثر اس کے پڑھنے کا ثواب ہزار آیت کے بَرابَر ہے۔

○

سُورۃ الکٰفرُون یہ ثواب میں ایک چوتھائی قرآن کریم کے بَرابر ہے۔

○

سُورۃ النصر یہ ثواب میں ایک چوتھائی قرآنِ کریم کے برابر ہے، اسے اکیس بار پڑھیں

○

سُورۃ اخلاص یہ سُورۃ ایک تہائی قرآن کے بَرابر ہے، جو دس بار پڑھے اس کے لیے جنّت میں ایک قصر محل، بنایا جاتا ہے۔

○

سورۃ الفلق اور الناس، یہ دونوں سورتیں ہمزاد، شیاطین، جنات اور ہر بری شے سے پناہ دینے والی اور سب سے پہلے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے والی اور محبوبِ حق ہیں انھیں ۷ یا زیادہ بار پڑھیں۔

ان کے علاوہ سورۃ نوح، مدثر، دہر، مرسلات، تکویر، انفطار، انشقاق، فجر فیل، قریش، ماعون، کوثر اور لہب پڑھیں۔

عصر کے وقت سورۃ نبا یعنی عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ پڑھیں

یہ اذکار مخصوص اوراد ہیں، ان کے علاوہ ہمہ تن ومن اَللّٰہ کے ذکر میں محو و مستغرق ہوں اور ہر حال میں، ہر وقت لیٹے، بیٹھے، چلتے پھرتے اللہ اللہ کریں۔

اذکار و تسبیحات - بعد ہر نماز

نماز پڑھ چکنے کے بعد جبتک آدمی اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا اللہ اللہ کرتا رہتا ہے فرشتے اس کیلئے دعائیں کرتے رہتے ہیں اور اللہ کی رحمت اس پہ نازل ہوتی رہتی ہے اگر آپ کاروباری ہیں یا کسی جگہ ملازم ہیں اور نماز کے بعد اطمینان سے اپنی جگہ بیٹھ نہیں سکتے تو نماز پڑھ چکنے کے بعد اپنے کام پہ جاتے چلتے چلتے پڑھیں اور ان کا پڑھنا کوئی مشکل نہیں اور کسی کو بھی مشکل نہیں۔ ہر قسم کا آدمی ہر حال میں آسانی سے پڑھ سکتا ہے۔

- اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ ایک بار • اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ ۔ تین بار
- اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ایک بار

(ابن عباسؓ) مشکوۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۱۹۰ شمار ۸۸۸
(ثوبانؓ) مشکوۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۱۹۰ شمار ۸۹۰

- سورۃ فاتحہ ۔ ایک بار
- آیۃ الکرسی ۔ ایک بار

آیتہ شہادت ایک بار

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۭ

آیتہ نبوّت ایک بار

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۡ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

حضرت علی المرتضیٰ کرّم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم

نے فرمایا، بے شک سورۃ فاتحہ، آیۃ الکرسی، آل عمران کی دو آیتیں (شہد اللہ ... الخ) اور (قل اللھم ملک الملک ..... بغیر حساب تک۔ عرش پر لٹکی ہوئی ہیں اور ان کے اور اللہ سبحانہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے، ان آیات نے عرض کیا کہ ہمیں تو زمین پر اُتارتا ہے اور ان لوگوں کی طرف جو تیری نافرمانی کرتے ہیں، اللہ عزوجل نے فرمایا، مَیں نے قسم کھائی ہے کہ میرے بندوں میں سے کوئی ایسا نہیں، جو تمہیں ہر نماز کے بعد پڑھے، مگر مَیں اس کا ٹھکانہ جنّت میں بناؤں گا۔ خواہ اس کے عمل کیسے ہوں اور مَیں ضرور اسے حظیرۃ القدس میں آباد کروں گا۔ اور مخفی آنکھ سے ہر روز ستّر مرتبہ اس کی طرف (مہر کی نگاہ سے) دیکھوں گا۔ اور ہر روز اُس کی ستّر حاجتیں پوری کرونگا ان میں سے اَدنیٰ حاجت بخشش ہے۔ اسے ہر دشمن سے پناہ دُونگا اور اس کی مدد کروں گا۔ (کنز العمال، جلد اوّل صفحہ ۵-۳۰۴ شمار ۵۰۶۵)

- سورۃ اخلاص ۱۰ بار
- سورۃ الفلق ایک بار
- سورۃ الناس ایک بار

انس رض / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۳۶۳ شمار ۲۰۴۰

عقبہ بن عامر رض / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۱۹۱ شمار ۸۹۸

- سُبحَانَ اللہِ ۳۳ بار
- اَلحَمدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار
- اَللہُ اَکبَرُ ۳۳ بار
- لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ لَہُ المُلکُ

وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ایک بار

یہ تسبیحات پڑھنے والے کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، اگرچہ دریا کی جھاگ کے برابر ہوں، (ابوہریرہؓ، مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۱۹۱ شمار ۸۹۶)

یاحیّ یاقیّوم

یہ اسم میرا اور یہاں کے ہر عقیدت مند طالب حق کا اسم مربّی اور فریاد رس ہے اس سلسلہ عالیہ میں اس کا کثرت سے ورد کیا جاتا ہے، آپ اس اسم اعظم یاحیّ یاقیوم کو ۱۱۱ بار باقاعدہ پڑھیں، چند بار سجدے میں بھی ضرور پڑھیں۔

جو صاحب اللہ کے ذکر کے لیے فارغ ہوں، وہ اس اسم اعظم کو اس سے زیادہ بار پڑھیں، مثلاً تین سو بار، پانچ سو بار، گیارہ سو بار، تین ہزار بار، گیارہ ہزار بار، یا جتنی بار اللہ آپ کو توفیق دے، یہاں تک کہ لاکھ بار روز پڑھیں۔

درود شریف

قرآن کریم میں ہے؛

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ط (الاحزاب : ۵۶)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۱۔ جو کوئی مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت بھیجے گا۔ (ابوہریرہؓ / الصحیح لمسلم جلد اوّل صفحہ ۱۷۵)

۲۔ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں، جو مجھ پر سلام بھیجے، مگر یہ کہ اللہ میری رُوح مجھ پر لوٹا دیتا ہے، یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوہریرہؓ، سنن ابوداؤد جلد اوّل صفحہ ۲۷۹)

۳۔ ہر دُعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجاب ہوتا ہے، جب تک کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی آل پر درود نہ بھیجا جائے، جب دُعا مانگنے والا ایسا کرے گا تو یہ حجاب پھٹ جاتا ہے اور دُعا قبولیت کے مقام میں داخل ہو جاتی ہے اور اگر ایسا نہ کیا جائے تو دُعا واپس لوٹ آتی ہے۔ (علی المرتضیٰؓ / القول البدیع صفحہ ۱۶۷)

۴۔ مجھ پر روشن رات (جمعہ کی رات) اور روشن دن (جمعہ کے دن) میں درود کی کثرت کرو (عمرؓ / جواہر البحار جلد ۴ صفحہ ۷-۱۶۶)

۵۔ دوسرے انبیا اور رسل علیہم السلام پر درود بھیجا کرو، کیونکہ وہ بھی میری طرح ہی بھیجے ہوئے تھے۔ (ابوہریرہؓ / درۃ الناصحین جلد ۲، صفحہ ۵۰)

مندرجہ ذیل یہاں کے چُنے ہُوئے درُود شریف ہیں انھیں یاد کریں اور باقاعدگی سے پڑھیں لمبی عبارت دیکھ کر نہ گھبرائیں یہ گھنٹوں کا نہیں، منٹوں کا کام ہے۔ ان کے فضائل کسی کے بھی احاطہ تحریر میں نہیں آسکتے،

○ صلوة الاویسیہ والاستغفار :-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمٰتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ط يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ

۱۱ بار یا ۲۱ بار

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدَنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرُوْسِ مَمْلُكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِيْقِ شَرِيْعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِيْدِكَ اِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ

فِي كُلِّ مَوْجُوْدٍ عَيْنِ اَعْيَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُّوْرِ ضِيَاءِكَ صَلٰوةً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰى بِبَقَآئِكَ لَامُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ صَلٰوةً تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ ط

ایک بار

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ ط

۱۱ مرتبہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ سَيِّدِنَا اٰدَمَ وَسَيِّدِنَا نُوْحٍ وَّ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَسَيِّدِنَا مُوْسٰى وَسَيِّدِنَا عِيْسٰى وَمَا بَيْنَهُمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَ الْمُرْسَلِيْنَ صَلٰوةُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ط

۳ بار

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى بَدْرِ التَّمَامِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نُوْرِ الظَّلَامِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مِفْتَاحِ دَارِالسَّلَامِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الشَّفِيْعِ فِيْ جَمِيْعِ الْاَنَامِ ۱۴ بار

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

اے اللہ ہماری طرف سے حضرت مُحمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو

وُہ جزا عطا فرما، جس کے وُہ اہل ہیں۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ اَتْعَبَ سَبْعِیْنَ کَاتِبًا اَلْفَ صَبَاحٍ (رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط)

(الترغیب والترہیب، جلد ۲ صفحہ ۵۰۴ شمار ۲۸)

حضرت ابن عبّاس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کہے، جزی اللہ عنا.... الخ تو اس کا ثواب ستّر فرشتوں کو ہزار دن تک مشقّت میں ڈالیگا، یعنی وُہ ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے لکھتے، تھک جائینگے۔

بعد فجر و عصر

- اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط ۳ بار
- سُورۂ حشر کی آخری ۳ آیات ۳ بار

جس نے اُنھیں پڑھا، ستّر ہزار فرشتے اُس کی مغفرت کی دُعا کرتے ہیں اور اگر

وُہ اسی رات یا دن میں مَر جائے، شہید مرے اور شیطان سے محفُوظ رکھّا جائے۔

(معقل بن یسار/مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۳۶۳ شمار ۲۰۳۹)

• سُورۃ اخلاص ۳ بار، سُورۃ فلق ۳ بار سُورۃ ناس ۳ بار

صُبح و شام تین تین بار یہ سُورتیں، پڑھنے والے کے لیے ہر چیز سے کافی ہونگی یعنی ہر بلا کو دَفع کریں گی۔ (عبداللہ بن خبیبؓ مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۳۶۴ شمار ۲۰۴۵)

• سُبحَانَ اللهِ سو بار

• اَلحَمدُ لِلّٰهِ سو بار

• لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ سَو بار

• اَللهُ اَكبَرُ سَو بار

(عمروؓ بن شعیب/مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۳۸۹ شمار ۲۱۸۹)

• سُبحَانَ اللهِ وَبِحَمدِهٖ

جس نے یہ کلمہ دن میں سو دفعہ کہا، اس کے گناہ دُور کیے جاتے ہیں، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں اور قیامت کے دن اس شخص کے عمل سے بہتر کسی کا عمل نہ ہوگا، مگر اس شخص کا جس نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ کہا۔

(ابوہریرۃؓ/مشکوٰۃ شریف، جلد اوّل صفحہ ۳۸۶ شمار ۲۱۷۳، ۲۱۷۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہم سے پہلے کسی اُمّت پر ہمیشہ کے لیے اور پوُری نازل نہیں ہوُئی، اس کے

فضائل و برکات کوئی کیونکر لکھ سکتا ہے؟ تمام آسمانی کتابوں کا نچوڑ قرآن کریم میں اور سارے قرآن کریم کا سورۃ فاتحہ میں اور ساری فاتحہ کا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں، ساری بسم اللہ شریف کا ب کے نیچے والے نقطے میں، حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے ایک موقع پر فرمایا تھا، وہ نقطہ میں ہوں۔

جب بسم اللہ شریف نازل ہوئی، دریاؤں نے شور مچایا، ہوائیں پورب کی طرف چلیں، جانوروں نے کان لگائے، شیطان رجیم پر پتھر برسائے گئے، شیطان نے سر پر خاک ڈالی اور اللہ نے اپنی عزت و جلالت کی قسم کھائی کہ جس کام و کلام میں میرا یہ نام لیا جائے گا، برکت ہوگی، جس بیمار پر پڑھا جائے گا، شفا ہوگی، جو اسے پڑھے گا، جنت میں جائے گا، جنت میں کل چار پانی کے حوض ہیں، ایک پر لکھا ہے "بسم" دوسرے پر "اللہ" تیسرے پر "الرحمٰن" اور چوتھے پر "الرحیم"۔ ان سے انواع و اقسام کے مشروبات کی نہریں جاری ہونگی۔ جو جنتیوں کے ساتھ ساتھ بہیں گی، جس قسم کی شے جب بھی کوئی پینا چاہے گا، پی سکے گا۔ غرضیکہ بسم اللہ شریف عاشقوں مشتاقوں اور طالبوں کے سینوں کا نور، پشت پناہ، ہر شے سے بچانے والی حرز، اور ہر منزل پر پہنچانے والی مشعل راہ ہے، آپ اسے تکیہ کلام بنالیں اور ہر کام و کلام سے پہلے بسم اللہ شریف لازم قرار دے لیں، یہاں تک کہ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے، کھاتے پیتے، غرضیکہ ہر وقت، ہر حال میں، جب بھی کچھ کہنے یا کرنے لگیں، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کریں، اسے کہہ کے دیکھیں، اسے پڑھ کے دیکھیں، اسے جس نے بھی پڑھا اور جب بھی پڑھا، ہر مشکل حل ہوئی، اس سلسلۂ عالیہ میں اسے نہایت

باقاعدگی اور کثرت سے پڑھا جاتا ہے مثلاً فجر اور عصر کے وقت ۱۱۱ بار یا ۳۰۰ بار یا ۵۰۰ بار یا ۷۸۶ بار یا ۱۱۰۰ بار۔

اس کی قرأت آپ کے وجود سے سستی، ناداری، بیماری اور کسل وغیرہ کو جلا دے گی، اس کی جگہ رحمت و برکت کی لہریں دوڑا دے گی، ماشاءاللہ

اس کے ساتھ ایک اور جلیل القدر کلمہ وابستہ ہے اور وہ ہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط یہ کلمہ اس اُمت کے لیے عرش کے نیچے ایک خزانہ ہے اس کا قاری کبھی مفلس نہیں ہوتا، اس میں ننانوے مرضوں کی دَوا ہے، جس میں ادنیٰ درجے کا مرض جنوُن ہے، یہ کلمہ نقصان کی سَتّر قسموں کو دُور کرتا ہے، جن سے ادنیٰ افلاس ہے، شیطان کے لیے ایک حصار ہے جسے وُہ کبھی پھاند نہیں سکتا، اور شیطان بغیر چُھری کے ہلاک ہو جاتا ہے، جب بندہ اس کلمہ کو اَدا کرتا ہے، اللہ فرماتے ہیں: میرے بندے نے سچ کہا، میرا بندہ بَری ہوا، اطاعت گزار ہُوا اور اس نے اپنے تمام معاملات مجھے سونپ دیئے۔

حضوُر اقدس صَلّی اللہ علیہ وسلّم نے جب حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ کو خیبر کے میدان میں بھیجا تو یہی فرمایا کہ اگر کسی بھنور میں پھنس جاؤ تو کہنا: بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْمِ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

حضرت سرکار غوث اعظم محبوبِ سُبحانی اور حضرت بدرالدّین امام ربّانی، مجدّد الف ثانی رح نے بھی اپنی تعلیماتِ طریقت میں انہی دو کلمات کو سراہا، آپ اسے ہر دو طریقوں سے پڑھ سکتے ہیں، مِلا کر بھی اور علیحدہ علیحدہ بھی، دونوں کو مِلا کر پڑھنا،

اعلیٰ وارفع ہے، آپ اسے پڑھیں، ان میں غور وفکر کریں۔ یعنی غور سے سوچیں، آپ کے دل میں علوم و فنون کے وہ رموز و نکات وارد ہوں گے جو کسی اور طریقے سے کبھی وارد نہیں ہو سکتے، یاحیّ یاقیّوم! الحمدللہ

اللہ سبحانہ آپ کو ان دو کلمات کے حقیقی فیوض سے فیضیاب کرے، آمین۔

یہی کلمات معرفت کی اصل اور یہی کلمات عظیم المعرفت ہیں۔ آپ انہیں پڑھ کے دیکھیں آپ کے جملہ شکوک رفع ہو جائینگے۔ انشاءاللہ

بعد مغرب و فجر

- اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ۷ بار
- مغرب کی نماز کے بعد کسی سے بات کرنے سے قبل یہ دُعا پڑھنے والے کے لیے دوزخ کی آگ سے نجات لکھدی جائے گی اور اگر نماز فجر کے بعد یہ کلمہ کہے اور اس دن مرجائے تو اس کے لیے آگ سے نجات لکھدی جائے گی۔

(حارثؓ بن تمیمی / مشکوٰۃ شریف، جلد اوّل صفحہ ۴۰۳ شمار ۲۲۷۰)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ذِی الشَّانِ عَظِیْمِ الْبُرْهَانِ شَدِیْدِ السُّلْطَانِ مَاشَآءَ اللهُ كَانَ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ۔ ایک بار

رات اور دن کے آغاز میں یہ دُعا پڑھنے والا، ابلیس اور اس کے لشکروں سے محفوظ رہتا ہے۔ (زبیرؓ بن عوام / کنزالعمال جلد اوّل صفحہ ۳۰۱ شمار ۵۰۲۶)

روزمرّہ کی دُعائیں

جب مؤذّن اذان دے تو کہو

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے اذان سُننے کے بعد دُعا مانگی۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ

اے اللہ! اس مکمل پکار کے پروردگار (یعنی اذان کے پروردگار) اور قائم رہنے

الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ

والی نماز کے مالک حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا کر

وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ ط

اور مقام محمود میں بھیج جس کا تو نے وعدہ کیا

حضور اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں۔ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی (ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۴۶ شمارہ ۱۸۹ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲)

وضو کی زکوٰۃ

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَمَامَ

اللہ کے نام سے اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے وضو

الْوُضُوْءِ وَتَمَامَ الصَّلٰوۃِ وَ تَمَامَ

کا کمال اور نماز کا کمال اور تیری

رِضْوَانِکَ وَ تَمَامَ مَغْفِرَتِکَ ۔

خوشنودی کا کمال اور تیری مغفرت کا کمال

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے علیؓ جب تو وضو کرے تو کہہ بسم اللہ اللھم ... الخ یہ وضو کی زکوٰۃ ہے۔

(کنز العمال جلد پنجم صفحہ ١١٣ شمار ٢٣٦٦)

قبلِ وضو بِسْمِ اللّٰہ کہنا

بِسْمِ اللّٰہِ ۔

اللہ کے نام کے ساتھ

حضرت رباح بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی دادی اپنے والد سے بیان کرتی ہیں کہ میں نے جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ جو شخص وضو کرتے وقت بسم اللہ نہ کہے اُس کا وضو نہیں۔

(جامع الترمذی جلد اوّل صفحہ ۶/ سنن ابن ماجہ صفحہ ۳۲/ سنن ابی داؤد جلد اوّل صفحہ ۱۳
سنن النسائی جلد اوّل صفحہ ۱۱/ احیاء العلوم الدین جلد اوّل صفحہ ۸۰)

وضو سے پہلے

بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

اللہ کے نام کے ساتھ جو عظمت والا ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کیلیے

عَلَى الْاِسْلَامِ ۔

ہیں اسلام کے مطابق

حضرت حسن رضی اللہ عنہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے وضو میں ثواب حاصل کرنے کا طریقہ سکھایا اور فرمایا جب تمہیں وضو کے پانی کا برتن پیش ہو تو کہو بسم اللہ العظیم ... الخ اور جب اپنی شرمگاہ کو دھوؤ تو کہو اللّٰھم حصن فرجی واجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین واجعلنی من الذین اذا تبلیتھم صبروا واذا اعطیتم شکروا - اور جب کلی کرو تو کہو اللّٰھم اعنی علی تلاوۃ ذکرک اور جب ناک میں پانی ڈالو تو کہو اللّٰھم لا تحرمنی رائحۃ

الجنّة اور جب اپنا منہ دھوؤ تو کہو اللّٰھم بیض وجھی یوم تبض وجوہ وّ تسودّ وجوہ اور جب دایاں بازو دھوؤ تو کہو اللّٰھم اعطنی کتابی بیمینی و حاسبنی حسابًا یسیرا اور جب بایاں بازو دھوؤ تو کہو اللّٰھم لا تعطنی کتابی بشمالی ولا من وراء ظھری اور جب سر کا مسح کرو تو کہو اللّٰھم غشنی برحمتك اور جب اپنے دونوں کانوں کا مسح کرو تو کہو اللّٰھم اجعلنی ممن یستمع القول فیتبع احسنه اور جب اپنے دونوں پاؤں کو دھوؤ تو کہو اللّٰھم اجعله سعیًا مشکورا و ذنبا مغفورا و عملا متقبلا اللّٰھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین اللّٰھم انی استغفرك واتوب الیك پھر اپنے سر کو آسمان کی طرف اُٹھاؤ اور کہو الحمد للہ الذی رفعھا بغیر عمد ایک فرشتہ تیرے سر پہ کھڑا ہو کر تمہاری کہی ہوئی بات سر بمہر کر دے گا اور پھر اسے آسمان کی طرف لے کر چڑھے گا تو وہ عرشِ معلّیٰ کے نیچے اس تحریر کو رکھے گا تو یہ مہر قیامت تک باقی رہے گی۔

(کنز العمال جلد پنجم صفحہ ۱۱۲ شمار ۲۳۶۳)

دورانِ وضو

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ

اے اللہ بخش دے میرے گناہ کو اور کشادہ کر دے میرے گھر کو

وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ ط

اور برکت عطا فرما میرے رزق میں

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے لیے وضو کا پانی لے کر آیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو شروع کیا اور میں نے سُنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم وضو کرتے وقت فرما رہے تھے۔ اللھم اغفرلی ذنبی و وسع لی فی داری وبارك لی فی رزقی

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم! آپ صلے اللہ علیہ وسلم یہ دُعا فرما رہے تھے۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں نے (دنیا و آخرت کی) کوئی چیز چھوڑ دی۔ یعنی میں نے سب کچھ مانگ لیا۔

(نسائیؒ / ابن سُنّیؒ / حصنِ حصین صفحہ ۶۰/۱۵۹)

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ

اے اللہ درست کر دے میرے لیے میرے دین کو اور کشادہ کر دے میرے لیے میرے گھر کو

وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ۔

اور برکت عطا فرما مجھے میرے رزق میں۔

حضرت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وضو کا پانی لے کر آیا تو آپ نے وضو فرمایا اور نماز پڑھی اور پھر کہا: اللھم اصلح لی دینی ... الخ (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۹)

سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ

پاک ہے تو اے اللہ اور تیری ہی تعریف ہے بخشش مانگتا ہوں

وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

مَیں تجھ سے اور رجوع کرتا ہوں تیری طرف

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرتے وقت کہے : سبحٰنك اللّٰھم وبحمدك ...... الخ (تو بعینہٖ یہ الفاظ یا اس کا ثواب) اس کے لیے پرچہ پہ لکھ کر مہر لگا دی جاتی ہے جو قیامت تک (لگی رہے گی اور) توڑی نہیں جائے گی۔

(حصن حصین صفحہ ۱۵۹)

ہاتھ دھوتے وقت

بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى

شروع کرتا ہوں بڑے اللہ کے نام کے ساتھ اور سب تعریفیں (اور شکر) اللہ کے لیے ہے

الْاِسْلَامِ ط اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ

اسلام پر اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا دے

وَاجْعَلْنِىْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَاجْعَلْنِىْ مِنَ

اور مجھے پاک، صاف رہنے والوں میں سے بنا دے اور مجھے ان لوگوں کے زمرہ

الَّذِيْنَ اِذَآ اَعْطَيْتَهُمْ شَكَرُوْا وَ اِذَا

میں داخل فرما کہ جب تو انہیں دیتا ہے تو شکر کرتے ہیں اور جب

اَبْتَلَيْتَهُمْ صَبَرُوْا ـ

مصیبت میں مبتلا کرتا ہے تو صبر کرتے ہیں۔

حضرت ابو اسحاق السبیعی نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے کلمات سکھائے جنہیں وضو کے وقت کہوں، تو میں انہیں نہیں بھولا۔
جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی لایا جاتا تو ہاتھ دھوتے وقت فرماتے: بسم اللہ العظیم ... الخ اور جب استنجا فرماتے تو کہتے اللّٰھم حصّن فرجی تین بار، اور جب کلی کرتے تو کہتے اللّٰھم اعنی علیٰ تلاوۃ ذکرک اور جب ناک میں پانی ڈالتے تو فرماتے اللّٰھم بیض وجھی یوم تبض وجوہ و تسود وجوہ اور جب دایاں ہاتھ دھوتے تو فرماتے اللّٰھم آتنی کتابی بیمینی و حاسبنی حسابًا یسیرًا اور جب بایاں (بازو) دھوتے تو فرماتے اللّٰھم لا تعطنی کتابی بشمالی و لا من وراء ظھری اور جب سر کا مسح کرتے تو فرماتے اللّٰھم غشنی برحمتک اور جب اپنے دونوں کانوں کا مسح کرتے تو فرماتے اللّٰھم اجعلنی من الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اور جب اپنے دونوں پاؤں دھوتے تو فرماتے اللّٰھم اجعل لی سعیًا مشکورًا و ذنبًا مغفورًا و تجارۃ لن تبور۔ پھر اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھاتے تو فرماتے الحمدللہ الذی رفعھا بغیر عمد

تو نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، ایک فرشتہ (ان کلمات کہنے والے) کے سر پر کھڑا ہو کر جو کچھ کہتا ہے ایک ورق میں لکھتا جاتا ہے پھر سر بمہر کر دیتا ہے پھر اُٹھا کر عرش کے نیچے رکھ دیتا ہے۔ تو وہ مہر قیامت تک نہیں توڑی جائے گی۔

(کنز العمال جلد پنجم صفحہ ۱۱۳ - شمار ۲۳۶۴)

کلی کرتے وقت

لے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَ

اے اللہ مدد فرما میری قرآن کی تلاوت کرنے اور

ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔

اپنے ذکر اور اپنے شکر کرنے اور عمدہ طریقے سے اپنی عبادت کرنے میں

۲ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ ذِکْرِكَ۔

اے اللہ میری مدد فرما اپنے ذکر کی تلاوت کرنے میں

لے محقق علامہ محمد امین المعروف ابن عابدین اپنی کتاب "ردالمحتار علی الدر المختار" میں الدعاء بالوارد ..... الخ کے تحت لکھتے ہیں یعنی جو دعائیں وضو کرتے وقت ہر عضو کے ساتھ چلی آرہی ہیں بسم اللہ پڑھنے کے بعد کلی کرتے وقت کہے اللھم اعنی علی تلاوۃ القران ..... الخ

(ردالمحتار علی الدر المختار جلد اوّل صفحہ ۹۰)

۵ کنز العمال جلد پنجم صفحہ ۱۱۲ شمار ۲۳۶۲ و صفحہ ۱۱۳ شمار ۲۳۶۴

ناک میں پانی لیتے وقت

۱ اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِىْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا

اے اللہ سنگھانا مجھے ہوا بہشت کی اور نہ

تُرِحْنِىْ رَائِحَةَ النَّارِ۔

سنگھانا مجھے ہوا دوزخ کی۔

۲ اَللّٰهُمَّ لَاتَحْرِمْنِىْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔

اے اللہ مجھے جنت کی خوشبو سے محروم نہ رکھیو

۳ اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِىْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔

اے اللہ مجھے جنت کی خوشبو سنگھانا

۴ اَللّٰهُمَّ لَقِّنِّىْ حُجَّتِىْ وَلَاتَحْرِمْنِىْ

اے اللہ مجھے میری حجّت تلقین کردے، اور مجھے جنت

رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔

کی خوشبو سے محروم نہ رکھ

لہ ردالمحتار (شامی) جلد اوّل صفحہ ۹۰

لہ کنز العمال جلد ۵ صفحہ ۱۱۲ شمار ۲۳۶۳

لہ کنز العمال جلد ۵ صفحہ ۱۱۳ شمار ۲۳۶۴

لہ حضرت محمّد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاں داخل ہُوا (تو دیکھتا ہوں) کہ ان کی داہنی طرف پانی کا برتن ہے تو بسم اللہ کہی پھر اپنے دائیں ہاتھ پر پانی بہایا پھر استنجا کیا اور فرمایا اللھم حصن فرجی واستر عورتی ولا تشمت بی الاعداء پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا اور فرمایا اللھم لقنی حجتی ولا تحرمنی رائحۃ الجنۃ پھر اپنے مُنہ کو دھویا اور کہا اللھم بیض وجھی یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ پھر اپنے دائیں (بازو) پر پانی ڈالا اور فرمایا اللھم اعطنی کتابی بیمینی والخلد بشمالی پھر اپنے بائیں (بازو) پر پانی ڈالا اور فرمایا اللھم لا تعطنی کتابی بشمالی ولا تجعلھا مغلولۃ الیٰ عنقی پھر اپنے سر کا مسح کیا اور فرمایا اللھم غشنا برحمتک فانا نخشی عذابک اللھم لا تجمع بین نواصینا واقدامنا پھر اپنی گردن کا مسح کیا اور فرمایا اللھم نجنا من مقطعات النیران واغلالھا پھر اپنے دونوں پاؤں دھوتے اور فرمایا اللھم ثبت قدمی علی الصراط یوم تزل فیہ الاقدام پھر سیدھے کھڑے ہُوئے اور فرمایا اللھم کما طھرتنا بالماء فطھرنا من الذنوب پھر اپنے ہاتھ سے بتاتے ہُوئے کہا اس طرح ان کے پوروں سے پانی کے قطرے گرتے تھے پھر کہا کہ اے میرے بیٹے میری طرح تم بھی کرو کیونکہ جو قطرہ تمہارے پوروں سے ٹپکے گا اس سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا فرمائیں گے جو قیامت تک تمہارے لئے بخشش طلب کرے گا۔ اے میرے بیٹے جو ایسا

کرے گا جیسا کہ میں نے کیا اس کے گناہ جھڑ جائیں گے جیسے سخت آندھی کے دن درخت سے پتّے جھڑتے ہیں۔

کنز العمال جلد پنجم صفحہ ۱۱۳ شمار ۲۳۶۵۔

مُنہ دھوتے وقت

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ

اے اللہ روشن کرنا میرے چہرے کو جس دن روشن ہوں گے

وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ۔

کچھ چہرے اور سیاہ ہوں گے کچھ چہرے

کنز العمال جلد پنجم صفحہ ۱۱۲ شمار ۲۳۶۳ و صفحہ ۱۱۳ شمار ۲۳۶۴ و صفحہ ۱۱۳ شمار ۲۳۶۵۔

ردّ المحتار علی الدّر المختار (شامی) جلد اوّل صفحہ ۹۰۔

دایاں ہاتھ دھوتے وقت

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ

اے اللہ عطا کرنا مجھے میری کتاب میرے داہنے ہاتھ میں اور حساب

حِسَابًا یَّسِیْرًا۔

لینا میرا آسان حساب۔

۲؎ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَالْخُلْدَ

اے اللہ میرا اعمالنامہ میرے دائیں ہاتھ دے اور خلد کو

بِشِمَالِیْ۔

میرے بائیں ہاتھ میں۔

۱؎ کنز العمال جلد پنجم صفحہ ۱۱۲ شمار ۲۳۶۳ و صفحہ ۱۱۳ شمار ۲۳۶۴۔
ردّ المحتار علی الدر المختار جلد اوّل صفحہ ۹۰ و احیاء العلوم امام الغزالیؒ صفحہ ۸۰
۲؎ کنز العمال جلد پنجم صفحہ ۱۱۳ شمار ۲۳۶۵

بایاں ہاتھ دھوتے وقت

۱؎ اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا

اے اللہ نہ عطا کرنا مجھے میری کتاب میرے بائیں ہاتھ میں اور نہ

مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ۔

پیٹھ کے پیچھے سے۔

۲ اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا

اے اللہ نہ عطا کرنا مجھے میری کتاب میرے بائیں ہاتھ میں اور نہ

تَجْعَلْهَا مَغْلُوْلَةً اِلٰی عُنُقِیْ۔

کر انہیں بندھا ہُوا میری گردن تک۔

۱ کنز العمال جلد پنجم صفحہ ۱۱۳/۱۱۲ شمار ۲۳۶۳ و صفحہ ۱۱۳ شمار ۲۳۶۴ و ردّ المحتار علی الدر المختار جلد اوّل صفحہ ۹۰

۲ کنز العمال جلد پنجم صفحہ ۱۱۳ شمار ۲۳۶۵

سر کا مسح کرتے وقت

۱ اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِكَ یَوْمَ

اے اللہ سایہ عطا کر مجھے اپنے عرش کے نیچے جس دن

لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ۔

کوئی سایہ نہ ہو گا سوائے تیرے عرش کے سائے کے۔

۲ اَللّٰھُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِكَ۔

اے اللہ مجھے اپنی رحمت کے ساتھ ڈھانپ۔

۳ اَللّٰھُمَّ غَشِّنَا بِرَحْمَتِكَ فَاِنَّا نَخْشٰی

اے اللہ ہمیں اپنی رحمت کے ساتھ ڈھانپ کیونکہ ہم تیرے عذاب

عَذَابَكَ ط اَللّٰھُمَّ لَا تَجْمَعْ بَیْنَ

سے ڈرتے ہیں۔ اے اللہ ہماری پیشانیوں اور

نَوَاصِیْنَا وَ اَقْدَامِنَا ط

قدموں کو جمع نہ کرنا۔

۱ ردالمحتار علی الدرالمختار جلد اوّل صفحہ ۹۰

۲ کنزالعمال جلد پنجم صفحہ ۱۱۳ / ۱۱۲ شمار ۲۳۶۳ و صفحہ ۱۱۳ شمار ۲۳۶۴

۳ کنزالعمال جلد پنجم صفحہ ۱۱۳ شمار ۲۳۶۵۔

کانوں کا مسح کرتے وقت

۱ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ

اے اللہ شامل کر دے مجھے ان لوگوں میں جو سنتے ہیں بات کو

الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ۔

پس پیروی کرتے ہیں اچھی بات کی۔

۲ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یَّسْتَمِعُ الْقَوْلَ

اے اللہ شامل کر دے مجھے ان میں جو سنتے ہیں بات کو

فَیَتَّبِعُ اَحْسَنَہٗ۔

پس اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں۔

۱ کنز العمال جلد پنجم صفحہ ۱۱۳ شمار ۲۳۶۴

ردالمحتار علی الدرالمختار جلد اوّل صفحہ ۹۰

۲ کنز العمال جلد پنجم صفحہ ۱۱۳/۱۱۲ شمار ۲۳۶۳

گردن کا مسح کرتے وقت

۱ اَللّٰھُمَّ نَجِّنَا مِنْ مُّقَطَّعَاتِ النِّیْرَانِ

اے اللہ ہمیں آگ کے ٹکڑوں (شعلوں) سے نجات دے

وَاَغْلَالِھَا۔

اور اس کے طوق سے

۲ اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ۔

اے اللہ میری گردن آگ سے آزاد کر۔

ل کنز العمال جلد پنجم صفحہ ۱۱۳ شمار ۲۳۶۵
ئ ردّ المحتار علی الدر المختار جلد اوّل صفحہ ۹۰

دایاں پاؤں دھوتے وقت

ل اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ
اے اللہ ثابت قدم رکھیو مجھے سیدھی راہ پر
الْمُسْتَقِیْمِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ۔
جس دن پھسلیں گے بہت سے قدم
ئ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ
اے اللہ میرا قدم ثابت رکھنا
یَوْمَ تَزِلُّ فِیْہِ الْاَقْدَامُ۔
جس دن اس میں قدم پھسلیں گے۔
سے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ سَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّ
اے اللہ میری کوشش کو قابل قدر بنا دے اور

ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا ط اَللّٰهُمَّ

میرے گناہ کو بخشا ہُوا اور عمل کو مقبول اے اللہ

اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ

مجھے توبہ کرنے والوں میں سے کردے اور پاک ہونے والوں

الْمُتَطَهِّرِیْنَ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ

میں سے کر دے اے اللہ مَیں تجھ سے بخشش طلب

وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ۔

کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

ل ردّالمحتار علی الدر المختار جلد اوّل صفحہ ۹۰

اور حجۃ الاسلام امام غزالیؒ نے اپنی کتاب احیاء العلوم الدین میں "الصراط" کے بعد "المستقیم" کا اضافہ کیا ہے۔

۲ کنز العمال جلد پنجم صفحہ ۱۱۳ شمارہ ۲۳۶۵ ۳ کنز العمال جلد پنجم صفحہ ۱۱۲-۱۱۳ شمارہ ۲۳۶۳

بایاں پاؤں دھوتے وقت

۱ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّ

اے اللہ بنا دے میرے گناہ کو بخشا ہُوا اور

سَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ۔

میری کوشش کو قابل قدر اور بنادے میری تجارت کو ایسا جس میں کبھی نقصان نہ ہو

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ سَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّ[۲]

اے اللہ میری سعی کو قابل قدر بنا اور

ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّتِجَارَۃً لَنْ تَبُوْرَ۔

میرے گناہ کو بخشا ہوا اور تجارت جس میں گھاٹا نہ ہو۔

[۱] ردّ المحتار علی الدر المختار جلد اوّل صفحہ ۹۰

[۲] کنز العمال جلد پنجم صفحہ ۱۱۳ شمار ۲۳۶۴

وضو کے بعد

اِرْفَعُوْا النَّظَرَ اِلَی السَّمَآءِ

اپنی نظر آسمان کی طرف اُٹھاؤ۔

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جس نے وضو کیا اور اُس کو مکمّل کیا پھر اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا اور کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ . . . . الخ اس کے لیے جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ پس وُہ جس میں سے

چاہیے داخل ہو۔

ے ابن ابی شیبہ جلد اوّل صفحہ ۴
سنن ابی داؤد جلد اوّل صفحہ ۲۳

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا

گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تنہا کے کوئی

شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ

شریک نہیں اس کا اور گواہی دیتا ہوں میں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بندے

رَسُوْلُهٗ ط ثلث مرّات

اور اس کے رسول ہیں ۳ بار

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو اچھی طرح وضو کرے پھر تین مرتبہ کہے اشھد ان لا الٰه الا اللّٰه ..... الخ تو اس کے لیے آٹھ دروازے جنّت کے کھول دیے جاتے ہیں جس دروازہ سے چاہیے داخل ہو۔ ابو الحسن بن سلمہ قطان نے کہا ابراہیم بن نصر نے ابو نعیم سے اسی قسم کی روایت کی ہے۔

سنن ابن ماجہ صفحہ ۳۶
سنن ابی داؤد جلد اوّل صفحہ ۲۳
سنن النسائی جلد اوّل صفحہ ۱۹

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ

اے اللہ شامل کردے مجھے توبہ کرنے والوں میں اور شامل کردے مجھے

مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ط

پاک صاف رہنے والے لوگوں میں

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص مکمّل طور پر وضو کرے اور پھر یہ کہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ واشھد ان محمّدا عبدہٗ ورسولہ اللّٰھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین۔ اس کے لیے جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

اس باب میں حضرت انس اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

جامع الترمذی جلد اوّل صفحہ ۹

سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ

پاک ہے تو اے اللہ اور تیری ہی تعریف ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی

اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ۔

معبود نہیں سوائے تیرے بخشش مانگتا ہوں میں تجھ سے اور رجوع کرتا ہوں تیری طرف

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو سے فارغ ہونے کے بعد کہا۔ سُبحٰنك اللّٰھم وبحمدك ۔۔۔۔ الخ (ان کلمات کو) سر بمہر کر کے عرش کے نیچے رکھ دیا جاتا ہے اور قیامت تک اس مہر کو نہیں توڑا جائیگا۔

ابن ابی شیبہ جلد اوّل صفحہ ۳۔

عمل الیوم واللیلہ لابن سنی صفحہ ۱۱ شمار ۲۸

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد جلد اوّل صفحہ ۲۳۹

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ منقول ہے انہوں نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر وضو سے فارغ ہو کر کہے سبحٰنك اللّٰھم وبحمدك ۔۔۔ الخ اے اللہ تو پاک ہے اپنی خوبیوں کے ساتھ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی معبود ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں (ان کلمات کو) سر بمہر کر کے عرش کے نیچے رکھ دیا جاتا ہے۔ اور قیامت تک اس مہر کو نہیں توڑا جاتا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَفَعَهَا بِغَیْرِ عَمَدٍ.

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے (آسمان کو) بلند فرمایا بغیر ستون کے

کنز العمال جلد پنجم صفحہ ۱۱۳/۱۱۲ شمار ۲۳۶۳ - صفحہ ۱۱۳ شمار ۲۳۶۴

اَللّٰھُمَّ کَمَا طَھَّرْتَنَا بِالْمَآءِ فَطَھِّرْنَا

اے اللہ جیسے ہمیں پانی کے ساتھ پاک کیا ہے پس ہمیں

مِنَ الذُّنُوبِ۔

گناہوں سے پاک کر دے۔

کنز العمال جلد پنجم صفحہ ۱۱۳ شمار ۲۳۶۵

جب مسجد میں داخل ہو

حضرت ابوحمید اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو سلام بھیجے رسول اللہ علیہ وسلم پر۔ پھر کہے۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ط

اے اللہ مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے

پھر جب نکلے تو کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ط

اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں

(دارمی عربی جلد اوّل صفحہ ۲۶۴ شمار ۱۴۰۱/ ابوداؤد عربی جلد اوّل صفحہ ۶۷ (ترتیب شریف صفحہ ۱۴)

جب مسجد سے باہر نکلو

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي

اے اللہ بخش دے میرے گناہوں کو اور کھول دے میرے لیے

اَبْوَابَ فَضْلِكَ ط مَرَّةً

دروازے اپنے فضل کے ۱ بار

(سنن ابن ماجہ صفحہ ۵۶/ ترتیب شریف صفحہ ۲۲)

مسجد میں جب کوئی شخص گمشدہ چیز ڈھونڈے تو اُسے کہو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو شخص کسی آدمی کو مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرتے ہوئے دیکھے تو کہے۔

لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ ط

اللہ اس (چیز) کو تجھے نہ لوٹائے

کیونکہ مسجدیں اس غرض کے لیے نہیں بنائی گئیں۔
(عمل الیوم واللیلۃ / ابن سُنّی صفحہ ۴۲ شمار ۱۵۱ / ترتیب شریف صفحہ ۴۷۴)

جب کسی کو مسجد میں اشعار پڑھتے سنو تو کہو

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسے تم مسجد میں شعر پڑھتے ہوئے دیکھو تو کہو۔

فَضَّ اللّٰهُ فَاكَ ط

اللہ تیرے مُنہ کو پوپلا کرے

(ثوبانؓ / عمل الیوم واللیلۃ / ابن سُنّی صفحہ ۴۳ / ۴۲ شمار ۱۵۳ / ترتیب شریف ص ۴۷۴)

جب گھر سے نکلو

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَا

اللہ کے نام کے ساتھ (نکلتا ہوں) بھروسہ کیا میں نے اللہ پر کوئی تدبیر اور کارگر

قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط

نہیں ہو سکتی مگر اللہ کی مدد سے

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے، جب آدمی گھر سے باہر نکلے

تو کہے۔ بسم اللہ توکلت ...... الخ جس وقت یہ کلمات کہتا ہے تو فرشتہ اس کے جواب میں کہتا ہے۔ ھدیت وکفیت و وقیت (یعنی اے اللہ کے بندے! ہدایت دیا گیا تو اور کفایت کیا گیا تو اور محفوظ رہا تو) (پس یہ سن کر) شیطان ہٹ جاتا ہے اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے تو کیونکر اس شخص پر قابو پا سکتا ہے جو ہدایت کیا گیا، کفایت کیا گیا اور محفوظ رہا برائیوں سے۔

(انسؓ / ابوداؤدؒ / ترمذیؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۱۱۴ شمار ۲۳۱۵)

(ترتیب شریف صفحہ ۴۷۵)

جب گھر میں داخل ہو

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب (کوئی شخص) اپنے گھر میں آئے تو یہ دُعا پڑھ کر گھر والوں کو سلام علیک کرے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ

اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی اندر آنے کی اور بھلائی باہر

الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ

نکلنے کی اللہ کے نام سے ہم داخل ہوتے ہیں اور اللہ کے نام سے ہم

خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ط مَرَّةً

باہر نکلتے ہیں اور ہم اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں ۱ بار

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

سلامتی ہو تم پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں

(مالک الاشعریؓ / ابوداؤدؒ / حصن حصین صفحہ ۱۳۴)

تشریح ۔ بیہقی میں ایک روایت ہے کہ جب تم گھر میں آؤ تو سلام کرو گھر والوں کو اور جاؤ تو سلام کرکے جاؤ۔ اسی لیے بعض علماء نے کہا ہے کہ اگر اس وقت گھر میں کوئی نہ ہو، تو اس طرح سلام کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ

سلامتی ہو تم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر

(کذا ذکرہ علی محدث رحمۃ اللہ علیہ)

(حصنِ حصین صفحہ ۱۳۴ / ترتیب شریف صفحہ ۴۷۷)

جب بیت الخلاء میں داخل ہو

حضرت علی کرم اللہ وجہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں داخل

ہو تو جنّوں اور انسانوں کی شرمگاہوں کا پردہ یہ ہے کہ کہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ ط

اللہ کے نام سے

(ترمذی عربی جلد اوّل صفحہ ۷۷/ ترتیب شریف صفحہ ۳۱/۳۰)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو کہتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ ط

اے اللہ میں پناہ لیتا ہوں تیری گندی ناپاک روحوں سے وہ مذکر ہوں یا مؤنث ہوں

(ترمذی شریف اُردو جلد اوّل صفحہ ۲ شمار ۵/ ترتیب شریف صفحہ ۳۱ جلد سوم)

جب بیت الخلاء سے نکلو تو کہو

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر آتے وقت فرماتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَذْھَبَ عَنَّا الْحُزْنَ

سب تعریفیں اللہ کے لیے جس نے ہم سے غم کو اور تکلیف کو دُور

وَالَّذِیْ وَعَافَانِیْ ط

کر دیا اور عافیت بخشی

(عمل الیوم واللیلہ / ابن سُنّیؒ صفحہ ۷ شمار ۲۲ / ترتیب شریف صفحہ ۴۷۸)

استنجا کرنے کے بعد

اَللّٰھُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

اے اللہ میری شرمگاہ کو محفوظ رکھ تین بار

(کنز العمال جلد ۵ صفحہ ۱۱۳ شمار ۲۳۶۵ عن محمد بن حنفیہؓ / ترتیب شریف صفحہ ۴۷۸)

جب مجامعت کریں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی تم میں سے ارادہ جماع کے وقت کہہ لے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَ

اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ دُور رکھنا ہم کو شیطان سے اور

جَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا ۚ مَرَّةً

شیطان کو اس سے جو تو ہمیں عطا کرے ایک بار

تو اگر اللہ نے ان کی تقدیر میں لڑکا لکھا ہے تو اس کو شیطان ضرر نہ پہنچائے گا۔

(صحیح بخاری جلد دوم صفحہ ۷۷۶ جنبنا الشیطٰن کے بجائے جنبی الشیطٰن ہے ترتیب شریف صفحہ ۴۷۸)

○

جب غصہ آئے

حضرت سلیمان بن صردؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ دو شخصوں نے آپس میں گالیاں دیں۔ ان میں سے ایک (شخص) دوسرے (شخص) کو غصہ میں بھرا ہوا گالیاں دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سُرخ تھا۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (اس سے) فرمایا۔ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں، اگر یہ اس کو کہے، (تو) اس کا سارا غصہ جاتا رہے (وہ کلمہ یہ ہے)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط

پناہ چاہتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس شخص سے کہا کیا تو سُنتا نہیں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا فرما رہے ہیں؟ اس شخص نے کہا میں دیوانہ نہیں ہوں۔

(سلیمان بن صُرَدؓ/ بخاریؒ و مسلمؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۴۰۷ شمار ۲۲۹۱ (ترتیب شریف صفحہ ۴۸۱)

جب مُرغ کی آواز سُنو

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ط

اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے تیرا فضل

جب گدھے یا کُتّے کی آواز سُنو

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط

پناہ لیتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے

ـہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے جب تم مُرغ کے بولنے کی آواز سُنو تو اللہ سے اسس کا فضل طلب کرو۔ اس لیے کہ وہ فرشتے کو دیکھ کر بولتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سُنو تو اللہ کے ذریعے پناہ مانگو شیطان سے اس لیے کہ گدھا شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے۔

(حضرت ابوہریرہؓ / بخاریؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۴۰۷ شمار ۲۲۹۲) ترتیب شریف صفحہ ۴۸۲)

جب کھانا کھانے لگو

بِسْمِ اللّٰہِ

اللہ کے نام کے ساتھ

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ مَیں بچّہ تھا اور رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی میں اور میرا ہاتھ چاروں طرف پڑتا تھا تو مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لڑکے اللہ کا نام لے کر (بسم اللہ پڑھ) اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھا اور جو تیرے قریب ہو اسی میں سے کھائیں اس کے بعد اسی طرح کھاتا تھا۔

صحیح بخاری جلد دوم صفحہ ۸۰۹/۱۰۔
جامع ترمذی جلد دوم صفحہ ۷
سنن ابی داؤد جلد دوم صفحہ ۱۷۴

حضرت ابونعیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس کھانا لایا گیا ——— اور آپؐ کے پاس آپ کا پروردہ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بھی تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کھانا کھاتے وقت) بسم اللہ پڑھ اور اپنے سامنے سے کھا۔

صحیح بخاری جلد دوم صفحہ ۸۱۰

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس کھانے پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا اس پر شیطان مسلّط ہو جاتا ہے۔

شرح النووی علی صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۱۷۱

حضرت ابراہیم بن موسیٰ رازی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید تم جُدا جُدا کھاتے ہو۔ فرمایا کھانا مل کر کھاؤ اور بسم اللہ کہہ کر کھاؤ اس میں برکت دیے جاؤ گے۔

سنن ابی داؤد جلد دوم صفحہ ۱۷۲

سنن ابن ماجہ صفحہ ۲۳۶

بِسۡمِ اللّٰہِ وَبَرَکَۃِ اللّٰہِ

اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کی برکات پر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دوپہر کے وقت گھر سے باہر نکلے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے سُنا تو وہ بھی نکل کر ان کے ساتھ مل گئے اور فرمانے لگے ابوبکرؓ اس وقت آپ گھر سے کیوں نکلے ہیں؟ فرمانے لگے بخدا بھوک کی شدّت سے پیٹ میں چوہے پڑ رہے ہیں اس وجہ سے نکلا ہوں۔ حضرت عمرؓ فرمانے لگے خدا کی قسم مَیں بھی اسی لیے آیا ہوں یہ دونوں حضرات محوِ گفتگو تھے کہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے اور فرمانے لگے آپ دونوں اس وقت گھر سے کیوں نکلے؟ دونوں نے کہا بھوک کی شدّت کی وجہ سے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے جس ذات کے قبضہ میں میری جان ہے اس کی قسم مَیں بھی اسی وجہ سے گھر سے نکلا ہوں۔ یہ تینوں چلتے چلتے حضرت ابوایوّب انصاری رضی اللہ عنہ کے دروازہ تک پہنچ گئے اور ایک دن حضرت ابوایوّب رضی اللہ عنہ نے جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانے یا دُودھ کا ذکر کیا تھا۔ مگر اس دن جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیر سے تشریف لائے تھے اور وقت مقررہ پر تشریف نہ لا سکے۔ اس لیے وہ کھانا وغیرہ حضرت ابوایوّبؓ نے اپنے اہل و عیال کو کھلا دیا۔ جب آپؐ اُن کے دروازہ پر تشریف لے گئے تو وُہ باغ میں کام کرنے گئے ہوئے تھے اس لیے ان کی بیوی باہر تشریف لائیں اور جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش آمدید کہنے لگیں آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے دریافت فرمایا ابوایوبؓ کہاں ہیں کہنے لگی حضورؐ ابھی ابھی آجائیں گے تو جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے جا رہے تھے کہ آپؐ کو حضرت ابوایوبؓ نے بھی دیکھ لیا وُہ تیز دوڑ کر آئے حتیٰ کہ آپؐ کے قریب آگئے اور کہنے لگے حضوُرؐ آپ اور آپؐ کے رفقاء کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم اس وقت خلافِ معمول کیسے تشریف آوری ہوئی؟ پھر آپؓ نے کھجور کی ایک

شاخ کو توڑا تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ اسے کیا کرنا چاہتے ہو انہوں نے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپؐ اس کی انواع و اقسام کی کھجوریں تناول فرمائیں اس کے ساتھ ہی ہیں آپ کے لیے کوئی جانور ذبح کرتا ہوں آپؐ نے فرمایا دیکھنا کوئی دُودھ والا جانور ذبح نہ کرنا آپؓ نے بکری یا بھیڑ کو ذبح کیا اور اپنی بیوی سے کہا تم آٹا گوندھ کر روٹیاں پکاؤ اور میں گوشت پکاتا ہوں انہوں نے نصف بکری کو پکایا اور نصف کو بھون دیا جب کھانا تیار ہو گیا تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے رفقاء کے سامنے چن دیا آپؐ نے کچھ گوشت لیا اور اسے ایک روٹی پر رکھ دیا اور فرمایا ابوایوب یہ لو اور فاطمہؓ کو دے آؤ کیوں کہ انہوں نے کئی دن سے ایسا کھانا نہیں کھایا جب کھا چکے اور سیر ہو گئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا روٹی، گوشت اور بسر و تمر و رطب (یہ کھجوروں کے نام ہیں) اور آپؐ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں پھر آپؐ نے فرمایا یہ وہی نعمتیں ہیں جن کے متعلق تم سے روزِ قیامت سوال کیا جائے گا تو صحابہ کرام پر یہ بات بڑی شاق گزری آپؐ نے فرمایا جب تم کو ایسی نعمتیں ملیں اور تم کھانے لگو تو کہو بسم اللہ وبرکۃ اللہ اور جب سیر ہو جاؤ تو کہو الحمد للہ الذی اشبعنا وادوانا و انعم و افضل تو یہ اس کا بدلہ ہو جائے گا اور جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا معمول تھا کہ جب کوئی آپؐ سے نیکی کرتا تو آپؐ پسند فرماتے تھے کہ اس کو بھی اس کا بدلہ دیں اس لیے آپؐ نے ابو ایوبؓ سے فرمایا کل ہمارے پاس آنا لیکن انہوں نے اس بات کو نہ سُنا اس لیے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اے ابو ایوبؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ کل آئیں جب دوسرے دن حضرت ابو ایوبؓ آئے تو آپؐ نے انہیں ایک لونڈی دے دی۔

اور فرمایا ابوایوبؓ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا کیوں کہ جب تک یہ ہمارے پاس رہی ہے ہم نے اسے اچھا ہی پایا ہے۔ جب حضرت ابوایوب اسے گھر لے کر آئے تو فرمانے لگے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی وصیّت پر اس سے بہتر عمل نہیں ہو سکتا کہ میں اسے آزاد کر دوں لہٰذا انہوں نے اس کنیز کو آزاد کر دیا۔

اس روایت کو عبداللہ بن کیسان سے صرف فضل بن موسٰی ہی نے روایت کیا ہے۔

ف حصن حصین صفحہ ۲۵۵ بروایت حاکم حضرت ابوہریرہ رضؓ سے یہ دُعا یوں ہے۔ "بسم اللہ وعلی برکاتہ اللہ"

المعجم الصغیر للطبرانی جلد اوّل صفحہ ۶۹ - ۶۷۔

جب جذامی یا آفت زدہ کے ساتھ کھانا کھانے لگو

بِسْمِ اللّٰہِ ثِقَۃً بِاللّٰہِ وَتَوَکُّلًا عَلَیْہِ ط

اللہ کے نام کے ساتھ اعتماد کرتے ہوئے اللہ پر اور بھروسہ رکھتے ہوئے اسی پر

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا جب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اگر کسی جذامی یا آفت زدہ (مریض) کے ساتھ کھائے تو کہے بسم اللہ..... الخ

عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی رضؓ صفحہ ۹ - ۱۴۸ اشمار ۴۵۷

المستدرک للحاکم جلد سوم صفحہ ۱۳۶/۷

جب کھانا سامنے رکھا جائے تو پڑھو

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا

اے اللہ جو کچھ تو نے ہمیں رزق دیا ہے اس میں برکت دے اور ہمیں آگ کے عذاب

عَذَابَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰہِ۔

سے بچا اللہ کے نام کے ساتھ (یعنی اللہ کا نام سے کھانا شروع کرتا ہوں)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وُہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا لایا جاتا تو پڑھا کرتے تھے اللھم بارك لنا ...... الخ

عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی رض صفحہ ۱۴۶/۷ شمار ۴۵۱

جب کھانا رکھا جائے

بِسْمِ اللّٰہِ۔

اللہ کے نام کے ساتھ

جب کھانا اُٹھا لیا جائے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی کے سامنے کھانا رکھا جائے تو کھانا اٹھانے سے پہلے اسے بخش دیا جاتا ہے جب کہ وہ کھانا رکھنے کے وقت بسم اللہ کہے اور کھانا اُٹھاتے وقت الحمد للہ کہے۔

کنز العمال جلد ۸ صفحہ ۳ شمار ۴ ۳ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وُہ دسترخوان جس پر چار خصلتیں ہوں مکمل ہوتا ہے۔ جب (کھاتے) بسم اللہ کہے اور جب فارغ ہو تو کہے الحمد للہ اور زیادہ ہاتھ ہوں اور اسکی اصل حلال ہو (یعنی حلال روزی سے ہو)

کنز العمال جلد ۸ صفحہ ۷ شمار ۱۴۲

جب کوئی چیز کھاؤ یا پیو تو کہو

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ

اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے ساتھ کہ نہیں ضرر پہنچا سکتی کوئی چیز

اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی

اس کے نام کے ساتھ نہ زمین میں اور نہ

السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

آسمان میں اے زندہ اے قائم ذات

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو کھانا کھائے یا کوئی چیز پیے تو کہہ بسم اللہ وباللہ الذی ..... الخ

خوب سمجھ لے اس کے ساتھ تجھے کوئی بیماری نہیں پہنچے گی خواہ اس میں زہر ہو۔ اسے دیلمی نے روایت کیا ہے۔

کنز العمال جلد ۸ صفحہ ۵ شمار ۳ ۶۹

جب کوئی شخص کھانا کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو جب کھانے سے فارغ ہو جائے تو پڑھے۔

سُورَةُ الاخلاصِ۔

(قل ہو اللہ احد)

حضرت ابو جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کھانے پر بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو جب کھانے سے فارغ ہو تو پڑھے سورہ اخلاص (قل ھو اللہ احد)

عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی رض صفحہ ۱۴۸ شمار ۴۵۴۔

کھانا کھا چکنے کے بعد پڑھو

اَللّٰهُمَّ اَطْعَمْتَ وَسَقَيْتَ وَاَغْنَيْتَ

اے اللہ تو نے کھانا کھایا اور تو نے پانی پلایا اور تو نے غنی بنایا

وَاَقْنَيْتَ وَهَدَيْتَ وَاَحْيَيْتَ فَلَكَ

اور تو نے قناعت دی اور تو نے ہدایت دی اور تو نے زندگی بخشی پس

الْحَمْدُ عَلٰى مَآ اَعْطَيْتَ۔

تیرے لیے ہی ہے شکر اس پر کہ جو کچھ تو نے عطا کیا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آٹھ سال تک خدمت کرتا رہا کہا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا حاضر کیا جاتا تو بسم اللہ کہتے اور جب فارغ ہوجاتے تو کہتے اللھم اطعمت ..... الخ

عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی رض صفحہ ۱۴۹ شمار ۴۵۹

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَطْعَمْتَ وَاَسْقَيْتَ

اے اللہ تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں تو نے کھانا کھلایا اور تو نے پلایا

وَاَشْبَعْتَ وَاَرْوَيْتَ لَكَ الْحَمْدُ غَيْرَ

اور تو نے سیر کر دیا اور تو نے پیاس کو بجھا دیا۔ تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں بغیر

مَكْفُوْرٍ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى

ناشکری کے اور نہیں ہیں مستغنی

عَنْكَ رَبَّنَا۔

تجھ سے اے ہمارے رب

حضرت حارث بن حارث غامدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کھانے سے فارغ ہو کر کہتے تھے اللّٰھم لک الحمد اطعمت واسقیت ۔۔۔۔۔ الخ

کنز العمال جلد ۸ صفحہ ۷۰۴ شمار ۱۰۰۹

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیْنَا وَهَدَانَا

شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں ہدایت دی

وَالَّذِیْٓ اَشْبَعَنَا وَ اَرْوَانَا وَکُلَّ

اور (شکر ہے اسکا) جس نے ہمیں سیر ہو کر کھلایا پلایا اور ہر قسم

الْاِحْسَانَ اٰتَانَا۔

کا احسان فرمایا۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وُہ اپنے دادا حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہونے کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ الحمد للہ الذی ۔۔۔ الخ

عمل الیوم اللیلۃ لابن سنی رض صفحہ ۱۴۹ شمار ۴۶۰

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَنِیْ فَاَشْبَعَنِیْ

ہر طرح کی حمد و شکر اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے مجھے پیٹ بھر کر کھانا کھلایا

وَسَقَانِیْ فَاَرْوَانِیْ۔

اور سیر ہو کر پانی پلایا۔

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور سیراب ہو کر پانی پیا پھر کہا الحمد للہ الذی.... الخ۔ تو گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے جیسا کہ وہ پیدائش کے دن (معصوم) تھا۔

عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی رض صفحہ ۱۵۱ شمار ۴۶۷

اگر کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ بھول جاؤ تو کھانا کھا چکنے کے بعد یہ کہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ۔

اللہ کے نام کے ساتھ شروع میں اور آخر میں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانے لگے تو پہلے بسم اللہ پڑھے اگر اس وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یوں کہے بسم اللہ اوّلہ وآخرہ۔

(یعنی اللہ کے نام سے کھاتا ہوں شروع میں اور آخر میں)

سنن ابی داؤد جلد دوم صفحہ ۱۷۳

جامع ترمذی جلد دوم صفحہ ۷

عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی رضؓ صفحہ ۱۴۸ شمار ۵۵۴۔

جب کھانا کھا چکو تو کہو

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ اَشْبَعَنَا وَ اَرْوَانَا

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں پیٹ بھر کر کھلایا اور ہمیں سیراب کیا

وَ اَنْعَمَ عَلَیْنَا وَ اَفْضَلَ۔

اور انعام کیا ہم پر اور زیادہ دیا اس نے۔

اور اس حدیث میں جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم کے ابو الہیثم کے گھر جانے اور تر و تازہ چھوہارے اور گوشت کھانے اور ٹھنڈا پانی پینے کا ذکر ہے آپ کا یہ ارشاد مذکور ہے کہ یقیناً یہی وہ نعمت ہے جس کے متعلق تجھ سے قیامت کے روز پوچھا جائے گا۔ یہ بات صحابہ کرامؓ کو دشوار معلوم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں ایسی چیز ملے اور تم کھانا شروع کرو تو کہو بسم اللہ وعلی برکۃ اللہ اور جب تم سیر ہو جاؤ تو کہو الحمد للہ الذی ھو اشبعنا و اروانا ..... الخ

بے شک یہ کہنا اس نعمت کا شکریہ اور بدلہ ہے۔

اسے مستدرک میں حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

الحصن الحصین صفحہ ۲۵۵

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہو پاکیزہ ہو بابرکت ہو

فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا

نہ تو اس پر کفایت کی جائے اور نہ یہ آخری ہو اور نہ

مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

اس سے بے نیازی برتی جاتی اے ہمارے رب (اس دعا کو قبول فرما)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنا دسترخوان اُٹھاتے تو فرماتے الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی عنہ ربنا۔

صحیح بخاری جلد دوم صفحہ ۸۲۰ و جامع الترمذی جلد دوم صفحہ ۱۸۳ و سنن ابن ماجہ صفحہ ۲۳۶ و سنن ابی داؤد جلد دوم صفحہ ۱۸۲

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَطْعَمْتَنَا وَسَقَيْتَنَا وَاَرْوَيْتَنَا

اے اللہ تونے ہمیں کھلایا اور پلایا اور سیراب کیا

فَلَكَ الْحَمْدُ غَيْرَ مُكَفِّي وَّلَا مُوَدَّعٍ

پس تیرا شکر ہے نہ تو اس پر کفایت کی جائے اور نہ ہی آخری ہو

وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْكَ۔

اور نہ تجھ سے بے نیاز کر دے۔

اسے طبرانی نے کبیر میں ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔
کنز العمال جلد صفحہ، شمار ۱۴۳۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانَا وَ اَرْوَانَا

تعریف اللہ ہی کیلئے ہے جس نے ضرورت کے مطابق کھانا کھلایا اور ہمیں سیراب کیا

غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مَكْفُوْرٍ۔

نہ تو اس پر کفایت کی جائے اور نہ اس پر ناشکر گزاری ہو۔

لَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا

تیرے لیے ہی ہے تعریف اے ہمارے پروردگار نہ اس پر کفایت ہو اور نہ یہ

مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

آخری ہو اور نہ اس سے بے نیازی برتی جائے۔ اے ہمارے پروردگار اس دعا کو قبول فرما۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے اور دستر خوان اٹھایا جاتا تو یہ دُعا ایک بار پڑھتے تھے۔ الحمد للہ الذی کفانا وادروانا غیر مکفی ..... الخ اور ایک بار یہ پڑھتے لک الحمد ربنا غیر مکفی ولا مودع .... الخ

صیحح بخاری جلد ۳ صفحہ ۸۲۰

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا

تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور ہمیں پلایا

وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

اور بنایا ہمیں مسلمانوں میں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فراغت پاتے تو فرماتے الحمد للہ الذی ..... الخ

سنن ابی داؤد جلد دوم صفحہ ۱۸۲

سنن ابن ماجہ صفحہ ۲۳۶

جامع الترمذی جلد دوم صفحہ ۱۸۴

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی

تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے کھلایا اور پلایا

وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا۔

اور اسے آسانی کے ساتھ حلق سے اترنے والا بنایا اور اس کیلئے نکلنے کا راستہ بنایا۔

حضرت ابوایوّب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کچھ کھاتے یا پیتے تو فرماتے سب شکر اللہ جل جلالہٗ کو ہے جس نے کھلایا اور پلایا اور اسے آسانی کے ساتھ حلق سے اترنے والا بنایا اور اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنایا۔

سنن ابی داؤد جلد دوم صفحہ ۱۸۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا

تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے کھلایا مجھے

الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ

یہ کھانا اور دیا اس نے مجھے یہ اس میں میری کسی تدبیر

مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ۔

اور قوت کا کوئی تعلق نہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھانا کھائے اور یہ کہے الحمد للہ الذی ..... الخ تو اللہ تعالےٰ اس کے سابقہ گناہ

معاف فرما دے گا.

عمل الیوم واللیلۃ لابن سنیؒ صفحہ ۱۵۰- ۱۴۹ اشمار ۴۶۱ وجامع الترمذی جلد دوم صفحہ ۱۸۴ وسنن ابن ماجہ صفحہ ۲۳۶ والمستدرک للحاکم جلد اوّل صفحہ ۵۰۷

دُودھ پی چکنے کے بعد

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَاَطْعِمْنَا

اے اللّٰہ برکت عطا فرما ہمیں اس میں اور کھلا ہمیں

خَیْرًا مِّنْهُ۔

اس سے بہتر کھانا۔

حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا میں اور خالد رضی اللّٰہ عنہ دونوں رسُول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہ رضؓ کے گھر پہنچے وہ ہمارے لیے دُودھ کا ایک پیالہ لے کر آئیں جناب رسُول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم نے دُودھ نوش فرمایا اس وقت میں حضور صلے اللّٰہ علیہ وسلم کے داہنی طرف تھا اور خالد رضی اللّٰہ عنہ بائیں جانب رسُول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پہلے پینے کا حق تو تمہارا ہی ہے لیکن اگر تم چاہو تو خالد رضی اللّٰہ عنہ کو اپنی طرف سے دے سکتے ہو میں نے عرض کیا یا حضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم میں آپ کا پس ماندہ کسی کو دینا پسند نہ کروں گا۔ آپ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اللّٰہ تعالیٰ کسی کو کھانا عنایت فرمائے تو اس کو کہنا چاہیئے اے اللّٰہ

توہمیں اس میں برکت دے اور اس سے بہتر عطا فرما اور جسے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے تو کہنا چاہیئے اے اللہ ہمیں اس میں برکت دے اور اس سے زیادہ فرما پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علاوہ دودھ کے اور کوئی چیز کھانے اور پینے میں کفایت نہیں کر سکتی۔

یہ حدیث حسن ہے۔ بعض نے اس حدیث کو علی ابن زید سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ آپؐ نے حرملہ سے روایت کی ہے مگر بعض کہتے ہیں کہ وُہ راوی ہیں عمر ابن حرملہ (واؤ کے ساتھ) مگر یہ درست نہیں۔

جامع الترمذی جلد دوم صفحہ ۱۸۳ وسنن ابی داؤد جلد دوم صفحہ ۱۸۳

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ۔

اے اللہ برکت عطا فرما ہمیں اس میں اور زیادتی عطا فرما ہمیں اس کی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان کے ساتھ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے آپؐ کے سامنے دو گوہ بھُنی ہوئی دو لکڑیوں پر رکھے ہوئے لائی گئیں۔ آپؐ نے ان کو دیکھ کر تھوک دیا۔ حضرت خالدؓ نے عرض کیا کہ شاید آپؐ کو ان سے نفرت ہے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپؐ نے فرمایا ہاں پھر جناب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دُودھ لایا گیا تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو پی کر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو چاہیے کہ کہے اللّٰھم بارک لنا فیہ واطعمنا خیراً منہ اور جب دُودھ پیے

تو کہے اللّٰھم بارک لنا فیہ وزدنا منہ اس لیے کہ کوئی چیز ایسی نہیں جو کھانے اور پینے دونوں کے لیے کفایت کرے سوا دودھ کے۔
ابو داؤد نے کہا یہ مسدد کے لفظ ہیں۔
سنن ابی داؤد جلد دوم صفحہ ۱۶۸ و جامع الترمذی جلد دوم صفحہ ۱۸۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

سب تعریفیں اللہ کو لائق ہیں جو مربی ہیں ہر عالم کے (دُعا بالمعنی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اللہ راضی ہوتا ہے بندہ سے جب وُہ کھانا کھا کر اس کا شکر کرے (یعنی صبح یا شام یا کسی اور وقت کے کھانے کے بعد) یا کوئی شے پیئے تو اس کا شکر یہ ادا کرے۔
صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۳۵۲۔

کھانا کھا چکنے کے بعد ہاتھ دھوتے وقت کہو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ

سب تعریف اس اللہ ہی کے لیے ہے جو کھلاتا ہے اور نہیں کھلایا جاتا

مَنَّ عَلَیْنَا فَهَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا

اس نے احسان کیا ہم پر پس ہمیں ہدایت دی اور اس نے ہمیں کھلایا اور اس نے

وَكُلَّ بَلَاۤءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

ہمیں پلایا اور ہر امتحان میں اس نے ہمیں اچھے اور کامیاب طریقے سے گزارا تعریف اللہ ہی کیلیے ہے

غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَّلَا مُكَافًا وَّ لَا مَكْفُوْرٍ

یہ نہ تو آخری ہو اور نہ اس پر کفایت کی جائے اور نہ اسکی ناشکری کی جائے

وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

اور نہ اس سے بے نیازی برتی جاتے۔ سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

الَّذِیْۤ اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ وَسَقٰى

جس نے کھانا کھلایا اور پلایا

مِنَ الشَّرَابِ وَكَسٰى مِنَ الْعُرْیِ

مشروب اور لباس پہنایا برہنگی میں

وَهَدٰى مِنَ الضَّلٰلَةِ وَبَصَّرَ مِنَ

اور ہدایت دی گمراہی میں اور بینائی عطا کی

الْعَمَايَةِ وَفَضَّلَ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ

اندھے پن میں اور فضیلت بخشی اپنی مخلوق میں بہت سے لوگوں پر

خَلَقَ تَفْضِيلًا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

کھلی فضیلت ۔ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے یعنی اہلِ قبا میں سے ایک آدمی نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ پس ہم آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے۔ جب آپ صلے اللہ علیہ وسلم کھانا کھا چکے اور اپنے ہاتھ دھو لیے تو فرمایا الحمد للہ الذی یطعم ولا یطعم ... الخ یہ حدیث امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے مگر انہوں نے روایت نہیں کی۔

مستدرک الحاکم جلد اوّل صفحہ ۵۴۶ و ابن حبان صفحہ ۳۲۹ شمار ۱۳۵۲

ابن حبان میں "بصر من العمی" مستدرک میں "بصر من العمایۃ" ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَشْبَعْتَ وَاَرْوَيْتَ فَهَنِّئْنَا

اے اللہ تو نے پیٹ بھر کر کھلایا اور تو نے سیراب کیا اور تو ہی

وَرَزَقْتَنَا فَاَكْثَرْتَ وَاَطَبْتَ فَزِدْنَا۔

ہمارے لیے اسکو خوشگوار بنا اور تو نے بہت زیادہ عطا کیا اور تو نے اچھا رزق عطا کیا پس ہمیں زیادہ عطا فرما

ابن ابی شیبہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ موقوفاً روایت کی کہ جب (کھانے کے بعد) اپنے ہاتھ دھوتے تو کہتے۔ اللّٰھم اشبعت ... الخ

حصن حصین صفحہ ۲۵۹

میزبان کے لیے دُعا

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ

اے اللہ برکت فرما ان کو اس رزق میں جو عطا کیا تو نے ان کو

فَاغْفِرْ لَھُمْ فَارْحَمْھُمْ۔

پس بخش دیجیئے ان کو پس رحم فرمایئے ان پر۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ کے پاس اترے۔ ہم نے کھانا پیش کیا اور دطبہ (وطبہ ایک کھانا ہے جو کھجور اور پنیر اور گھی کو ملا کر بنتا ہے۔) آپؐ نے کھایا پھر سُوکھی کھجوریں آئیں آپ ان کو کھاتے تھے اور گٹھلیاں دونوں انگلیوں کے بیچ میں رکھتے جاتے کلمہ اور بیچ کی انگلی کے درمیان شعبہ نے کہا مجھے یہی خیال ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس حدیث میں یہی ہے۔ گٹھلیاں دونوں انگلیوں میں ڈالنا (غرض یہ ہے کہ گٹھلیاں کھجوریں نہیں ملاتے تھے جُدا رکھتے تھے) پھر پینے کے لیے کچھ آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا اور بعد اس کے داہنی طرف جو بیٹھا تھا اس کو دیا پھر میرے باپ نے آپؐ کے جانور کی باگ تھامی اور عرض کیا دُعا کیجئے ہمارے لیے۔ آپؐ نے فرمایا اے اللہ برکت دے ان کی روزی میں اور بخش دے ان کو اور رحم کر ان پر۔

الصحیح المسلم ج ۲ صفحہ ۱۸۰

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ

اے اللہ کھلا اسے جس نے مجھے کھلایا اور پلا

مَنْ سَقَانِیْ۔

اسے جس نے مجھے پلایا۔

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں اور میرے دونوں ساتھی آئے اور ہمارے کانوں اور آنکھوں کی قوت جاتی رہی تھی۔ تکلیف سے (فاقہ وغیرہ کے) ہم اپنے تئیں پیش کرتے تھے حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر۔ کوئی ہم کو قبول نہ کرتا۔ آخر ہم جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپؐ ہم کو اپنے گھر لے گئے۔ وہاں تین بکریاں تھیں۔ آپؐ نے فرمایا ان کا دودھ دوہو ہم تم سب پئیں گے۔ پھر ہم ان کا دودھ دوہا کرتے اور ہر ایک ہم میں سے اپنا حصّہ پی لیتا اور جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصّہ اٹھا رکھتے۔ آپ رات کو تشریف لاتے اور ایسی آواز سے سلام کرتے جس سے سونے والا نہ جاگے اور جاگنے والا سُن لے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں آتے اور نماز پڑھتے پھر اپنے دودھ کے پاس آتے اور اس کو پیتے ایک رات شیطان نے مجھ کو بھڑکایا۔ مَیں اپنا حصّہ پی چکا تھا۔ شیطان نے کہا کہ حضرت مُحمّد صلی اللہ علیہ وسلم تو انصار کے پاس جاتے ہیں وُہ آپؐ کو تحفے دیتے ہیں اور جو آپؐ کو احتیاج ہوتی ہے، وہ آپؐ کو مل جاتا ہے۔ آپؐ کو اس ایک گھونٹ دودھ کی کیا احتیاج ہوگی آخر میں آیا اور وہ دودھ پی گیا۔ جب دودھ

پیٹ میں سما گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب وہ دُودھ نہیں ملنے کا اور اس وقت شیطان نے مجھ کو ندامت دی اور کہنے لگا خرابی ہو تیری تو نے کیا کام کیا تو نے حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصّہ پی لیا اب وہ آویں گے اور دودھ کو نہ پاویں گے۔ پھر تجھ پر بددُعا کریں گے تیری دُنیا اور آخرت تباہ ہوں گی۔ میں ایک چادر اوڑھے تھا جب اس کو پاؤں پر ڈالتا تو سر کھل جاتا اور جب سر ڈھانپتا تو پاؤں کھل جاتے اور نیند بھی مجھ کو نہ آئی۔ میرے ساتھی سو گئے انہوں نے یہ کام نہیں کیا تھا جو میں نے کیا تھا آخر رسُول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور معمول کے موافق سلام کیا۔ پھر مسجد میں آئے اور نماز پڑھی۔ بعد اس کے دودھ کے پاس آئے برتن کھولا تو اس میں کچھ نہ تھا آپؐ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا میں سمجھا کہ اب آپؐ بددُعا کرتے ہیں اور تو تباہ ہوتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا یا اللہ کھلا اس کو جو مجھ کو کھلا دے اور پلا اس کو جو مجھ کو پلاوے۔ یہ سُن کر مَیں نے اپنی چادر کو مضبُوط باندھا اور چھُری لی اور بکریوں کی طرف چلا کہ جو ان میں سے موٹی ہو اس کو ذبح کر دوں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے۔ دیکھا تو اس کے تھن میں دودھ بھرا ہُوا ہے۔ پھر دیکھا تو اور بکریوں کے تھنوں میں بھی دُودھ بھرا ہُوا ہے مَیں نے آپؐ کے گھر والوں کا ایک برتن لیا جس میں وہ دودھ نہ دوہتے تھے (یعنی اس میں دوہنے کی خواہش نہیں کرتے تھے) اس میں مَیں نے دودھ دوہا یہاں تک کہ اوپر پھین آیا (اتنا بہت دُودھ نکلا) اور اس کو مَیں لے کر آیا آپؐ کے پاس۔ آپ نے فرمایا تم نے اپنے حصّہ کا دُودھ رات کو پیا یا نہیں مَیں نے عرض کیا یا رسُول اللہ آپؐ دُودھ پیجیے۔ آپؐ نے پیا پھر مجھے دیا۔ مَیں نے عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پیجیے۔ آپؐ نے اور پیا پھر مجھے دیا۔ جب مجھ کو معلوم ہُوا کہ آپ سیر ہو گئے اور آپؐ کی دُعا

میں نے لے لی۔ اس وقت میں ہنسا یہاں تک کہ خوشی کے مارے زمین پر لوٹ گیا۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اے مقداد تُو نے کوئی بُری بات کی. وُہ کیا ہے؟ مَیں نے عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا حال ایسا ہوا اور میں نے ایسا قصور کیا۔ آپؐ نے فرمایا اس وقت کا دُودھ (جو خلاف معمول اترا) اللہ کی رحمت تھی تو نے مجھ سے پہلے ہی کیوں نہ کہا ہم اپنے دونوں ساتھیوں کو بھی جگا دیتے۔ وُہ بھی یہ دُودھ پیتے۔ مَیں نے عرض کیا قسم اس کی جس نے آپ کو سچّا کلام دے کر بھیجا اب مجھ کو کوئی پروا نہیں جب مَیں نے خدا کی رحمت حاصل کی اور آپؐ کے ساتھ حاصل کی کہ کوئی بھی اس کو حاصل کرے۔

الصحیح المسلم ج ۲ ص ۱۸۴

جَب مُسلمان بھائی کو ہنستا دیکھو

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب اپنے مسلمان بھائی کو ہنستا دیکھے تو کہے۔

اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ ؕ

اللہ تمہیں ہنستا ہوا ہی رکھے

(عمرؓ / بخاریؒ / مسلمؒ / نسائیؒ / حصنِ حصین صفحہ ۳۵۲ / ترتیب شریف ص ۱۴۹)

جب آئینہ دیکھو

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جب آئینہ میں اپنا

چہرہ دیکھے تو کہے ۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ

اے اللہ تو نے خوبصورت بنایا میری شکل کو پس

فَحَسِّنْ خُلُقِیْ ط

خوبصورت بنا دے میرے اخلاق کو

(ابنِ مسعودؓ / ابن حبانؒ / عائشہ صدیقہؓ / دارمیؒ / حصنِ حصین صفحہ ۳۴۶)
(ترتیب شریف صفحہ ۴۹۱)

جب نیا چاند دیکھو

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلی رات کا چاند دیکھتے تو فرماتے ۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا

اللہ بہت بڑا ہے اے اللہ نکالنا اس چاند کو ہم پر ساتھ

بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ

امن کے اور ایمان کے اور ساتھ سلامتی کے اور اسلام کے اور ساتھ

وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ رَبُّنَا وَ تَرْضٰى ؕ

ان اعمال کی توفیق سے جو تجھے محبوب اور پسند ہیں رب ہمارا اور

رَبُّنَا وَ رَبُّكَ اللّٰهُ ؕ

رب تیرا (اے چاند) اللہ ہی ہے

(سننِ دارمی جلد اوّل صفحہ ۳۳۶ شمار ۱۶۹۴/ ترتیب شریف صفحہ ۵۰ جلد سوم)

جب (بھی) آسمان کی طرف سر اُٹھاؤ، تو کہو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم جب بھی آسمان کی طرف سر اُٹھاتے تو پڑھتے۔

یَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی طَاعَتِكَ

اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنی طاعت پر ثابت رکھ

(عمل الیوم واللیلۃ / ابن سُنّیؒ / صفحہ ۸۲ شمار ۳۰۵ / ترتیب شریف ص ۴۹۵)

جب لیلۃ القدر دیکھو

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

اے اللہ تو بہت معاف کرنے والا ہے پسند کرتا ہے تو معاف کرنے کو پس معاف کر دے مجھے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو فرمائیں کہ اگر مجھے معلوم ہو جائے فلاں شب کو شب قدر ہے تو اس میں کیا کہوں (یعنی کیا دعا مانگوں) آپؐ نے فرمایا یوں کہو۔
اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جامع الترمذی جلد دوم صفحہ ۱۹۰ ابن ماجہ صفحہ ۲۷۴

شرح ۔ رمضان شریف میں ایک رات ہے نہایت برکت والی جس میں عبادت کرنا ایک ہزار مہینوں کی عبادت (کرنے) سے بہتر ہے ۔ اسی کو لیلۃ القدر کہتے ہیں جو شخص اس رات کی عبادت سے محروم رہا، وہ بڑی نعمتوں سے محروم رہا ۔ اس مبارک رات کے تعین میں شارع اسلام صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی قولِ فیصل منقول نہیں ہے ۔ صرف اسی قدر بتایا گیا ہے کہ رمضان کے آخری دھاکے میں کسی طاق رات میں ہوتی ہے ۔ بخاری شریف کی روایت میں آیا ہے کہ اکثر یہ رات رمضان کی اکیسویں یا تئیسویں یا پچیسویں یا ستائیسویں یا انتیسویں تاریخ کی راتوں میں پھرتی ہوئی ہر سال ہوا کرتی ہے ۔ اس رات کی بڑی علامت کہ اس کی صبح کو سورج کی روشنی مدھم پڑ جاتی ہے ۔ (اور) اس رات میں حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمان سے اُترتے ہیں اور ان کے ساتھ مقرب فرشتوں کی ایک جماعت ہوتی ہے ۔ عبادت کرنے والے مسلمانوں کے حق میں دُعائے مغفرت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی دُعا قبول فرماتا ہے اور اس رات کی عبادت کی برکت سے مسلمانوں کے اگلے تمام گناہ بخش دیتا ہے ۔

جب چھینک مارو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

تعریف اللہ ہی کے لیے ہے ہر حال میں

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چھینک لی اور کہا الحمد للہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن عمر نے کہا میں بھی کہتا ہوں الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ مگر ہم کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کہنا نہیں بتایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ تعلیم دی ہے (کہ یوں کہا کرو) الحمد للہ علی کل حال۔

یہ حدیث غریب ہے اور سوائے زیاد ابن ربیع کے اور کسی نے نہیں لکھی جامع الترمذی جلد دوم صفحہ ۹۸۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا

اللہ ہی کے لیے حمد و تعریف ہے ایسی تعریف جو بہت زیادہ پاکیزہ ہو

مُّبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا

ایسی تعریف جس کے اندر اور جس کے اوپر برکت کی گئی ہو اس طرح

يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى۔

کی جیسا کہ پسند ہے ہمارے پروردگار کی اور رضا ہے اسکی۔

حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا مَیں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی مجھے چھینک آئی میں نے کہا الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ ..... الخ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے نماز پڑھ کر فرمایا نماز میں کون بولا اس پر کوئی نہ بولا۔ پھر دوسری بار فرمایا کون بولا اس پر کوئی نہ بولا پھر تیسری بار فرمایا نماز میں کون بولا۔ تو رفاعہ بن رافع بن عفراءؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کیا کہا تھا۔ یعنی پھر سے کہو کیا کہا تھا۔ مَیں نے کہا۔ الحمد للہ حمدا ...... الخ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کچھ اوپر تیس فرشتے دوڑے ہر ایک کی کوشش تھی کہ مَیں اس دُعا کو لے کر آسمان پر چڑھوں۔

اس باب میں حضرت انس اور حضرت وائل بن حجر اور عامر بن ربیعہ سے روایت ہے۔ ابو عیسٰے نے کہا کہ حضرت رافع کی حدیث حسن ہے۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ نفل نماز کا واقعہ ہے۔ کیونکہ کئی تابعین نے لکھا ہے کہ جب کسی فرض میں چھینک آئے تو اپنے جی میں اللہ کی حمد کرے اور انہوں نے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں دی۔

جامع الترمذی جلد اوّل صفحہ ۵۴۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ایک بار کچھ لوگوں کے ساتھ سفر میں گیا ایک شخص نے چھینک لی اور کہا السلام علیکم میں نے کہا علیك وعلی امك یعنی تجھ پر اور تیری ماں پر۔ اس شخص کو یہ بات ناگوار گزری میں نے جواب دیا یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے موجب کہا تھا ایک بار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی نے چھینک لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی جواب دیا تھا تجھ پہ اور تیری ماں پر سلام ہو اور فرمایا جب چھینک آئے تو اُسے کہنا چاہیئے۔ الحمد للہ رب العٰلمین اور جواب دینے والا کہے یرحمك اللہ پھر وہ چھینکنے والا کہے یغفراللہ لی ولکم۔

علماء کو منصور سے روایت کرنے کے بارے میں اختلاف رائے ہے وہ لوگ ہلال بن یساف اور سالم کے درمیان ایک دوسرے آدمی کو بھی لکھتے ہیں۔

جامع الترمذی جلد دوم صفحہ ۹۸ وسنن ابو داؤد جلد دوم صفحہ ۳۳۰

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔

تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ہر حال میں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے (موقوفاً) روایت ہے کہ جو شخص ہر بار چھینکنے کے وقت الحمد للہ رب العٰلمین علیٰ کل حال کہے تو جب تک زندہ رہے گا۔ (اس کے) ڈاڑھ، دانت اور کان میں کبھی درد نہ ہو گا۔

حصن حصین صفحہ ۳۴۹۔

جب کسی کے چھینکنے کی آواز سنو

يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

رحم فرمائے اللہ تجھ پر

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور چھینک سننے والے کو "یرحمک اللہ" کہنا چاہیئے۔

(ابوہریرہؓ / بخاریؒ / ابوداوٗدؒ / نسائیؒ / ابوایوبؓ / ترمذیؒ / علیؓ / ابن ماجہؒ / نسائیؒ / حصنِ حصین صہ ۳۵۰ / ۳۵۹ / ترتیب شریف صہ ۳۹۷)

اگر چھینکنے والا اہلِ کتاب (یہودی یا نصرانی) ہو تو کہو

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر چھینکنے والا اہلِ کتاب (یہودی یا نصرانی) ہو تو سننے والا اس کے جواب میں کہے۔

يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

ہدایت دے تمہیں اللہ اور درست فرمادے تمہاری حالت کو

(ابوموسیٰ اشعریؓ / ترمذیؒ / ابوداؤدؒ / حاکمؒ / حصنِ حصین صفحہ ۳۵۰/۳۴۹)
(ترتیب شریف صفحہ ۴۹۷)

چھینک سُننے والے کی دُعا۔ یرحمک اللہ سُن کر کہے

يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

ہدایت دے تمہیں اللہ اور درست فرما دے تمہاری حالت کو

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور پھر چھینکنے والا کہے یھدیکم اللہ ویصلح بالکم۔

(ابوہریرہؓ / بخاریؒ / ابوداؤدؒ / نسائیؒ / حاکمؒ / ابوایوبؓ)
(حصن حصین صد ۳۵۰ - ۳۴۹ / ترتیب شریف صد ۴۹۷)

جب کان جھنجھنانے لگے

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جب کسی کا کان جھنجھنانے لگے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا

اے اللہ رحمت نازل فرما اور سلامتی نازل فرما اور برکت نازل فرما ہمارے

وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ

آقا اور مولا اور ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی

الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

امّی ہیں اور آپؐ کی آل پر اور آپؐ کے اصحاب پر اور آپؐ کی

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ

اولاد پر ان چیزوں کی تعداد کے برابر جو تجھے معلوم ہے اور اپنی مخلوق کی تعداد کے

وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةِ عَرْشِكَ وَ

برابر اور اس تعداد کے برابر جو تجھے پسند ہے اور جو وزن میں تیرے عرش کے برابر ہے اور

مِدَادِ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا

جو تیرے کلمات کی سیاہی کے برابر ہے بخشش مانگتا ہوں میں اس سے جس کے سوا کوئی

اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ

معبود نہیں مگر وہی جو زندۂ جاوید اور قائم رہنے والا ہے اور رجوع کرتا

اِلَیْہِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ط

ہوں میں اسی کی طرف اے زندہ جاوید اے قائم رہنے والے

ذَکَرَ اللّٰہُ بِخَیْرٍ مَّنْ ذَکَرَنِیْ

یاد کیا اسے اللہ نے بھلائی سے جس نے مجھے یاد کیا

(اس حدیث کی تعمیل میں میں نے اپنا خاندانی درود شریف اور استغفار لکھ دیا ہے) اور کہے ذکر اللہ بخیر .... الخ

(ابی رافعؓ / القطبیؒ / طبرانیؒ / ابن سُنّیؒ / حصنِ حصین صہ ۳۵۰/ ۳۴۹)

ترتیب شریف صہ ۴۹۸)

جب کوئی خوشخبری سُنو تو کہو

لہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جب کوئی خوشخبری سُنے تو کہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

تعریف اللہ کے لیے ہی ہے

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے

(ابو سعیدؓ / بخاریؒ / مسلم / حصنِ حصین صفحہ ۳۵۱/۳۴۹۔
ترتیب شریف صفحہ ۴۹۹)

؂ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جب کوئی خوشخبری سُنے تو سجدۂ شکر ادا کرے۔

(عبدالرحمٰن بن عوفؓ / حاکمؒ / احمدؒ / حصنِ حصین صفحہ ۵۱/۳۴۹/
ترتیب شریف صفحہ ۴۹۹)

جب اپنی ذات و مال یا کسی کی ذات و مال میں کوئی پسندیدہ بات دیکھو تو برکت کی دُعا کرو مثلاً یوں کہو

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ

اے اللہ ہمیں اس میں برکت دے

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جب اپنی ذات و مال یا کسی دوسرے کی ذات و مال میں کوئی پسندیدہ بات دیکھے تو برکت کی دُعا کرے

(یہ دُعا حدیث نہیں بلکہ دُعا بالمعنیٰ ہے)

(عامر بن ربیعہؓ / نسائیؒ / ابن ماجہؒ / حاکمؒ / حصن حصین صفحہ ۳۴۹/۵۱ /
ترتیب شریف صہ ۴۹۹)

جب اپنے مال میں زیادتی چاہو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ

اے اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول

رَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ

ہیں اور رحمت نازل فرما مومن مردوں پر اور مومن عورتوں

الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ مَرَّۃً

پر اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر ا بار

حضرت ابو سعید خدریؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حلال کمائے اور اپنے آپ کو کھلائے یعنی خود کھائے اور پہنے اور اس کے علاوہ خلق اللہ کو بھی کھلائے اور پہنائے، تو یہ اس کے لیے زکوٰۃ ہے (زکوٰۃ بن جاتی ہے) اور جس مسلمان کے لیے صدقہ (دینے کے لیے) نہ ہو، وہ اپنی دعا میں یوں کہے۔ پس یہ (کلمات) اس کے لیے زکوٰۃ بن جاتے ہیں اور فرمایا کہ مومن کلمۂ خیر سُن کر سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ جنّت میں پہنچ جاتا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور اس کو بخاریؒ و مسلمؒ نے روایت نہیں کیا۔
مستدرک حاکمؒ جلد چہارم صفحہ ۱۳۰/۱۲۹/ ترتیب شریف صفحہ ۵۰۰)

جب کوئی پسندیدہ چیز دیکھو

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جب کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو کہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس کے فضل و کرم سے سرانجام پاتے ہیں نیک اعمال

اور جب کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو کہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

تعریف اللہ ہی کے لیے ہے ہر حال میں

(عائشہ صدیقہؓ / ابن ماجہؒ / حاکمؒ / ابن سُنّی / حصن حصین صفحہ ۳۵۴)
(ترتیب شریف صفحہ ۵۰۰)

جب کوئی نعمت ملے

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے' (جب) اللہ تبارک وتعالےٰ نے کسی بندہ پر کوئی نعمت نازل فرمائی اور اس نے کہا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے

تو اس کو اس نعمت سے جو ملی تھی، بہتر نعمت (یعنی اس کے کہنے کا ثواب) دیا جاتا ہے۔ (انسؓ/ابن سنیؒ/حصن حصین صفحہ ۳۵۴/ترتیب شریف صفحہ ۵۰۰)

جب قرض میں مُبتلا ہو

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جب کوئی شخص قرض میں مبتلا ہو جائے تو یہ دُعا کرے۔

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ

اے اللہ کفایت کر دے تو میری حلال روزی سے حرام روزی کے بدلے

وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ط

اور بے نیاز کر دے تو مجھے اپنے فضل سے اپنے سوا دوسروں سے

(علی کرم اللہ وجہ/ترمذیؒ/حاکمؒ/حصن حصین صفحہ ۳۵۵) (ترتیب شریف صہ ۵۰۱)

جب کسی سے اپنا قرض وصول پاؤ تو کہو

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جب قرض دار سارا قرض

ادا کر دے تو اس سے کہے۔

اَوْفَيْتَنِیْ اَوْفَى اللّٰهُ بِكَ ؕ

آپ نے مجھے پورا (حق) دیا اللہ آپ کو پورا (اجر) دے

(ابوہریرہؓ / بخاریؒ / مسلمؒ / ترمذیؒ / نسائیؒ / ابن ماجہؒ / حصن حصین ص ۳۵۴)

(ترتیب شریف صفحہ ۴۰۳)

جب وسوسہ میں مبتلا ہو

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جو شخص وسوسہ میں مبتلا ہو تو پڑھے اور وسوسہ سے باز رہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ

پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے

(ابوہریرہ رضی اللہ عنہ / بخاریؒ / مسلمؒ / ابوداؤدؒ / نسائیؒ / حصن حصین صفحہ ۳۵۷) (ترتیب شریف صفحہ ۵۰۴)

جب اعمال (وضو، نماز، ذکر وغیرہ) میں وسوسہ ہو

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور اگر اعمال (وضو، نماز، ذکر وغیرہ) میں وسوسہ ہو تو اس طرح کے وسوسے ڈالنے والا شیطان ہے

جس کو خنزب کہا گیا ہے۔ اس وقت آدمی کو چاہیئے کہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے

پڑھ کر تین بار اپنی بائیں جانب تھتکار دے۔
(عثمان بن ابی العاص رضؓ / مسلم ؒ / ابن ابی شیبہؒ / حصنِ حصین صفحہ ۳۵۷)
(ترتیب شریف صفحہ ۵۰۵)

جب کسی مجلس میں پہنچو یا وہاں سے رخصت ہو

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

سلامتی ہو تم پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جو شخص کسی مجلس میں پہنچے، تو سلام کرے اور اگر بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے۔ پھر جب (وہاں سے) رخصت ہو تو بھی سلام کرے۔
(ابوہریرہؓ / ابوداؤدؒ / ترمذیؒ / نسائیؒ / حصنِ حصین صفحہ ۳۶۰/۳۵۹)
(ترتیب شریف صفحہ ۵۰۵)

جب کسی مجلس سے اُٹھو

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مجلس کا کفارہ یہ ہے کہ

(وہاں سے) اُٹھنے سے پہلے کہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ

پاک ہے اللہ اور اسی کی تعریف ہے پاک ہے تو اے اللہ

وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

اور تیری ہی تعریف ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں مگر تو

اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ط ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ۳ بار

بخشش مانگتا ہوں میں تجھ سے اور رجوع کرتا ہوں تیری طرف

ابو داؤدؒ اور ابن حبانؒ نے تین مرتبہ پڑھنا روایت کیا ہے۔

(ابوہریرہؓ / ابوداؤدؒ / ترمذیؒ / نسائیؒ / ابن حبانؒ / ابن ابی شیبہؒ / عائشہ صدیقہؓ / حاکمؒ / ابن عمرؓ / طبرانیؒ / حصن حصین صفحہ ۳۶۰/۳۵۹) (ترتیب شریف صفحہ ۵۰۵)

جب بازار میں جاؤ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جو شخص بازار جائے اور کہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

کوئی معبود نہیں مگر اللہ تنہا کوئی شریک نہیں اس کا اسی کی ہے

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ

حکومت اور اسی کی ہے تعریف وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا

وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَ

ہے اور وہ ایسا زندہ ہے جو کبھی نہیں مرے گا اسی کے ہاتھ میں ہے بھلائی اور

هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ط

وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے دس لاکھ گناہ معاف فرماتا ہے اور اس کے دس لاکھ درجے بلند کرتا ہے

(ترمذیؒ / ابن سنیؒ / ابن ماجہؒ / احمدؒ / حاکمؒ / عن عمر رضی اللہ عنہ

اور اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے۔

(ترمذیؒ / ابن سنیؒ / عن عمر رضی اللہ عنہ / حصنِ حصین صفحہ ۳۶۱)

(ترتیب شریف صفحہ ۵۰۸)

جب بازار سے لوٹو

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اے تاجرو! کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ بازار سے لوٹتے وقت قرآنِ کریم کی دس آیتیں پڑھ لے

اور اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی ہر آیت کے بدلے میں ایک نیکی لکھ دے۔
(ابن عباس رضی اللہ عنہ / طبرانی رح / حصن حصین صفحہ ۳۶۱)
(ترتیب شریف صفحہ ۵۱۰)

جب نیا پھل دیکھو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں نیا پھل پیش کیا جاتا، اسے اپنی آنکھوں اور ہونٹوں پر رکھتے اور فرماتے۔

اَللّٰھُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَهٗ فَاَرِنَا اٰخِرَهٗ ط

اے اللہ جس طرح دکھایا تو نے ہم کو پہلا حصہ اس پھل کا پس دکھا ہمیں آخر حصہ اس پھل کا

پھر بچوں میں سے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتا، آپ وہ پھل اسے عطا فرما دیتے۔ (عمل الیوم واللیلۃ / ابن سنی رح / صفحہ ۷۶ شمار ۲۸۰ / ترتیب شریف صہ ۵۱۰)

جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھو

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جو شخص کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر کہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ

ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے عافیت میں رکھا مجھے اس مصیبت سے

بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ

جس میں مُبتلا کیا اس نے تجھے اور فضیلت دی مجھے اس نے اپنی بہت

خَلَقَ تَفْضِیْلًا ط

سی مخلوق پر کھلی فضیلت

تو جب تک زندہ رہے گا، اس بلا میں مبتلا نہ ہوگا (ترمذیؒ موقوفاً عن ابی جعفر محمد بن علیؓ / ابن عمرؓ / ترمذیؒ / ابن ماجہؒ / طبرانیؒ فی الاوسط / حصن حصین صفحہ ۳۶۳ / ۳۶۲ / ترتیب شریف صفحہ ۵۱۱)

جب کوئی چیز کھو جائے یا لونڈی غلام اور جانور بھاگ جائے

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے " اور جب کسی کی کوئی چیز کھو جائے، یا لونڈی یا غلام یا جانور بھاگ جائے تو کہے۔

اَللّٰهُمَّ رَادَّ الضَّآلَّةِ وَهَادِیَ الضَّلَالَةِ

اے اللہ لوٹانے والے گم شدہ چیز کے اور ہدایت دینے والے گمراہی

اَنْتَ تَهْدِیْ مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَیَّ

میں تو ہی ہدایت دیتا ہے گمراہی سے واپس لوٹا دے مجھے میری

ضَالّتِیْ بِقُدْرَتِکَ وَسُلْطٰنِکَ فَاِنَّھَا

گمشدہ چیز اپنی قدرت اور اپنی طاقت سے وہ تو تیرا ہی

مِنْ عَطَائِکَ وَفَضْلِکَ

عطیہ اور تیرا ہی فضل تھا

(ابن عمرؓ / طبرانیؒ / حصنِ حصین صفحہ ۶۳ / ۳۶۲ / ترتیب شریف ص ۵۱۱)

جب کسی چیز سے بدشگونی لو تو بطورِ کفارہ کہو

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور کسی چیز سے بدشگون نہ لے اور اگر لے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ کہے ۔

اَللّٰھُمَّ لَاخَیْرَ اِلَّاخَیْرُکَ وَلَاطَیْرَ

اے اللہ کوئی بھلائی نہیں ہے سوائے تیری بھلائی کے اور نہیں ہے کوئی

اِلَّاطَیْرُکَ وَلَآاِلٰہَ غَیْرُکَ ط

شگون سوائے تیرے شگون کے اور کوئی معبود نہیں ہے سوائے تیرے

(عبداللہ بن عمرؓ / احمدؒ / طبرانیؒ / حصن حصین صفحہ ۳۶۴
ترتیب شریف صفحہ ۵۱۲)

اگر کسی کو نظر لگ جائے تو ان کلمات سے دم کرو

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کسی اوٹ کی تلاش میں نکلے تو ہم ایک پردہ دار تالاب پر پہنچے۔ ہم میں سے ہر ایک حیا کرتا تھا کہ وہ بے پردہ نہ ہو۔ کہیں اسے کوئی دیکھ نہ رہا ہو تو میرا ساتھی پردہ میں ہو گیا۔ یہاں تک کہ جب اس نے دیکھا کہ پردہ کر چکا تو اس نے صوف کا جبّہ اُتارا تو میں نے اس کی طرف دیکھا تو اس کی بناوٹ مجھے پسند آئی تو میری نظر لگ گئی۔ اس پر کپکپی طاری ہو گئی۔ میں نے اسے بُلایا تو اس نے کوئی جواب نہ دیا تو میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپؐ کو خبر دی۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہمارے ساتھ اٹھو تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اٹھایا اور پانی میں داخل ہو گئے گویا کہ میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی دونوں پنڈلیوں کی سفیدی کو دیکھنے لگا۔ آپ نے اس کے سینے پر ہاتھ مارا۔ پھر فرمایا۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اذْهِبْ حَرَّهَا وَ

اللہ کے نام سے اے اللہ دُور فرما دے اس کی گرمی اور

بَرْدَهَا وَ وَصَبَهَا

اس کی سردی اور اس کی تکلیف کو

پھر فرمایا قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ یعنی اللہ کے حکم سے اٹھ کھڑا ہو تو وہ اُٹھ

کھڑا ہوا تو رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی ایک اپنے نفس یا مال یا بھائی میں کوئی ایسی چیز دیکھے، جو اسے پسند ہو تو اسے برکت کی دعا کرنی چاہیئے کیوں کہ نظر برحق ہے۔

(یہ نسائی شریف کے الفاظ ہیں) حصن حصین صـ ۲۴۳

(مستدرک حاکمؒ جلد چہارم صفحہ ۲۱۶ - ۲۱۵/ ترتیب شریف جلد سوم صفحہ ۹۴/۹۵)

جس کے اخلاق بگڑ جائیں اسکے کان میں کہو

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلام اور جانور اور بچوں میں سے جو بد خلق ہو گیا ہو تو اس کے دونوں کانوں میں پڑھو۔

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ

کیا اللہ کے دین کے سوا (اور دین) طلب کرتے ہیں اور اسی کے حکم میں

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ

ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے خوشی سے یا

كَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ مَرَّةً

زور سے اور اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے ۱ بار

(کنز العمال جلد ہشتم صفحہ ۴۴ شمار ۹۶۴/ ترتیب شریف صفحہ ۹۶ جلد سوم)

جب جلے ہوئے کو دیکھو

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم آگ لگتی دیکھو تو تکبیر کہو یعنی

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے

کہو اس لیے کہ تکبیر اس کو بجھا دیتی ہے۔

(عمل الیوم واللیلۃ لابن سنّی ۹۷ شمار ۲۸۹/ ترتیب شریف ۹۷ جلد سوم)

جب ستارہ ٹوٹے تو کہو

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ جب ستارہ ٹوٹے تو ہم اس کے پیچھے آنکھیں نہ لگائیں اور اس وقت کہیں۔

مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط مَرَّةً

جو اللہ تعالیٰ چاہیں اور نہیں کوئی طاقت سوائے اللہ کے ۱ بار

(عمل الیوم واللیلہ/ ابن سُنّیؒ صفحہ ۲۱۰ شمار ۷۴۷/ ترتیب شریف صفحہ ۹۹ جلد سوم)

جب گھر کی چھت کی طرف سر اٹھاؤ تو کہو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنا سر گھر کی چھت کی طرف اٹھاتے تو فرمایا کرتے۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ

اے اللہ تیری ذات پاک ہے اور سب تعریفیں تیری ہیں میں تیری بخشش

وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ط مَرَّةً

مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں ۱ بار

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے دریافت کیا اس بارے میں تو حضور نے فرمایا مجھے اسی طرح حکم دیا گیا ہے۔

(طبرانی فی الاوسط/ مجمع الزوائد و منبع الفوائد جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۲/

ترتیب شریف ۹۹/۱۰۰)

جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اپنے دائیں طرف تین مرتبہ تھوکے۔ پھر کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ

اے اللہ بیشک میں تیرے ساتھ پناہ لیتا ہوں شیطان کے عمل سے

وَسَيِّئَاتِ الْاَحْلَامِ ط مَرَّةً

اور بُری خوابوں سے ۱ بار

تو پھر کچھ نہ ہوگا۔

(عمل الیوم واللیلۃ / ابن سُنّی صفحہ ۲۴۷ شمار ۷٦٦/ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۰ جلد سوم)

بارش کے لیے یوں دُعا کرو،

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَرِيًّا مَّرِيْعًا نَّافِعًا

اے اللہ ہم پر ایسا مینہ برسا جو فریاد رسی کرنیوالا ہو ارزانی پیدا کرنیوالا ہو نفع دینے

غَيْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ ط مَرَّةً

والا ہو نقصان دینے والا نہ ہو جلدی برسنے والا ہو دیر میں برسنے والا نہ ہو ۱ بار

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لوگ روتے پیٹتے آئے (پانی نہ برسنے کی وجہ سے) آپ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللّٰھم اسقنا .... الخ اے اللہ سیراب کر ہم کو ایسے مینہ سے جو ہماری فریاد رسی کرے ۔ ہلکا پھلکا جلدی ہضم ہونے والا (ثقل نہ کرے) یا نیک انجام والا ، سستا کرنے والا ، غلہ اگانے والا ، فائدہ دینے والا ، نہ نقصان پہنچانے والا ، جلدی آنے والا ، نہ دیر کرنے والا ۔

حضرت جابر رضؓ نے کہا ، یہ کہتے ہی بادل چھا گیا ان پر ۔

(سننِ ابوداؤدؒ ، جلد اوّل صفحہ ۱۶۵ / ترتیب شریف جلد سوم صفحہ ۱۰۸)

جب بارش دیکھو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش دیکھتے تو فرماتے ۔

اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَّافِعًا ط	مَرَّۃً
اے اللہ خوشحالی کرنے والی بارش برسا	۱ بار

(صحیح بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۱۴۰ / ترتیب شریف جلد سوم صفحہ ۱۱۲)

جب بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سنو

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُھْلِكْنَا

اے اللہ نہ مار ڈالنا ہمیں اپنے غضب سے اور نہ ہلاک کر دینا ہمیں

بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ ط مَرَّةً

اپنے عذاب سے اور معافی دے دیجئے ہمیں اس سے پہلے ۱ بار

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم گرج یا بجلی کی کڑک سنتے تو فرمایا کرتے اللھم لا تقتلنا ..... الخ

مستدرک حاکم جلد چہارم صفحہ ۲۸۶ / ترتیب شریف جلد سوم صفحہ ۱۱۶

جب آندھی آئے (اسکی طرف دو زانو بیٹھ جاؤ) اور کہو

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِھَا وَخَیْرِ مَا

اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی اسکی اور بھلائی اس کی جو اس

فِیْھَا وَخَیْرِ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ

میں ہے اور بھلائی اس کی جو اس کو دیکر بھیجا گیا ہے اور پناہ لیتا ہوں میں تیری اسکے

مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ ط ۱ بار

شر سے اور اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اور اسکے شر سے جو اسکو دیکر بھیجا گیا ۱ بار

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم آندھی کے وقت یہ فرمایا کرتے اللھم انی اسئلك .... الخ
اس باب میں ابی بن کعبؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے
(صحیح مسلم شریف جلد اوّل صفحہ ۲۹۴/ ترتیب شریف جلد سوم صفحہ ۱۱۷۔)

جب سخت گرمی ہو یا سخت سردی ہو تو کہو

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَآ اَشَدَّ حَرَّ هٰذَا الْيَوْمِ ط

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا آج کے دن کس قدر سخت گرمی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ ط مَرَّةً

اے اللہ مجھے دوزخ کی گرمی سے بچا ۱ بار

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَآ اَشَدَّ بَرْدَ هٰذَا الْيَوْمِ ط

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا آج کے دن کس قدر سخت سردی ہے

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنْ زَمْهَرِيْرِ جَهَنَّمَ ط مَرَّةً

اے اللہ مجھے دوزخ کی سردی سے بچا ۱ بار

حضرت ابوسعید خدریؓ یا ابن حجیرہ الاکبرؓ دونوں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے یا ایک نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان فرمائی ہے
کہ فرمایا جب دن بہت گرم ہو تو جو آدمی کہے لا الہ الا اللہ ما اشد

حر ھذا الیوم .... الخ تو اللہ تعالیٰ دوزخ کو فرماتے ہیں ۔ میرے بندوں میں سے ایک بندے نے تیری گرمی سے پناہ مانگی ہے ۔ پس تو گواہ رہ ۔ میں نے اسے پناہ دے دی اور اگر سخت سردی کا دن ہو تو جب کوئی بندہ کہے ۔ لا الہ الا اللہ ما اشد برد الیوم ..... الخ تو اللہ تعالیٰ دوزخ کو فرماتے ہیں کہ میرے بندوں میں سے ایک بندے نے تیری ٹھنڈک سے پناہ مانگی ہے اور میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ بیشک میں نے اسے پناہ دیدی ۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !) دوزخ کی ٹھنڈک سے کیا مراد ہے تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ وہ ایک گھر ہے جس میں کافر کو ڈالا جائے گا اور سخت سردی کی وجہ سے اس کے اعضاء جدا ہو جائیں گے ۔

(عمل الیوم واللیلہ / ابن سُنّی صفحہ ۱۰۰ اشمار ۱۰۳/ ترتیب شریف صفحہ ۱۲۱ اجلد سوم)

جب کوئی نیا کپڑا پہنو

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا الثَّوْبَ وَ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور مجھے

رَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ مَرَّۃً

عطا کیا بغیر میری طاقت اور قوّت کے ا بار

حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے باپؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کپڑا پہن کر کہے ۔

الحمد للّٰہ الذی کسانی ...... الخ تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(عمل الیوم واللیلہ/ابن سنیؒ صفحہ ۹۰ شمار ۲۶۶/ ترتیب شریف صفحہ ۱۳۱)

جب کپڑا اُتارو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب کوئی کپڑے اُتارے تو جنّوں کی آنکھوں اور بنی آدم کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ یہ ہے کہ کہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ ط	مَرَّۃً
اللہ کے نام سے	۱ بار

(عمل الیوم واللیلہ/ ابن سنیؒ صفحہ ۹۱ شمار ۲۶۹/ ترتیب شریف صفحہ ۱۳۳ جلد سوم)

○

نہانے کے وقت جب کپڑے اُتارو تو کہو

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنّوں کی آنکھوں اور انسانوں کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان (غسل) کے لیے یا سونے کے لیے) کپڑے اُتارے تو کہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط مَرَّةً

اللہ کے نام کے ساتھ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہ ۱ بار

(عمل الیوم واللیلۃ/ابن سنیؒ/صفحہ ۹۱ شمارہ ۲۶۸/ترتیب شریف صفحہ ۱۳۷ جلد سوم)

جب کسی مسلمان بھائی سے مصافحہ کرو

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دو آدمی آپس میں اللہ کے لیے محبت رکھتے ہوں اور دونوں میں سے ایک سامنے آجائے اور دوسرے سے مصافحہ کرے اور دونوں درود شریف پڑھیں وہ نہیں جُدا ہوں گے مگر اللہ سُبحانہٗ دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیں گے۔ درود شریف۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ

اے اللہ رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی

الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ ط

اُمّی اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اور سلام بھیج

(عمل الیوم واللیلہ/ابن سنیؒ/صفحہ ۶۸/۶۷ شمارہ ۱۹۰
ترتیب شریف جلد سوم صفحہ ۱۴۱)

جب کوئی احسان کرے

حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کسی کے ساتھ نیکی کرے اور نیکی کرنے والے سے کہہ دے۔

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا ط

بدلہ دیوے تجھے اللہ اچھا بدلہ

تو اس نے بہت زیادہ تعریف کر دی یعنی اس کا حق ادا کر دیا۔

(عمل الیوم واللیلہ لابن سنیؒ صفحہ ۹۱ شمار ۲/۲۷۰ ترتیب شریف جلد سوم صفحہ ۱۴۵/۴۶)

جب کسی بیماری ومصیبت میں مبتلا ہو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلا۔ اس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھا یا میرا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تھا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت خراب حال آدمی کے پاس آئے تو حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے فلاں! یہ تیری اس حد تک (کمزور) حالت کس وجہ سے نظر آ رہی ہے۔ اس نے کہا کہ تکلیف اور بیماری کی وجہ سے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھا دوں (کہ جن کے پڑھنے سے) تیری بیماری اور تکلیف دُور ہو جاتے اس پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپؐ (وہ کلمات) مجھے نہیں سکھاتے؟ (مجھے تعلیم فرمائیں) تو آپؐ نے فرمایا۔ اے ابوہریرہؓ کہہ۔

تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَ

میں نے بھروسہ کیا اس ذات پر جو زندہ ہے اسے موت نہیں اور

الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو اولاد نہیں رکھتا اور نہ ہی بادشاہت

یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ

میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ کمزوری کی وجہ سے کوئی اس کا مددگار

لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا

ہے اور اس کی خوب بڑائیاں بیان کیا کریں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر (ایک دن) اس آدمی کے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جب کہ وہ اچھے حال میں تھا تو آپؐ نے فرمایا۔ مھیم (تعجب سے پوچھا) کہ کس طرح ٹھیک ہوا اس نے کہا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جب سے آپؐ نے مجھے وہ کلمات سکھائے۔ میں ہمیشہ انہیں پڑھتا ہوں۔

(مستدرک حاکمؒ جلد اوّل صفحہ ۵۰۹ / ترتیب شریف صفحہ ۱۵۰ جلد سوم)

اگر جسم میں درد ہو تو کہے

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ اس وقت میں درد میں مبتلا تھا۔ درد اس قدر شدید تھا کہ (میں گمان کرتا تھا) کہ اب مرا، اب مرا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے داہنے ہاتھ سے اسے سات بار مسح کرو اور کہو۔

أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ

مجھے جو کچھ تکلیف ہے اس سے میں اللہ کی عزت اور اسکی قدرت اور اسکے غلبہ

مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

اور اسکی حکومت کی پناہ مانگتا ہوں سات بار

حضرت عثمان رض فرماتے ہیں۔ میں نے ایسا ہی کیا اور مجھے جو تکلیف تھی اللہ نے دُور کردی ۔ اس کے بعد میں ہمیشہ اپنے گھر والوں کو اور ان کے علاوہ اور لوگوں کو اس کا حکم کرتا رہا۔ (لوگوں کو تبلاتا رہا کہ تم بھی یونہی دم کیا کرو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۲۹/ ترتیب شریف صفحہ ۱۵۲ جلد سوم)

بخار کے لیے تعویذ

حضرت یونس بن حباب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے تعویذ لٹکانے کے بارے میں اجازت مانگی تو انہوں نے فرمایا۔ ہاں اجازت ہے۔ جب کہ اللہ کی کتاب سے ہو یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں سے ہو اور مجھے فرمایا کہ میں اس کے ذریعے بخار سے شفا حاصل کروں (اور) فرمایا میں اسے لکھوں۔

يٰنَارُ كُونِىْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۙ

اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی والی ہو جا ابراہیم (علیہ السلام) پر

وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ۚ

اور ان (کفار نے) ان پر مکر کیا پس ہم نے ان کو خسارہ والوں میں سے کر دیا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ

اے اللہ جبرئیل میکائیل اور اسرافیل (علیہ السلام)

اِشْفِ صَاحِبَ هٰذَا الْكِتٰبِ ۚ مَرَّةً

کے رب شفا بخش اس تحریر والے کو ۱ بار

اسے جریرؒ نے روایت کیا ہے۔

(کنز العمال جلد پنجم صفحہ ۱۹۴ شمار ۳۹۲۵/ ترتیب شریف صفحہ ۱۵۹ جلد سوم)

مصیبت کے وقت کی دُعا

حضرت اسمار بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا مجھ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ سکھاؤں میں تجھ کو چند کلمے جس کو تو کہا کرے مصیبت اور سختی میں، وہ یہ ہیں۔

اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ط مَرَّةً

اللہ اللہ ہمارا رب ہے ہم اسکے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے ا بار

(سنن ابن ماجہ صفحہ ۲۷۷ ترتیب شریف صفحہ ۱۹۰ جلد سوم)

جب کسی بادشاہ یا ظالم کا خوف ہو تو کہو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت ہے کہ اگر بادشاہ یا کسی ظالم کا خوف ہو تو کہے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت زیادہ قوت والا ہے اپنی تمام مخلوق سے

اَللّٰہُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ

اللہ بہت زیادہ طاقتور ہے اس سے جس سے میں ڈرتا ہوں اور خوف کھاتا ہوں پناہ لیتا ہوں میں

الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَآءُ اَنْ

اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی تھام کر رکھنے والا ہے آسمان

تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ

کو زمین پر مگر اس کے حکم سے فلاں (یہاں نام لو) بندے

فُلَانٍ وَّجُنُوْدِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ مِنَ

کے شر سے اور اسکے خدام سے اور اس کے حامیوں سے

الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰھُمَّ کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّھِمْ

جنّ ہوں یا انسان اے اللہ بن جا تو میرے لیے پناہ دہندہ ان کے شر سے

جَلَّ ثَنَآؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُكَ ؕ

بلند تر ہے تیری تعریف اور غالب ہے تیری پناہ لینے والا اور کوئی معبود نہیں تیرے سوا

(ابن ابی شیبہؒ / مردویہ، طبرانیؒ / حصن حصین صفحہ ۲۲۳

ترتیب شریف جلد ۳ صفحہ ۲۱۱)

دُعائے حاجت

حضرت عبداللہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اللہ یا کسی اور سے حاجت ہو تو اسے کرنا چاہئے کہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی توصیف وتعریف بیان کرے۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور پھر کہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ط سُبْحَانَ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اللہ بُردبار بزرگی والا ہے پاک ہے

اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

اللہ جو عظمت والے عرش کا مالک ہے سب تعریف اس اللہ ہی کے

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ

لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے مانگتا ہوں میں تجھ سے اسباب تیری

رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْعِصْمَةَ

رحمت کے اور وسائل تیری بخشش کے اور حفاظت

مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّ

ہر گناہ سے اور غنیمت جاننے کا جذبہ ہر نیکی کو اور

السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ ط لَاتَدَعْ لِي ذَنْبًا

سلامتی ہر گناہ سے نہ چھوڑیئے میرے کسی گناہ

اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا

کو مگر اسطرح کہ تو اسے بخش دے اور نہ چھوڑیئے کوئی غم مگر اس طرح کہ تو اسے کھولدے اور نہ

حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا

چھوڑیئے گا کوئی حاجت جو تیری مرضی کے تحت ہے مگر اس کو پورا فرما کر

يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط مَرَّةً

اے تمام رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنے والے ۱ بار

(جامع ترمذی جلد اوّل صفحہ ۶۳ / ترتیب شریف صفحہ ۳۴۸ جلد سوم)

آسیب زدہ کے لیے

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک عورت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا بیٹا لے کر آئی اور عرض کیا کہ میرے اس بیٹے کو آسیب

ہے۔ پس جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے منہ میں تھوکا۔ پھر فرمایا۔

بِسْمِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اِخْسَأْ

اللہ کے نام سے محمد اللہ کے رسول ہیں اے اللہ کے

عَدُوَّ اللّٰهِ

دشمن دفع ہو

پس اس کے بعد کسی چیز نے اسے ضرر نہ پہنچایا۔

(عمل الیوم واللیلہ/ابن سنیؒ صفحہ ۲۰۴ شمار ۶۲۷/ترتیب شریف جلد سوم صفحہ ۲۳۹)

اَلدَّعَوَاتُ

مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت "مقالید السمٰوٰت والارض" کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے مجھے فرمایا کہ اے عثمانؓ! تو نے مجھ سے ایک ایسی بات پوچھی ہے جو تجھ سے پہلے کسی نے نہیں پوچھی، آسمان و زمین کی کنجیاں یہ ہیں۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ

کوئی معبود نہیں مگر اللہ ۔اور اللہ سب سے بڑا ہے اور پاک ہے

اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ

اللہ اور سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اور بخشش مانگتا ہوں اللہ سے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ

کوئی معبود نہیں مگر اللہ وہ اوّل ہے اور وہ آخر ہے اور ظاہر ہے

وَالْبَاطِنُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا

اور پوشیدہ ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہمیشہ زندہ ہے

يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى

اسے (کبھی) موت نہیں اسکے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر

كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ط مِائَةَ مَرَّةً

چیز پر قادر ہے ۱۰۰ بار

(فرمایا) اے عثمانؓ! جس نے اس وظیفہ کو سو مرتبہ پڑھا، اس کو اس کے بدلے میں دس نوازشیں حاصل ہوں گی۔ پہلی، اس کے اگلے گناہ

معاف کیے جائیں گے۔ دوسری، اس کو آگ سے نجات لکھ دی جائے گی تیسری، اس کے ساتھ دو فرشتے مقرر کئے جاتے ہیں جو رات دن اس کی آفتوں سے بیماریوں سے حفاظت کرتے ہیں۔ چوتھی، اس کو خزانہ ثواب کا دیا جاتا ہے۔ پانچویں، اس کو اس شخص کے برابر ثواب ملے گا جس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے سو غلام آزاد کیے۔ چھٹی، اس کو اتنا ثواب ملے گا جیسے اس نے قرآنِ کریم، توراۃ، انجیل اور زبور پڑھ لیں۔ ساتویں، اس کے واسطے بہشت میں گھر بنے گا۔ آٹھویں، اس کا حور العین سے نکاح کر دیا جائیگا۔ نویں، اس کے سر پر عزّت کا تاج پہنایا جائیگا۔ دسویں، اس کے گھر کے ستّر آدمیوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جائیگی۔

اے عثمانؓ! اگر تو طاقت رکھے تو کسی بھی دن یہ وظیفہ تجھ سے فوت نہ ہو تو کامیاب ہونے والوں میں سے کامیاب ہوگا اور اگلوں پچھلوں میں سے بڑھ جائیگا۔

(ابنِ مردودیہ/ ابویعلیٰ/ ابن ابی عاصم/ کنز العمال جلد اوّل صفحہ ۲۶۲ شمار ۴۵۹۲)

فجر و عصر

دُعائے کَثِیرُ البَرَکَت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَ دِیْنِیْ بِسْمِ اللّٰہِ

اللہ کا نام لیتا ہوں میں اپنی جان پر اور اپنے دین پر اللہ کا نام لیتا ہوں

عَلٰٓی اَھْلِیْ وَ مَالِیْ وَ وَلَدِیْ بِسْمِ اللّٰہِ

میں اپنے اہل اور مال اور اپنی اولاد پر اللہ کا نام لیتا ہوں میں

عَلٰی مَآ اَعْطَانِی اللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِكُ

ان چیزوں پر جو اس نے مجھے عطا کیں اللہ اللہ ہی میرا رب ہے میں اسکے ساتھ

بِہٖ شَیْئًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

نہیں شریک ٹھہراتا کسی کو اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَعْظَمُ مِمَّآ اَخَافُ وَ

اور بہت بلند ہے اور بہت اونچا ہے اور بہت برتر ہے ان چیزوں سے جن سے میں ڈرتا

اَحْذَرُ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ وَلَآ

ہوں اور بچتا ہوں بہت باعزت ہے تیری پناہ اور پُر جلال ہے تیری تعریف اور کوئی

اِلٰہَ غَیرُكَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ

معبود نہیں تیرے سوا اے اللہ میں پناہ لیتا ہوں تیری اپنے نفس کے شر

نَفْسِی وَمِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ مَّرِیْدٍ وَّمِنْ

سے اور ہر شیطان سرکش سے اور ہر

کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ

ظالم جابر دشمن سے اگر وہ منہ پھیرلیں تو کہہ کافی ہے مجھے

اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ

اللہ کوئی معبود نہیں مگر وہ اسی پر بھروسہ کرتا ہوں میں اور وہ

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ

مالک ہے عظمت والے عرش کا بیشک میرا کارساز وہی اللہ

الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ط

ہے جس نے اُتارا ہے کتاب کو اور وہی ولی ہے نیک بندوں کا

یہ دُعا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ہے جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے۔ انہوں نے دس سال حضور اقدس صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت کی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت انسؓ کی والدہ کے التماس پر) ان کو دنیا و آخرت کی دعائے خیر سے مخصوص و مشرّف فرمایا اور حق سبحانہ' و تعالیٰ نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی دعائے مبارک سے ان کی عمر اور مال اور اولاد میں بڑی برکت عطا فرمائی اور سو سال سے زیادہ ان کی عمر ہوئی اور سو کی تعداد تک ان کی اولاد ہوئی ۔ تہتر بیٹے پوتے ہوتے اور باقی لڑکیاں اور ان کا باغ سال میں دو دفعہ پھلتا تھا۔ یہ دنیا کی برکتیں ہیں اور آخرت کی برکتوں کے متعلق کیا کہہ سکتے ہیں۔

شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ حدیث شریف کے بڑے علماء میں سے ہیں۔ کتاب جمع الجوامع میں حدیث نقل کرتے ہیں کہ ابوالشیخ کتابِ ثواب میں اور ابن عساکرؒ نے تاریخ میں روایت کی ہے کہ ایک دن حضرت انسؓ حجاج بن یوسف ثقفی کے پاس بیٹھے تھے۔ حجاج نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا تو نے دیکھا ہے کہ تیرے صاحب یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے گھوڑے اور دیگر اسبابِ دولت و ثروت موجود تھا؛ حضرت انسؓ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم! یقیناً میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس سے (کہیں بہتر) چیزیں دیکھی ہیں اور میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہے ۔ آدمی تین طرح کے گھوڑے رکھتے ہیں ۔ ایک قسم تو وہ ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے اور دشمنانِ دین کی گوشمالی کے لیے ان کو رکھا جاتا ہے ۔ ان گھوڑوں کی لید، پیشاب اور گوشت پوست اور خون کو قیامت کے روز ترازو میں تولا جائے گا۔ دوسری قسم کے وہ گھوڑے ہیں۔ جن کو اپنی ضرورتوں کے لیے رکھا جاتا ہے اور بوقتِ ضرورت ان پر سوار ہوتے ہیں ۔ تیسری قسم کے وہ گھوڑے ہیں جن کو

نمود و نمائش کے لیے رکھا جاتا ہے تاکہ لوگ دیکھیں اور کہیں فلاں کے پاس اتنے گھوڑے ہیں۔ جو شخص اس نیت سے گھوڑا رکھتا ہے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اے حجاج! تیرے گھوڑے اسی قبیل کے ہیں! اس بات کو سُننے سے حجاج سخت ناراض ہوا اور کہا۔ اے انس رضؓ! اگر تو نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت نہ کی ہوتی اور امیر المومنین عبدالملک بن مروان کا خط تمہاری سفارش میں نہ آیا ہوتا کہ اس میں تمہارے حالات کی رعایت کے بارے میں لکھا ہے تو تمہارے ساتھ وہ کرتا جو چاہتا۔ حضرت انس رحؒ نے فرمایا نہیں، اللہ کی قسم تو ہرگز میرے ساتھ کچھ نہیں کر سکتا اور میری جانب بُری آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا۔ بلاشبہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چند کلمات کو سُن رکھا ہے۔ میں ہمیشہ ان کلمات کی پناہ میں ہوں اور ان کلمات کی طفیل میں کسی بادشاہ کے غلبہ سے اور کسی شیطان کی بُرائی سے نہیں ڈرتا۔ حجاج اس کلام پُر ہیبت سے بہت خوفزدہ ہوا اور ایک ساعت کے بعد سر اُٹھا کر کہا۔ اے ابوحمزہ رضؓ! وہ کلمات مجھے سکھا دے! حضرت انس رضؓ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم وہ کلمات میں تجھے ہرگز نہیں سکھاؤں گا۔ کیونکہ تو اس کا اہل نہیں۔

جب حضرت انس رضؓ کی رحلت کا وقت آیا تو آپ رضؓ کے خادم حضرت ابان رضؓ نے آپ کے سرہانے کھڑے ہو کر فریاد کی۔ حضرت انس رضؓ نے فرمایا کیا چاہتا ہے؟ عرض کی وہ کلمات جن کو حجاج آپ سے سیکھنا چاہتا تھا اور آپ رضؓ نے اس کو نہیں بتائے (فرمایا) ہاں، میں تجھ کو وہ کلمات سکھا دوں گا تو ان کا اہل ہے اور فرمایا۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس خدمت کی اور آپ دنیا سے تشریف لے گئے اس حالت میں کہ مجھ سے خوش تھے۔

اے ابانؓ! تو نے میری دس سال خدمت کی ہے اور میں اب دُنیا سے کوُچ کر رہا ہوں اس حالت میں کہ میں تجھ سے راضی ہوں۔ پڑھ تو صبح و شام ان کلمات کو۔ اللہ تعالیٰ تجھ کو ہر آفت سے حفاظت میں رکھے گا۔

(ترتیب شریف جلد دوم صفحہ ۶۱)

بعد فجر و عصر

سَیِّدُ الاِسْتِغْفَار

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ

اے اللہ تو میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا

وَاَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ

اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد و پیمان پر ہوں

مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا

جتنی کچھ مجھ میں استطاعت ہے پناہ لیتا ہوں میں تیری اس کے شر سے جو کچھ میں

صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ

نے کیا اعتراف کرتا ہوں میں ان نعمتوں کا جن سے تونے مجھے نوازا اور

اَبُوْءُ بِذَنْبِی فَاغْفِرْلِی فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ

اور اقرار کرتا ہوں میں اپنے گناہوں کا پس بخش دے مجھے بیشک کوئی بھی بخشنے

الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ط

والا نہیں ہے گناہوں کا مگر تو

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین استغفار یہ ہے کہ تو ان الفاظ کو کہے۔

اللھم انت ربی لا الہ الا انت .... الخ

فرمایا (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے) کہ جو شخص پڑھے ان کلمات کو دن میں اس کے مفہوم پر کامل یقین رکھ کر اور وہ اسی دن مرجائے شام ہونے سے پہلے تو وہ جنتی ہے اور جو پڑھے ان کلمات کو رات کے وقت، اور وہ ان کے معنی پر یقین رکھتا ہو، صبح ہونے سے پہلے مرجائے وہ جنتی ہے

(شداد بن اوس رضؓ / بخاری رحؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۹۲/۳ شمار ۲۳۱۲)

(ترتیب شریف جلد دوم صفحہ ۵۹/۶۰)

اَللّٰھُمَّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْحَلِيْمُ

اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں (تو) بڑا بردبار

الْكَرِيْمُ سُبْحَانَكَ تَبَارَكْتَ رَبَّ

بڑے کرم والا ہے۔ تو پاک ہے برکت والا ہے۔ رب

الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔

عرش عظیم کا۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علیؓ! میں تجھے ایسی دُعا سکھاؤں جس کے ذریعے تو دعا کرے تو تجھ پر اگر چیونٹیوں کی تعداد کے برابر بھی گناہ ہوں گے تو ان کو بخش دیا جائے گا۔ دُعا یہ ہے۔ اللھم لا الہ الا انت ...الخ

اسے طبرانی نے روایت کیا۔

الجزء العاشر صفحہ ۱۸۰
مجمع الزوائد و منبع الفوائد

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ط

نہیں کوئی معبود مگر اللہ بڑا بردبار بڑا کریم

سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَ

پاک ہے اللہ پروردگار سات آسمانوں کا اور

رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۔ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

پروردگار عرش عظیم کا. ۳ بار

حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس شخص نے کہا لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم...الخ تین بار تو وُہ اس شخص کے مانند ہے جس نے لیلۃ القدر کو پا لیا۔

اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

کنز العمال جلد اوّل صفحہ ۲۰۴ شمار ۳۸۷۹

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بلند عزّت والا ہے.

سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ط

اللہ پاک ہے جو عرش کریم کا پروردگار ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ اے اللہ

اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَ تَجَاوَزْ عَنِّیْ

مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھ سے درگزر فرما

وَاعْفُ عَنِّیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ط

اور مجھے معاف فرما بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے.

حضرت ابوجعفر محمدّ بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کلمات الفرج یعنی کشائش لانے والے ہیں۔ لا الٰہ الا اللہ العلی العظیم....الخ

اسے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

کنز العمال جلد اوّل صفحہ ۳۰۰ شمار ۵۰۲۴

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بلند برُد بار کریم ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بلند عظمت والا ہے.

سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ

پاک ہے اللہ پروردگار سات آسمانوں کا

رَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

پروردگار عرش کریم کا اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مجھے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مغفرت ذنوب کے لیے یہ کلمات تعلیم فرمائے خواہ وہ سمندر کی جھاگ یا چیونٹیوں کی تعداد کے برابر ہوں وہ کلمات یہ ہیں۔

لا الٰہ الا اللہ العلی الحلیم الکریم۔۔۔۔الخ

اسے احمد نے اپنی مسند میں اور ابن ابی الدنیا نے الدعا اور ابن ابی عاصم نے اپنی کتاب السنہ میں اور ابن جریر نے روایت کیا ہے۔

کنز العمال جلد اوّل صفحہ ۲۹۸ شمار ۵۰۰۳

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ ط سُبْحَانَ

پاک ہے ملک اور ملکوت والی ذات پاک ہے

ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ ط سُبْحَانَ

عزّت اور جبروت والی ذات پاک ہے

الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ ط سُبُّوْحٌ

وہ ذات جو زندہ ہے جسے موت نہیں وہ سبوح ہے

قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ؕ

پاک ہے پروردگار ہے ملائکہ اور رُوح کا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نور کا دریا پیدا فرمایا ہے۔ جس کے اردگرد نورانی ملائکہ نور کے پہاڑ پر اپنے ہاتھوں میں نور کے ٹکے لیے ہوئے (یہ) تسبیح بیان کرتے ہیں۔ سبحان ذی الملك والملكوت .الخ

پس جس شخص نے روزانہ ایک بار یا مہینے میں ایک بار یا سال میں ایک بار یا ساری عمر میں ایک بار پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیتا ہے خواہ سمندر کے جھاگ یا وسیع میدان کی ریت کے برابر ہوں، خواہ وہ شخص جہاد سے بھاگ آنے کا مجرم ہو۔

اسے دیلمی نے روایت کیا ہے۔

کنز العمال جلد اوّل صفحہ ۲۰۲ نمبر ۳۸۵۲

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے وہ واحد ہے کوئی شریک

لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا صَمَدًا لَّمْ يَلِدْ

نہیں اس کا معبود ہے (وہی) ایک تن تنہا بے نیاز

وَلَمْ يُوْلَدْ ۵ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ

نہ اس نے (کسی کو) جنا اور نہ وہ جنا گیا اور نہ اُس کا

كُفُوًا اَحَدٌ۔ اَحَدَ عَشَرَ

کوئی برابر کا ہمسر ہے۔ ۱۱ بار

حضرت ابن ابی اوفیٰ اور جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے پڑھا لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ ۔۔۔۔۔۔ الخ گیارہ بار تو اللہ تعالےٰ اس کے لیے دو لاکھ نیکیاں لکھتا ہے۔ اور جس شخص نے زیادہ پڑھا تو اس کا ثواب بھی اللہ تعالیٰ بڑھا دیتا ہے۔

اسے طبرانی نے کبیر میں حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے اور ابونعیم نے حلیہ میں اور ابن عساکر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کنز العمال جلد اوّل صفحہ ۲۰۴ شمار ۳۸۸۶۔

سُبْحَانَ الْقَائِمِ الدَّائِمِ ط سُبْحَانَ

پاک ہے اللہ قائم ہمیشگی والا پاک ہے (وُہ جو)

الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ط سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ

حی و قیوم ہے پاک ہے وہ ذات جو ہمیشہ

لَا یَمُوْتُ ط سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

زندہ ہے اس کیلیے موت نہیں۔ پاک ہے اللہ عظمت والا اور اسی کی

وَبِحَمْدِہٖ ط سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ

تعریف ہے وہ سبوح ہے قدوس ہے پروردگار ہے ملائکہ

وَالرُّوْحِ ط سُبْحَانَ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی ط

اور رُوح کا پاک ہے بلند تر ذات

سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی۔

پاکی اور بلندی اسی کے لیے ہے۔

حضرت ابان نے حضرت انس رضی اللہ سے روایت کی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ہر روز پڑھا سبحان القائم الدائم..... الخ تو وُہ شخص موت سے پہلے اپنا ٹھکانا جنّت میں دیکھ لے گا یا کسی اور کو دکھایا جائے گا۔ اسے ابن شاہین نے ترغیب اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

کنزالعمال جلد اوّل صفحہ ۲۰۵ شمار ۳۸۹۸

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَوَاضَعَ کُلُّ شَیْءٍ

سب تعریف اللہ تعالےٰ کے لیے ہے کہ جس کی عظمت کے آگے

لِعَظَمَتِہٖ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ

ہر چیز عاجز ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔

ذَلَّ کُلُّ شَیْءٍ لِّعِزَّتِہٖ ط وَالْحَمْدُ

کہ جس کی عزّت کے سامنے سب چیزیں ذلیل ہیں۔ اور سب تعریف اللہ تعالےٰ

لِلّٰہِ الَّذِیْ خَضَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِّمُلْکِہٖ ط

کیلیے ہے جس کی حکومت کے سامنے ہر شئے جھکی ہوئی ہے

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اسْتَسْلَمَ کُلُّ

اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہر چیز کو اپنی

شَیْءٍ لِّقُدْرَتِہٖ۔

قدرت کے مطیع کر رکھا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے الحمد للہ تواضع کل شیءٍ لعظمۃ ...... الخ اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے پاس کی چیز (رحمت و بخشش) طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھتے ہیں۔ اور اس کے ہزار درجے بلند کرتے ہیں۔ اور ستّر ہزار فرشتوں کو اس کے لیے قیامت تک استغفار کرنے کے لیے مقرر فرما دیتے ہیں۔ اسے طبرانی نے کبیر میں اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

کنز العمال جلد اول صفحہ ۲۰۵ شمار ۳۸۹۱

بروزِ جمعۃ المبارک

○ سورۃ ہُود ایک بار (کعبؓ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۳۶۵ ۔شمار ۲۰۵۶)

○ سورۃ الکہف ایک بار۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص جُمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے اس کے لیے اس جُمعہ سے اگلے جُمعہ تک ایک نُور روشن رہتا ہے۔ (ابوسعیدؓ خدری / حصن حصین صفحہ ۵-۴۵۴)

جو شخص جُمعہ کی رات میں اس سُورت کو پڑھے اس کے لیے اس کے اور خانہ کعبہ کے درمیان برابر نُور روشن رہتا ہے۔ (موقوفاً بحوالہ ایضاً)

○ نمازِ جُمعہ کے بعد سورۂ اخلاص ۷ بار سورۂ الفلق ۷ بار سورۂ النّاس ۷ بار

اللہ تعالیٰ یہ سُورتیں پڑھنے والے کو دُوسرے جُمعہ تک بُرائی سے پناہ دیتے ہیں۔ (حضرت عائشہ رضؓ / عمل الیوم واللیلہ لابن سنیؒ صفحہ ۱۰۱۔شمارہ ۳۷۵)

○ نمازِ جُمعہ کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ ۱۰۰ بار

جمعہ کے دن نمازِ عصر کے بعد اپنی جگہ سے اُٹھنے سے پہلے یہ پڑھنے والے کے ہزار گناہ اور اس کے والدین کے ۲۴ ہزار گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ (ابن عباس رضؓ / عمل الیوم واللیلہ ابن سنیؒ صفحہ ۱۰۱۔شمار ۳۷۷)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝

مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلٰٓى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَ هُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝۱ (الانبیاء)

(نزدیک آلگا لوگوں کو ان کے حساب کا وقت اور وہ بے خبر ٹالتے ہیں۔)

- وقت مومن کی قیمتی متاع ہے۔
- یہ وقت بڑا قیمتی ہے، اسے فضول ضائع نہ کریں۔
- ہر وقت کسی نہ کسی کارآمد شغل میں مصروف رہیں۔

اپنے دِل سے پُوچھیے

- اس وقت مجھے کیا کرنا چاہیے؟
- کیا اس وقت میں وہی کام کر رہا ہوں جو مجھے کرنا چاہیے؟
- کیا میرا یہ وقت فضول تو نہیں جا رہا؟
- ان باتوں کی بجائے کام کرنا زیادہ بہتر ہے؟

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے کہ مرد کا خاموش رہنا (اور خاموشی پر ثابت قدم رہنا) ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (عمران بن حصینؓ بیہقیؒ)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرتِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

"اے ابوذرؓ! میں تجھ کو دو ایسی باتیں تبلاؤں جو نہایت سُبک اور ہلکی ہیں لیکن اعمال کے ترازو میں بہت بھاری ہیں۔"

ابوذرؓ نے عرض کیا: ہاں ضرور بتایئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طویل خاموشی اور خوش خلقی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، ان دو خصلتوں سے بڑھ کر مخلوق کے لیے کوئی عمل نہیں ہے۔"

(بیہقیؒ/ مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم صفحہ ۴۸۸ شمار ۴۶۵۱)

پانچ بنائے طریقت الاسلام

۱۔ ذِکر ○ ۲۔ فِکر ○ ۳۔ مراقبہ ○ ۴۔ مشاہدہ ○ ۵۔ فیض

عن مطرف عن ابيه قال اتيت النبىّ صلى الله عليه وسلّم وهو يقرأ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قال يقول ابن آدم مالى مالى وهل لك يا ابن آدم من مالك الاما اكلت فافنيت أو لبست فابليت أو تصدَّقت فامضيت۔

(الصحیح لمسلم الجلد الثانی ص۴۰۷)

حضرت مطرفؓ کے والد (حضرت عبداللہ بن الشخیرؓ) عنہٗ بیان کرتے ہیں کہ میں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہُوا اور آپؐ سورۃ الھٰکم التکاثر تلاوت فرما رہے تھے۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ ابنِ آدم (انسان) کہتا ہے میرا مال، میرا مال۔ حالانکہ (حقیقت میں) اے ابن آدم مال میں تیرا صرف اتنا حصّہ ہے

جسے تو کھا کر فنا کر دے یا پہن کر بوسیدہ کر دے یا صدقہ کر کے آخرت کا ذخیرہ بنالے۔

○ ہمارا مطلوب اللہ ہے۔ ○ ہمارا مقصود اللہ ہے۔

○ ہمارا معبود اللہ ہے۔ اور ہر جا موجود اللہ ہے۔

○ ہمارے قائد العلم والعرفان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

○ ہماری شاہراہ شریعت ہے۔ ○ ہماری سواری شوق ہے۔

○ ہمارا ہتھیار علم ہے۔ ○ ہماری ڈھال صبر ہے۔

○ ہمارے دین کی جڑ عقلِ سلیم ہے۔ ○ ہماری جائیداد حسنات ہیں۔

○ ہمارا لباس تقویٰ ہے۔ ○ ہمارا عمامہ ادب ہے۔

○ ہماری خوراک ذِکر و فکر ہے۔ ○ ہمارا فخر فقر ہے۔

○ ہمارا کسب اسلام کی دعوت و تبلیغ ہے

○ ہمارا جذبہ محبت ہے۔

○ ہمارا راس المال معرفت ہے۔

○ ہمارا خزانہ توکّل ہے۔

○ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے اور اخلاق ہماری شخصیت کا آئینہ دار ہے۔

○ کراماً کاتبین ہمارے دو معتمد ساتھی اور گواہ ہیں۔

چند ضروری ہدایات

پردہ اسلام کا مستند حکم ہے۔ اپنے اہل و عیال کو پردے کا حکم دیں۔ اور اپنے پڑوسی کو بھی پردہ کی تلقین کریں۔ اکثر فسادات کا موجب بے پردگی ہی ہے۔ ہر کسی کو ہر کسی سے پردہ کی اہمیت بتائیں۔

عورت کا گھر سے خوشبو لگا کر نکلنا، اپنے محرم کے بغیر اپنی زینت کو ظاہر کرنا اور نامحرم مرد کا نامحرم عورت سے، اسی طرح نامحرم عورت کا نامحرم مرد سے خفیہ یا علانیہ دوستی اور میل جول رکھنا۔ یا کسی اور قسم کا رشتہ استوار کرنا حرام ہے۔

اپنے علم پہ عمل کریں۔ جن باتوں سے منع کیا گیا ہے، باز رہیں۔ (جن باتوں سے خود باز رہیں۔ ان سے لوگوں کو بھی باز رہنے کی تلقین کریں۔ اسی طرح جن باتوں کا حکم دیا گیا ہے، انہیں کریں۔ اور لوگوں کو بھی کرنے کی تلقین کریں۔) جب کسی سے کوئی وعدہ کریں پورا کریں۔ کبھی جھوٹ نہ بولیں۔ بندہ جب جھوٹ بولتا ہے تو محافظ فرشتے اس کے جھوٹ کی بُو سے میل بھر دُور چلے جاتے ہیں۔ اپنے کسی مسلمان بھائی کی غیبت نہ کریں۔ نہ سُنیں۔ نہ ہی اپنی موجودگی میں کسی کو کسی کی غیبت کرنے دیں۔ غیبت کرنا ایسا ہے۔ جیسے کہ کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ اسی طرح چغلی نہ کریں نہ سُنیں۔ نہ ہی اپنی موجودگی میں کسی کو کسی کی چغلی کرنے دیں۔ چغل خور جنت میں نہ جائیں گے۔ کسی کے حال و مال پہ حسد نہ کریں۔ حسد نیکیوں کو اس طرح جلا دیتا ہے جیسے کہ آگ سوکھی لکڑی کو۔ بڑوں کا ادب کریں۔ حکم مانیں۔ ان کے خلاف نہ بولیں۔

نہ ہی انہیں ستائیں۔ جو حکم دیں مانیں۔ کبھی انکار نہ کریں۔ مگر جب کہ قرآن اور سُنّت کے خلاف ہو۔ ہر معاملہ میں ادب ملحوظ رکھیں۔ کسی کی بھی ناحق حمایت نہ کریں۔ نہ ہی کسی پر کوئی ظلم کریں۔ ہر مظلوم کی مدد کریں۔ مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ اللہ کے کنبہ کے ساتھ احسان کریں۔ خوب یاد رکھیں احسان کا بدلہ احسان ہے اور یہ کہ احسان کرنے والوں کو اللہ دوست رکھتا ہے۔

اپنے بچوں کو ادب سکھائیں۔

اپنے کسی مُسلمان بھائی کو کسی قسم کی اذیّت نہ پہنچائیں۔ آبرو ریزی نہ کریں۔ مشقّت میں نہ ڈالیں۔ بُرا نہ کہیں اور نہ ہی کسی کی پردہ دری کریں۔ اگر کسی میں کوئی عیب دیکھیں، پردہ پوشی کریں۔ تین دن سے زیادہ کسی مُسلمان بھائی سے ناراض نہ رہیں۔ ہر کسی کو سلام کریں، سلام کا جواب دیں۔ کوئی دعوت کرے، قبول کریں۔ بیمار ہو، عیادت کو جائیں۔ مرجائے تو جنازے کے ساتھ جائیں۔ کوئی زیادتی کرے، صبر کریں، انتقام نہ لیں۔ معاف کردیں۔ انتقام بھی کوئی جوانمردی ہے! درگذر بے شک جوانمردی ہے۔ ہر کسی کو نیک مشورہ دیں۔ امانت میں خیانت نہ کریں۔ کسی کو دھوکا نہ دیں۔ نہ کسی سے فریب کریں۔ نہ ہی کسی غلط فہمی میں رکھیں۔ کسی کے حال میں مبالغہ نہ کریں۔ نہ ہی اپنے تقوٰی پر فخر کریں۔ کوئی گناہ ہوجائے، توبہ کریں، اصرار نہ کریں۔ مثلاً وضو کریں۔ دو رکعت نفل پڑھیں۔ اللہ کی حمد و ثنا کریں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم پر درود و سلام بھیجیں۔ اپنے گناہ کا اعتراف کریں۔ پھر توبہ کریں۔ بے شک اللہ توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرنے والے توّاب الرّحیم ہیں۔ کسی گناہ کو معمولی نہ جانیں۔ دُنیا میں مُسافر کی طرح رہیں۔ اور مسافر کے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا، مگر پہنا ہُوا لباس اور چھوٹی سی بقچی۔

جسے وُہ آسانی سے اپنے ہمراہ اٹھا سکے۔ یہاں سدا نہیں رہنا۔ اور نہ ہی لوٹ کر آنا ہے۔ زندگی ایک دم ہے۔ ایک ہو یا لاکھ، اسے ضائع نہ کریں۔ ذکر میں گزاریں۔ اطاعت میں گزاریں۔ فضول نہ گزاریں۔ اللہ اللہ سے جو نور پیدا ہوتا ہے، فضول اور بیہودہ باتیں اس نور کو بجھا دیتی ہیں۔ اللہ کے ذکر کو ہر ذکر پر مقدم جانیں۔

- اعمال میں میانہ روی اختیار کریں۔ عمل اگرچہ تھوڑا ہو۔ لیکن روز ہو۔ کسی عمل کو باطل مت کریں۔ عمل ترک کرنا عمل باطل کرنا ہے۔
- مردوں کے لیے سونا، ریشم اور کسم کا رنگا ہُوا کپڑا پہننا حرام ہے۔ سونے کی انگوٹھی نہ پہنیں۔ کسی اور کو پہنے دیکھیں، اتار ڈالنے کی تلقین کریں۔
- چاندی سونے کے برتنوں میں نہ کھائیں۔
- کمرہ میں جاندار چیزوں کی تصویریں نہ لگائیں۔
- تاش، شطرنج اور جوا، نہ کھیلیں۔
- شراب نہ پئیں، نہ پلائیں، نہ کسی کے لیے لائیں۔
- سُود نہ لیں، نہ دیں۔ نہ لینے دینے میں آئیں۔ سُود خوار کی کوئی بھی چیز لے کر نہ کھائیں۔
- رشوت نہ لیں، نہ دیں، نہ دلوائیں، نہ لینے دینے میں آئیں۔
- ہمسایہ کے بڑے حقوق ہیں۔ آپ کے کسی ہمسایہ کو آپ سے کسی قسم کا کوئی رنج نہ پہنچے۔ ہمسایہ کی عزّت و آبرو کو اپنی عزّت و آبرو سمجھیں۔ خبردار! آپ کا ہمسایہ رات کو کبھی بستر پر بھُوکا نہ لوٹے۔
- رشتہ داروں سے صلہ رحمی کریں۔

- باپ کے دوستوں کا باپ کا سا ادب کریں۔ کبھی بے ادب نہ ہوں۔
- خالہ کی ماں کی سی خدمت کریں۔ خالہ کو ماں جانیں اور چچے کو باپ۔
- گرانی کے وقت اس نیّت سے غلّہ نہ روکیں، کہ مہنگا ہونے کے بعد بیچیں گے۔
- تمام دنیا کے مسلمان بھائیوں کو اپنا بھائی جانیں۔
- جو چیز اپنے لیے پسند کریں، اپنے بھائی کے لیے بھی کریں۔
- بیکس، یتیم، بیوہ، مسکین و محتاج کی خبر گیری کریں۔
- مخلوق کی خدمت کر کے خالق کی رضا تلاش کریں۔
- کسی کو حقیر نہ سمجھیں۔ نہ کسی کا حق ماریں اور کسی مخلوق کا دل نہ دکھائیں۔
- ٹوٹے ہوئے دلوں کی ڈھارس بندھائیں۔
- بزرگانِ دین اور اہلِ ذکر کی مجلس اختیار کریں۔ ان کی صحبت میں رہنا غنیمت جانیں اور رسُول اکرم و اجمل صلی اللہ علیہ وسلّم کی محبّت سے ہمیشہ سرشار رہیں۔ اور ماشاء اللہ یہ آپ کی اعلیٰ، ارفع اور قابلِ رشک زندگی کا آغاز ہے اور انجام بھی بخیر ہوگا۔
- اپنے آپ کو محروم نہ کہا کریں۔ مسلمان کبھی محروم نہیں رہتا۔ محروم وہ ہے جو ثواب سے محروم ہے۔
- یہ کبھی نہ کہیں۔ ہماری دُعا کہاں قبول ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ عزّ و جلّ ذوالجلال والاکرام سب کی دُعا قبُول فرماتے ہیں۔
- اپنے تئیں بُرے القاب سے نہ پکارا کریں۔ مثلاً مجروح، بدنصیب، محرومِ تمنّا، وقف، بدحال وغیرہ۔ بلکہ یوں کہا کریں۔ منتظر، خوشحال اکرم، اجمل، احسن، شاد، راحت نصیب وغیرہ۔

- رات کو سونے سے پہلے کھانے پینے کے تمام برتن دھو دھلوا کر ڈھانکیں۔
- اگر گھر میں کہیں آگ ہو، اسے بجھا دیں۔
- اگر آپ حاکم ہیں تو اپنے محکوموں کی نگہداشت رکھیں۔ ان کے ساتھ شفقت سے پیش آئیں۔
- اگر آپ کسی کے حصّہ دار اور شریکِ کار ہیں ان کی ظاہری، باطنی بھلائی چاہیں۔
- اگر آپ تاجر ہیں اپنی تجارت میں جھوٹ نہ بولیں، فریب نہ کریں۔ دھوکا نہ دیں۔
- جو مویشی آپ کے زیرِ نگین ہیں، ان کے صحیح حقوق ادا کریں۔ اچھی خوراک اور ان کے آرام کا خیال رکھیں۔
- ہر جاندار پر رحم کریں۔
- اپنے پڑوسی، رشتہ دار، محلہ داروں، شہر والوں اور ہر کسی سے انسان ہونے کے رشتہ پر ان سے بھلائی سے رہیں۔
- کسی کے متعلق اپنے دل میں بخل، کینہ نہ رکھیں اور نہ ہی بدگمانی رکھیں۔ کسی پہ بہتان نہ باندھیں۔ یہ سب شیطان کے مہلک ہتھیار ہیں۔
- اگر آپ پر کسی بھی قسم کی کوئی سختی، بیماری، پریشانی، غم، مصیبت ہو تو اُسے اپنے ہی بُرے عملوں کی شامت سمجھیں۔ کسی دُوسرے کے ذمّہ نہ لگائیں۔ بلکہ یہ کہیں کہ یہ سختی، یہ بیماری، یہ پریشانی، یہ غم یہ مصیبت اور یہ بدحالی بس میرے ہی گناہوں کی بدولت مجھ پر وارد ہے، کسی اور کی بدولت ہرگز نہیں۔ پس استغفار کریں اور بار بار کریں۔ بیشک استغفار ان سب کا واحد علاج ہے۔

- کسی سے مزدوری کروائیں تو اس کی اُجرت اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دیں۔ مزدور دن کا کام ختم کر کے شام کو اپنی مزدوری لے کر اپنے گھر لوٹے۔
- جنگلی، فضائی پرندوں کو پنجروں میں قید نہ رکھیں۔ انھیں آزاد کر دیں۔ جدھر چاہیں جائیں اور جہاں چاہیں جائیں۔ شکار اگرچہ جائز ہے تاہم سارا دن جانوروں کے پیچھے کُتّے اور بندوقیں لیے نہ پھریں۔
- ہر مذہب میں ایک بہترین صفت ہوتی ہے۔ ہمارے مذہب اسلام کی وُہ بہترین صفت حیا ہے۔ کبھی ننگے نہ نہائیں۔ یہاں تک کہ حمام میں بھی کپڑا باندھ کر نہائیں۔ ران شرمگاہ ہے۔ کسی زندہ و مردہ کو ران نہ دکھائیں نہ دیکھیں۔
- جانوروں کو آپس میں لڑا کر ان کا تماشا نہ دیکھیں۔
- لڑکے لڑکی کی شادی کی سب سے بڑی رسم نکاح پڑھ کر رخصت کرنا ہے۔ اس کے سوا کسی بھی رسم کے ہرگز پابند نہ ہوں۔
- سادہ کھانا۔ سادہ پہننا، گھاس کی کُلّی (جھونپڑی) میں رہنا دُنیا سے بے رغبت ہو کر شب و روز اللہ کے ذکر میں مشغول و مصروف رہنا رہبانیت نہیں عین اسلام ہے۔

یا حیّ یا قیوم ۔ اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے آپ کے گناہ معاف کرے۔ آمین۔ آپ کو کسی کا محتاج نہ کرے۔ آمین۔ آپ کو نیکی کے قریب اور بہت قریب اور بدی سے دُور رکھّے۔ آمین۔ اولاد نیک ہو آمین۔ ہر مشکل آسان ہو۔ آمین۔ اللہ اور اللہ کے رسُول اکرم و اجمل اطیّب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلّم کی محبّت عطا ہو، آمین اور خاتمہ بالخیر ہو۔

نزع آسان ہو۔ آمین۔ قبر کے عذاب سے نجات ہو آمین اور جنّت مقام ہو۔ آمین! یاحیّ یاقیّوم۔

- کھڑے ہو کر پانی نہ پئیں۔ تین گھونٹ میں پئیں۔ لیٹ کر کھانا نہ کھائیں۔ چلتے پھرتے بازار اور گلی کوچوں میں کھاتے نہ پھریں۔ آب زمزم کھڑے ہو کر پئیں۔
- قہقہہ مار کر نہ ہنسیں۔ نہ ہاتھ پر ہاتھ ماریں۔ نہ کسی کی نقل اتاریں۔ نہ مذاق اڑائیں۔
- مجلس سے علیحدہ کر کے کسی سے سرگوشی نہ کریں۔ یہ بدگمانیوں کو جنم دیتی ہیں۔
- کھانا کھاتے وقت غم کی باتیں نہ کریں۔
- رات کو بھوکا نہ سوئیں۔ یہ بڑھاپا لاتا ہے۔
- لوٹے کی ٹونٹی سے پانی نہ پئیں۔
- گھر کی دہلیز پر نہ بیٹھیں۔
- ہانڈی میں کھانا نہ کھائیں۔
- قینچی سے زیرِ ناف بال نہ کاٹیں۔
- پگڑی بیٹھ کر باندھیں۔
- قمیض، پاجامہ اور جوتا پہنتے وقت دائیں طرف سے اور اتارتے وقت بائیں سے شروع کریں۔

ہمارا مدّعا سنّت رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی اتباع ہے اس کے سوا اور کوئی مقصد و مدّعا نہیں۔ جہاں سے بھی کوئی سنّت مطہرہ ملے لیں اور مجھے بھی خبر دیں۔ تاکہ میں بھی اس کو اپنے عمل میں لاؤں۔

اور دین کے اس معاملہ میں کبھی اَنا کو دل کے قریب بھی نہ پھٹکنے دیں۔
دین کی جہاں کوئی مجلس لگ رہی ہو، اس میں حاضر ہُوا کریں اور وہاں سے کوئی نہ کوئی فیض پاکر لوٹا کریں۔ خبردار! اگر کبھی کسی بھی مجلس میں کسی بھی قسم کی گُستاخی کی۔
ہر مجلس میں ادب کا عمامہ پہن کر جائیں اور کبھی بے ادبی سے کسی سے پیش نہ آئیں اور نہ ہی غیر معقول حرکات کریں۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اٰمین اٰمین اٰمین

دارُالحکمت المعروفہ دارُالشفاء

کی

اِفتتاحی تقریب

کے موقعہ پر

حضرت ابوانیس محمّد برکت علی لودھیانوی

قدّس سرّہ العزیز

کا

خطاب

دارُالاحسان ۔ ضِلع فیصل آباد (پنجاب) پاکِستان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

○

معزز و مکرّم چیئرمین و گرامی قدر ممبران و جملہ حاضرینِ کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

۴۰ برس گزرے میں نے حضرت سیّدنا مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری قدس سرّہ العزیز کے حضور پیش ہو کر قول کیا کہ میں دُنیا و مافیہا سے کُلیتاً دست بردار ہو کر اپنی باقیماندہ زندگی اللہ کے کاموں کے لیے وقف کرتا ہوں۔ چنانچہ میں نے تین کام کرنے کا عہد کیا:

○ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذِکر

○ دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ

○ اللہ کی مخلوق کی بے لوث خدمت

پھر ایک اور وعدہ کیا کہ جس دُنیا سے آج متنفّر اور بیزار ہو کر اللہ کی طرف آیا ہوں، جب تک میں اس دُنیا میں زندہ رہوں گا، اللہ کی قسم اس دُنیا کی کسی بھی چیز کو اور کسی بھی رنگ میں کبھی قبول نہیں کروں گا۔ جس دُنیا کو آج چھوڑ رہا ہوں، اسے چند ساعتوں کے لیے نہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ رہا

ہوں۔ اسے کبھی اپنے قریب تک نہ آنے دوں گا، حتیٰ کہ موت سے ہمکنار ہوں۔ دُنیا میں مُسافروں کی طرح رہوں گا اور مُسافر کے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا مگر پہنا ہُوا لباس اور ضروریات کی ایک چھوٹی سی گٹھڑی جسے کہ وہ آسانی سے اپنے ہمراہ اُٹھا سکے۔ اس سے زیادہ کوئی سامان مسافر اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتا۔ اور دُنیا میں یہ بھی کوشش کروں گا کہ اپنے تئیں ان مُردوں میں شمار کروں جو قبروں میں ہیں اور مُردوں کی کوئی تمنّا نہیں ہوتی، مگر یہ اور صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ انہیں دوبارہ زندگی بخشے اور وہ دُنیا میں جاکر اللہ کی عبادت کریں۔ میں اس منزل کے سیاق وسباق سے مُطلق بے خبر تھا۔ البتّہ یہ عہد بار بار کرتا تھا کہ یا اللہ تو میرے اس قول کو جہاں چاہے لکھ لے کہ دُنیا کے کسی بھی کونے میں کوئی جائیداد کبھی نہ بناؤں گا اور جو رزق تو اپنے فضل وکرم سے مجھے عنایت فرمائے گا، جب تک اس کو تقسیم نہ کردوں کبھی آرام سے نہ بیٹھوں گا۔ یا اللہ بے شک تیرے اس گنہگار وخطاکار بندے کا تیری دُنیا میں جینا، تیری قسم تیرے لیے ہے۔ تیری دُنیا کی کوئی بھی چیز کوئی بھی منظر اور کوئی بھی منصب اس کی نظروں میں کوئی وُقعت نہیں رکھتا۔ تیرے سوا تیری قسم ہر شے ہیچ وبیکار ہے۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ آمین

مَیں تیری عبادت کی قبولیت کے معیار سے بے خبر ہوں۔ البتّہ تو مجھے اپنی مخلوق کی خدمت کی وہ توفیق عنایت فرما جو تیری بارگاہِ ربّ ذوالجلال والاکرام میں مقبول ہو۔ آمین یا حیّ یا قیوم۔ ان اقوال پر اس دارالحکمت المعروف بہ دارالشفاءٗ

کی بُنیاد سیّدنا مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر کلیری قدس سرہٗ العزیز کے حضور میں رکھی گئی۔ اس دن سے لے کر آج تک جو قول میں نے کیا تھا اللہ کے فضل و کرم سے اس پہ ثابت قدم ہوں کہ "تیری دُنیا کے کسی بھی کونے میں اور کسی بھی قسم کی کوئی جائیداد کبھی نہ بناؤں گا اور جو رزق تو مجھے عنایت فرمائے گا رات کو سونے سے پہلے تقسیم کر دوں گا۔"

دُنیا کے اس بازار میں دُنیا و مافیہا کی کوئی چیز اور کوئی بھی منظر تیرے اس عاجز و مسکین بندے کی نظروں کو کبھی للچا نہ سکا اور نہ ہی اس کی توجّہ کو اپنی جانب مبذول کرا سکا۔ جس حال میں مَیں اس بازارِ دُنیا میں داخل ہُوا تھا اسی حال میں ہوں۔ میرے اُوپر سے ایک تہائی صدی گزر چکی ہے۔ زمانے نے بے شمار کروٹیں بدلیں اور رنگا رنگ کی رنگتیں بدلیں، لیکن یا اللہ تیرا شکر و احسان ہے کہ تیرے اس بندے کا نہ حال بدلا نہ قال۔ جس حال میں اس وادی میں داخل ہوا تھا، آج تک اسی حال میں ہے۔ الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین۔

یہ دارالحکمت اللہ ربّ العٰلمین کے کُلّی توکل پہ قائم ہے۔

یہ دارالحکمت اللہ ربّ العٰلمین کی مخلوق کی صلاح و فلاح کے لیے قائم کیا گیا ہے اور یہ اللہ ہی کے کُلّی توکّل پر چل رہا ہے۔ کسی سرکاری یا غیر سرکاری معاونت کا مطلق محتاج نہیں یا دُوسرے لفظوں میں اسے کسی سے بھی کوئی گرانٹ نہیں ملتی۔ دارالحکمت کے عقیدتمندوں کے عطیات آمدنی کا واحد ذریعہ ہیں۔

اس دارالحکمت کی کوئی جائداد نہیں، کوئی مستقل آمدنی نہیں اور نہ ہی اس کے پاس کسی بھی قسم کا سرمایہ ہے۔ اس لیے کسی بینک میں اس کا کوئی حساب کتاب نہیں۔ مَیں اپنے دوستوں کے عطیات وصول کر کے دارالحکمت کی کیش بُک میں اندراج کرتا ہوں اور جب کسی کو کوئی رقم دینی ہوتی ہے، میں خود اپنے ہاتھ سے دیتا ہوں اور اپنے قلم سے کیش بُک میں درج کرتا ہوں۔ میرے دوست مجھ سے کسی بھی عطیہ کی رسید کے طلبگار نہیں۔ جو چیز اُنہوں نے مجھ کو دی، وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ کے لیے ایک ذمّہ دار شخص کو دی اور یہ ان کے لیے کافی ہے۔ اسی طرح میں بھی جس حاجتمند کو کوئی شے دیتا ہوں اللہ ہی کے لیے اور اللہ ہی کے سامنے دیتا ہوں۔ میرا اپنے دوستوں کے عطیات کو اپنے ہاتھ سے تقسیم کرنا دارالحکمت کی وہ رسید ہے جو کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔ انشاءاللہ۔

سینکڑوں قسم کے اخراجات روزانہ کیے جاتے ہیں جن کی رسیدیں حاصل کرنا مشکل ہی نہیں غیر ضروری بھی ہے۔ مثلاً ہمارے حسابات میں آپ دیکھیں گے کہ کسی دن بیس پچیس بیواؤں اور ان کے یتیم بچّوں کی پرورش کے لیے ان کی مدد کی گئی ان میں سب کی سب اَن پڑھ نابینا اور ایسی خستہ حال ہوتی ہیں کہ کوئی رقم دے کر ان سے رسید لیتے ہوئے شرم آتی ہے اور ویسے بھی رسیدیں کسی کی دیانت کی تصدیق نہیں ہوتیں۔ ہر قسم کی رسیدیں ہر وقت ہر جگہ مل جاتی ہیں۔

ہم نے اللہ کی ربوبیت پر مکمّل ایمان و یقین رکھتے ہوئے یہ عہد بھی کیا ہوا ہے کہ اس دارالحکمت کو چلانے کے لیے ہم اللہ کے سوا کسی سے کسی بھی قسم کا کوئی

سوال کبھی نہ کریں گے۔ اور اس میں میرے مخلص رُفقاء اور عقیدت مند احباب بھی شامل ہیں؛ چنانچہ ایک تہائی صدی گُزر چکی ہے اللہ نے ہمیں کبھی بھی کسی سے کسی قسم کے سوال کا موقع نہیں دیا۔ اللہ کی غیرت کو یہ کبھی گوارا نہیں ہُوا کہ اس دارالحکمت کی کوئی حاجت کسی سے بیان کی جائے۔ ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اُس نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں کسی بھی معاملہ میں کسی کا محتاج نہیں ہونے دیا۔ ہماری ہر حاجت پُورے اعزاز و اِکرام سے اپنی جناب سے روا فرمائی۔ الحمدللہ۔

اس دارالحکمت المعروف بہ دارالشفاء میں ہر کسی سے، مومن ہو یا کافر، شرقی ہو یا غربی، امیر ہو یا غریب، بلاتمیز رنگ و نسل، مذہب و مِلّت، دین و قومیت، عقائد و سیاست یکساں سلوک کیا جاتا ہے اور کسی کو بھی کسی پہ کوئی فوقیت نہیں دی جاتی۔ ہر معاملہ میں انسانیت کی تعظیم و تکریم کی جاتی ہے۔ غیر جانب دارانہ اور غیر متعصبانہ سلوک اس دارالحکمت کے دو امتیازی نشان ہیں۔ دارالاحسان آنے والے راستے پر یہ بورڈ آویزاں ہے:

"اس دارالحکمت المعروف بہ دارالشفاء میں ہر کوئی ہر وقت جب چاہے بلافیس و اُجرت و معاوضہ داخل ہو کر مُفت طبّی امداد حاصل کر سکتا ہے۔ اگرچہ راہگیر گگڑا ہو، غلاظت میں لتھڑا ہو اور سرما کی نیم شب ہو۔"

دارالحکمت کے ان زرّیں اصولوں کو ضبطِ تحریر میں لانا اس لیے ضروری سمجھا گیا ہے تاکہ بعد میں کوئی اپنی مرضی نہ چلا سکے۔ دارالحکمت سے مُنسلک حکماء و

خدّام سب پہ اس کا یکساں اطلاق ہوتا ہے۔ یہ ضابطہ ہے جس کی پابندی سب کے لیے ضروری ہے۔ یہ معیار ہے جسے ہر صُورت میں برقرار رکھنا ہے۔ ان اُصولوں کی خلاف ورزی اور ان حدُود وقیود سے تجاوز کی کسی کو بھی اور کسی بھی صورت میں مطلق اجازت نہیں۔ وَ مَا علینا الا البلاغ۔

مخلوق کی آمد و رفت کا سلسلہ شب و روز جاری رہتا ہے۔ جس خدمت کے لائق مَیں ہوتا ہوں ضرور کرتا ہوں اور کسی بھی آنے والے کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا۔ بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ عزّوجل کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے اپنے اس عاجز و مسکین بندے کو اپنی بیمار و محتاج مخلوق کی خدمت کی توفیق عنایت فرمائی۔

الحمد للحی القیوم فالله خیر الرازقین

ٹیکوں اور معروف بیرونی ادویات کے سوا ہم کوئی دوا بازار سے نہیں لیتے۔ اپنی ادویات خود تیار کرتے ہیں۔ کسی دَوا میں کوئی نقلی چیز استعمال میں بالکل نہیں لاتے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ ہمارا موجودہ عملہ چند حکماء پر مشتمل ہے اور کافی ہے۔ ادویات کوٹنے اور مریضوں کی عام دیکھ بھال کے لیے ہم روزانہ حاضر ہونے والے عقیدتمندوں میں سے چند عقیدتمند منتخب کر لیتے ہیں جو سارا دن کام کرتے ہیں اور شام کو دُوسرے عقیدت مندوں کو ذمّہ داری سونپ کر اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں اور اگلے روز نئے آدمی اپنی ذمّہ داری سنبھال لیتے ہیں۔ گویا دارالحکمت کی کارگزاری میں نت نئی ٹیم اور نت نیا ولولہ کارفرما ہوتا ہے۔ یہ مُبالغہ نہیں انسانیت کے ذوق کا وہ عزم ہے جو کبھی گر نہیں سکتا۔ وہ خمار ہے

جو کبھی اُتر نہیں سکتا۔ اور وہ جوش ہے جو کبھی سرد نہیں ہو سکتا۔ یہاں تک کہ زمین و آسمان کی طنابیں ٹوٹنے لگیں۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الاّ باللہ لاَ قوّۃ الاّ باللہ لاَ قوّۃ الاّ باللہ۔

اگر انسانیت کے گرتے ہوئے وقار کو تھامنے کے لیے ہمیں دُنیا کے کسی بازار میں بکنا بھی پڑا تو اللہ کی قسم مَیں اور میرے رفقاء اس سے بھی گریز نہیں کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ العزیز۔

اگر اللہ نے چاہا تو یہ دارالحکمت جو آج کسی کی نظروں میں کوئی وقعت نہیں رکھتا، ایک چھوٹا سا ادارہ ہے سلف صالحین کی کسی بھی روایت کو کبھی گرنے نہ دے گا اور حتی الامکان پورے عزم بالجزم سے اپنی منزل پہ گامزن رہے گا اور انسانیت کی بے لوث خدمت اس دارالحکمت کی واحد منزل ہے۔ اگر یہ سچ ہے کہ یہ دارالحکمت دم توڑتی ہوئی انسانیت کو سہارا دینے کے لیے محوِ عمل ہے، تو روز بروز مقبولیت حاصل کرے گا اور انشاء اللہ اپنی قسم کے کسی بھی ادارہ سے کسی بھی قسم کی کارگذاری میں کبھی پیچھے نہ رہے گا۔ انشاء اللہ العزیز، وَمَا تَوۡفِیۡقِیۡ اِلاَّ بِاللہِ۔

معزّز حاضرین سے دُعا کی التماس ہے کہ اللہ ربّ العٰلمین اس دارالحکمت المعروف بہ دارالشفا، پہ اپنی رحمت نازل فرمائے۔ آمین۔ اس پر اپنا فضل نچھاور کرے، آمین۔ اور اس مقدّس فریضہ کو نہایت ہی محنت و دیانت سے انجام دینے کی قوّت و ہمّت و توفیق بخشے آمین۔

نیز ہم سب کو پُورے ذوق وشوق سے مخلوق کی بے لوث اور دائمی خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین۔ اور دارالحکمت میں جو بیمار آئے تندرست ہو کر جائے۔ لڑکھڑاتا ہُوا آئے، اٹھکھیلیاں کرتا ہوا جائے۔ روتا ہُوا آئے، ہنستا ہوا جائے۔ پریشان حال آئے، شادماں ہو کر جائے۔ نامراد آئے بامراد ہو کر جائے۔ خالی دامن لائے بھر کر لے جائے۔ آخر میں، بے دین آئے اور دیندار بن کر جائے اور کسی کو گمراہی سے ہدایت کی طرف لانا بے شک مخلوق کی سب سے بڑی خدمت ہے۔ آمین

اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر واحسان ہے کہ اس نے اپنے اس دارالحکمت المعروف بہ دارالشفاء کو ایک خصوصی و امتیازی مقام ونشان بخشا ہوا ہے کہ اس کے کسی بھی فنڈ میں اور کسی بھی وقت کوئی رقم جمع نہیں ہوتی۔ نہ کسی سے لینا باقی ہوتا ہے نہ دینا۔ اور ہر روز اس حال میں شام کیا کرتا ہے کہ کل کے لیے اس کے پاس دمڑی بھی نہیں ہوتی اور یہ دارالحکمت کے توکّل کا وہ وہبی مقام ہے جس کا ہم کسی بھی طرح شکریہ ادا نہیں کر سکتے۔ الحمدللہ۔

یا اللہ تیرے فضل وکرم سے تیرے اس دارالحکمت کا یہ خصوصی مقام اور یہ امتیازی نشان کبھی گرنے نہ پائے اور تا قیامت قائم ودائم رہے۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

ابوانیس محمد برکت علی مجھے منھ

۱۱۔ ربیع الآخر ۱۳۹۷ھ

(حضرت ابوانیس محمّد برکت علی لودھیانوی قدس سرہ العزیز)

گرامی حضرات!

مَیں یقین دلاتا ہُوں کہ دارالاحسان کی

فتوحات سے میں نے اپنے لیے کوئی جائیداد یا

اور کوئی شے بالکل نہیں بنائی جو زمین مجھکو میرے

والد مرحُوم کی زمین کے عوض ملی اسمیں تین مساجد

◎ ایک قرآن کریم محل

◎ ایک درس گاہ

◎ اور ایک دارالحکمت المعروف بہ دارالشِفاء
(خیراتی ہسپتال)

بنا کر رفاہ عامّہ کیلئے وقف کردی گئی اس خیراتی ہسپتال

کی امتیازی خصوصیّت یہ ہے کہ ہم کسی بھی مریض سے

خواہ نوابزادہ ہو یا شہزادہ کسی بھی قسم کی کوئی فیس اُجرت یا

عوضانہ بالکل نہیں لیتے اور ہر کوئی ہر وقت داخل ہو کر

طبّی امداد حاصل کر سکتا ہے اگرچہ سرما کی نیم شب ہو کوئی

بھی راہگیر ہو اور غلاظت سے لتھڑا ہو۔

اسکے علاوہ دُنیا کے کسی گوشے میں میری

کوئی زمین نہیں اور نہ ہی کسی اور قسم کی کوئی جائیداد ہے۔

کسی بھی بینک میں میری کوئی رقم جمع نہیں دمڑی
بھی نہیں نہ مَیں سونا رکھتا ہوں نہ چاندی نہ ہیرے نہ جواہرات
نہ گائے نہ بھینس نہ گھوڑی نہ اُونٹ نہ بھیڑ نہ بکری نہ
سائیکل نہ سکوٹر نہ کار نہ ٹیلیویژن اور کسی بھی وقت
میری جیب میں کوئی پیسہ نہیں ہوتا۔

جو رزق میرے اللہ مجھے عنایت فرماتے
ہیں جبتک مَیں اُسے تقسیم نہ کر لوں کبھی نہیں بیٹھتا۔
جیسے کہ اُوپر لکھا جا چکا ہے مَیں ہر روز

اس حال میں شام کرتا ہُوں کہ صبح کے لیے میرے
پاس کوئی پیسہ نہیں ہوتا۔

هماری روزی پرندوں کی طرح ہے صُبح
بھُوکے گھونسلوں سے اُٹھتے اور شام کو سیر ہو کر لَوٹا
کرتے ہیں۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شجرۃ طیّبۃ

قَادرِیَّہ مُجَدّدِیَّہ غَفُوْرِیَّہ رَحِیْمِیَّہ
کَرِیْمِیَّہ اَمِیْرِیَّہ بَرُکتِیَّہ

یا رحیما رحم کر مجھ پر زِ حرمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
ہم زِ حرمتِ شہِ مرداں علیؓ المرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ

اور حسن بصریؒ خیر التّابعیں کے فیض سے
اور حبیب عجمیؒ کی برکت سے خدایا دلکشا

خواجۂ داؤد طائیؒ، حضرتِ معروف کرخیؒ
ہر دو شاہِ دیں کی برکت سے غفور، اِغفر خطا

خواجہ عبداللہؒ، سری سقطیؒ، اور حضرت جنیدؒ
بندۂ حق شیخ شبلیؒ کی دعا سے یا خدا

حُبِّ ایمانی عطا کر اور رہِ توحید نیز
عبدِ واحدؒ کے سبب سے یا اَحد دکھلا سدا

بُوالفرح طرطوسیؒ کی برکت سے دے فرحت قدیم
بُوالحسن ھنکاریؒ کی حرمت سے دے حسنہ مرا

دوجہاں کی دے سعادت ازطفیلِ بُوسعیدؒ
محیِ دیں محبُوبِ سُبحانی کی حرمت سے حیا
ازطفیلِ بندۂ رزّاقؒ دے روزی حلال
شرف دے برکت سے شرفُ الدّینؒ کی اے مالک مرا
عبدِ وھّابؒ اور بہاءالدّینؒ اور سیّد عقیلؒ
ان کی عزّت سے کریما! عقلِ کامل کرعطا
دینداری کو مری دے روشنی آفاق میں
ازطفیلِ شمسِ دیں صحرّائیؒ باصدق وصفا
دے گدائی اپنے گھر کی اے غنی و بے نیاز
ازسعی شاہِ گدا رحمٰنؒ امامِ اتقیا
بُوالحسنؒ اور شمسِ دیںؒ عارف کی برکت سے اللہ
اھلِ عرفاں میں جگہ دے مجھ کو تُو روزِ جزا
فضل کر مجھ پر طفیلِ شہ گدا رحمانؒ کے
وزطفیلِ آں فضیلؒ صاحبِ جُود و سخا
دے کمال اور بادشاھی دین کی مالک مرے
ازطفیلِ شاہ کمالؒ وشاہ سکندرؒ باوفا

خواجۂ احمد مجدّدؒ کے لیے اے ذی الکرم
ھر ولایت اور مقام اور حال کر مجھ کو عطا
آدمیّت مجھ کو دے از برکتِ آدم شریفؒ
اور محبّت دے نبیؐ کی از حبیبِؒ کبریا
از طفیلِ شاھبازؒ و مومنِ گگری ولیؒ
مجھ کو بھی اِیماں عطا کر ھمچو ایماں اولیاء
دے مجھے صِدّیقیّت کا مرتبہ اے اصدقا
از کرم بشوانڑی صدّیقؒ آں صاحبِ ولا
حفظ دے شرعی حدودوں کا مجھے یا حافظا
از سعی حافظ محمّدؒ باکمال و مقتدا
مجھ کو بھی مقبُول کرنا از کرم حضرت شعیبؒ
وز کرم عبد الغفورِؒ قطبِ عالم رہنما
سیّدے عبد الرحیمؒ اھلِ حکومت میں رحیم
کر دے اِس احقرِ جہاں کو اتقیاء کا پیشوا
سیّدے عبد الکریمؒ اھلِ حکومت میں کریم
کر دے اِس احقرِ جہاں کو اتقیاء کا پیشوا

یا کریما ! از طفیلِ سیّدِ میر الحسنؒ
ہو عطا عین الفقر کا جامۂ صدق و صفا
بُوانیسِ شیخِ عالم باواجی برکت علیؒ
فقر و تَرک وصَمت میں وہ پیکرِ صَبر و رضا
یا الٰہی شاہِ برکتؒ کی ولایت کے طفیل
ذِکر و فِکر و خدمت و تبلیغ ہو مجھ کو عطا
وز طفیلِ جملہ مستانِ مئے عرفاں، بدِہ
من کمینہ را یکے جُرعہ زجامِ دلکشا

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ ! فَتَقَبَّلْ ! اٰمِیْنْ

فیضانِ فیض
حضرۃ اَبُوانِیس مُحَمَّدْ بَرَکَتْ عَلِی لُوْدھیانَوِی
قُدِّسَ سِرُّہُ العَزِیْز

کیمپ دارالاحسان
(سمندری روڈ، فیصل آباد، پاکستان)

امروز سعید ۱۲، ربیع الاوّل ۱۴۱۹ھ ہجری المقدس

بسم الله الرحمٰن الرحیم   ما شاء الله لا قوة الا بالله   یا حی یا قیوم   اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد
النبی الامی وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللّٰہ الذی لا الٰہ الا ھو
الحی القیوم واتوب الیہ   یا حی یا قیوم

قُلْ

عِشْقُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَذْهَبِىْ وَحُبُّهٗ مِلَّتِىْ

وَطَاعَتُهٗ مَنْزِلِىْ !

(یہ کہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق میرا

مذہب، محبّت میری مِلّت اور اِتّباع میری منزل ہے

حضرت شیخ ابو انیس محمد برکت علی لودھیانوی
قدس سرہ العزیز

فیصل آباد پاکستان

هدیۂ عقیدت

نشاط آرٹ پریس (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۹- انڈسٹریل ایریا، گلبرگ II لاہور

فون: 7-5751385 فیکس: 92-42-5710707